تخریج کے ساتھ

بخاری شریف
اور
عقائدِ اہلسنت

المدینۃ العلمیہ سے تصدیق شدہ

مؤلف

زاھد السلام زاھد العطاری الرضوی

المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) سے تصدیق شدہ

بخاری شریف اور عقائد اہل سنت

(بے مثال تخریج کے ساتھ)

سلسلة: عقائد اهل السنة من الصحاح الستہ (الجزء الاول)

مؤلف

زاہد الاسلام زاہد عطاری رضوی

خطیب: جامع مسجد نورِ مدینہ صدر چوک شیخوپورہ

کوآرڈینیٹر: رضا لائبریری مدنی محل شیخوپورہ

0314.4192012

نظر ثانی

مناظر اسلام، محقق اہلسنت، مصنف کتب کثیرہ جناب علامہ مولانا ابو حذیفہ

کاشف اقبال مدنی رضوی

مدظلہ العالی

مقدمہ

مناظر اسلام، مبلغ اسلام، مصنف کتب کثیرہ جناب علامہ مولانا ابو الحقائق

غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

مدظلہ العالی

ناشر!

مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور

نام کتاب: بخاری شریف اور عقائد اہلسنت

سلسلہ: عقائد اهل السنة من الصحاح السته (الجزء الاول)

نام مؤلف: زاہد الاسلام زاہد عطاری رضوی

قیمت: 400 روپے

خصوصی معاون: شاہد محمود عطاری

قانونی معاون: چوہدری غلام مرتضیٰ ورک (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

پہلی بار: ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ ستمبر 2013ء تعداد 1100 (گیارہ سو)

دوسری بار: ربیع النور ۱۴۳۵ھ جنوری 2014ء تعداد 1100 (گیارہ سو)

ناشر: مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور

ملنے کے پتے!

غوثیہ کتب خانہ نزد شاہی مسجد (نوشہرہ ورکاں)

سیرت امام بخاری کے چند گوشوں کی فہرست

۹۲/۷۸۶

آیات واحادیث اور حوالہ جات کی تعداد

نمبر شمار	نام کتاب	حوالہ جات
1۔	قرآن پاک کی آیات کی تعداد	60
2۔	بخاری شریف کی احادیث کی تعداد	264
3۔	دیگر کتب سے احادیث کی تعداد	36
4۔	اس کتاب میں کل احادیث کی تعداد	300
5۔	صحیح بخاری کے حوالہ جات کی تعداد	836
6۔	صحیح مسلم کے حوالہ جات کی تعداد	482
7۔	جامع ترمذی کے حوالہ جات کی تعداد	109
8۔	سنن نسائی کے حوالہ جات کی تعداد	101
9۔	سنن ابوداود کے حوالہ جات کی تعداد	155
10۔	سنن ابن ماجہ کے حوالہ جات کی تعداد	116
11۔	مؤطا امام مالک کے حوالہ جات کی تعداد	40
12۔	دیگر کتب احادیث کے حوالہ جات کی تعداد	1344
13۔	سیرت وتاریخ اور شروحات کے حوالہ جات	154
14۔	کل حوالہ جات کی تعداد	3373

ابواب کی فہرست

تفصیلی فہرست

استغاثہ ببارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

تیرے اشارے سے پورا میرا ہر کام ہوتا ہے
رحمت تیری کا سایہ مجھ پر ہر صبح وشام ہوتا ہے
میں ہوں مقدر کا راجا قسمت کا سکندر
سلام میرا تیری بارگاہ میں ہر شام ہوتا ہے

نہیں مانگا نہیں مانگوں گا غیروں دنیاداروں سے
چھوڑ کر جائے جو کریم آقا کا در بُرا وہ غلام ہوتا ہے

اے دل ٹھہر جا بلائیں گے وہ در پہ اپنے
کیونکہ نہیں ناکام ان کا غلام ہوتا ہے
وہ لوگ کہنے لگے زاہد ہم سے بڑھ گیا
کہ سایہ تیری شفقت کا اس پر دوام ہوتا ہے

انتساب

ان دو عظیم ہستیوں کے نام جنہوں نے عقائد و اعمال کی اصلاح میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے میری مراد میرے آقائے نعمت' اعلیٰ حضرت' امام اہلسنت' عظیم البرکت' عظیم المرتبت' پروانۂ شمع رسالت' مجدد دین وملّت' کشتۂ عشق رسول' حامی سنت ماحی بدعت' باعث خیر و برکت' مولانا شاہ

امام محمد احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

اور

امیرِ اہلسنت' شیخ طریقت' عظیم البرکت' عظیم المرتبت' عاشق اعلیٰ حضرت' حامی سنت' ماحی بدعت' باعث خیر و برکت' بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی زید مجدہ

زاہد الاسلام زاہد عفی عنہ
MOB:0314.4192012

﴿برائے ایصال ثواب﴾

ہم اپنی اس کتاب کا ثواب نبی رحمت شفیع امت حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ باعث نزول سکینہ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے

اپنے والدین کریمین

جن کی کوششوں اور دعاؤں سے بندہ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے یہ چند الفاظ لکھنے کی ہمت عطا فرمائی

اور

محترم شہباز الحق صدیقی صاحب

کو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اور تمام امت مسلمہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

زاہد الاسلام زاہد

اللہ تعالیٰ اسے دنیا وآخرت میں عفو وعافیت اور بھلائی عطا فرمائے امین۔

﴿ اسے ضرور پڑھے ﴾

یہ کتاب لکھنے کی بنیادی دو وجوہات ہیں نمبر ایک عقائد کا بنیادی علم سیکھنا جیسا کہ شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوت اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں 'میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس آج کل صرف وصرف دنیاوی علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رجحان ہے علم دین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے حدیث پاک میں ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ**. یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے (سنن ابن ماجہ ج 1 ص 146 حدیث 224) اس حدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان لفظوں میں مختصراً خلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اولین واہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنی بنتا ہے اور جن کے انکار ومخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔---------- (بہار شریعت ج اول ص 9 پیش لفظ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے اہم ترین فرض بنیادی عقائد کا علم سیکھنا ہے باقی فرض علوم بعد میں ہیں۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس دور میں ایک گروہ ایسا ہے جو بات بات پر بخاری کی رٹ لگاتا ہے کہ بخاری میں دکھاؤ حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی حدیث کا بخاری شریف یا صحاح ستہ میں ہونا ضروری نہیں بلکہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں ہو وہ حدیث ہی ہے لیکن ایک گروہ کی طرف سے جب ہر بات پر بخاری' بخاری کی رٹ لگائی جاتی ہے تو عوام اہلسنت سمجھتے ہیں کہ شاید بخاری شریف جو کہ سب

سے زیادہ مشہور اور مستند احادیث کی کتاب ہے اس میں عقائد اہلسنت کی کوئی حدیث نہیں ہے۔جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

بندہ کے نزدیک عقائد اہلسنت کی سب سے زیادہ احادیث بخاری شریف میں ہیں اس لیے ہم نے سوچا کہ ایسی کتاب لکھ دی جائے جو عقائد اہل سنت پر مشتمل ہو اور بخاری شریف سے لکھی جائے جس سے فرض علوم سیکھنے میں مدد بھی ملے اور وسوسہ کی بھی کاٹ ہو۔سو اس ارادے کی تکمیل کے لیے ہم نے 'بخاری شریف اور عقائد اہلسنت' کے نام سے کتاب لکھنے کا آغاز کیا۔

چند ضروری باتیں!

ا۔احادیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔یعنی ''بخاری جلد نمبر' صفحہ نمبر' کتاب کا نام' باب کا نام' حدیث نمبر''۔

۲۔امام بخاری بعض احادیث کو ایک سے زیادہ مقامات پر نقل کرتے ہیں ان سب مقامات کی مکمل تخریج کر دی گئی ہے۔

۳۔اس کے ساتھ باقی صحاح ستہ اور موطا امام مالک سے بھی مکمل تخریج کر دی گئی ہے۔

۴۔آئمہ صحاح ستہ خاص کر امام مسلم بعض مقامات پر نیا باب شروع کرتے وقت اس کا نام نہیں لکھتے وہاں ہم نے باب کا نمبر لکھ دیا ہے۔آئمہ صحاح ستہ بعض جگہ پر صرف ''کتاب'' کا نام ہی لکھتے ہیں اس کے تحت باب نہیں بناتے ہم نے وہاں پر کچھ بھی نہیں لکھا۔

۵۔امام بخاری بعض جگہ پوری حدیث نقل کرتے ہیں اور بعض جگہ پوری حدیث نقل نہیں کرتے ہم نے موضوع کے مواد سے متعلق احادیث کی تخریج کی ہے۔

۶۔ایک حدیث بخاری میں ہے وہی حدیث' الفاظ کے اختلاف' یا' الفاظ کی کمی بیشی' کے ساتھ دوسری کتب احادیث میں ہے،ہم نے موضوع کے مواد کے لحاظ سے تخریج کی ہے۔

۷۔ہم احادیث کی ضروری وضاحت صرف موضوع کے متعلق ہی کریں گے۔

۸۔کچھ چیزیں عقائد سے متعلق نہیں ہیں لیکن معمولات اہلسنت سے ہیں ان کو بھی بخاری کے حوالے سے شامل کتاب کیا گیا ہے۔

۹۔یہ کتاب جہاں عوام کے لیے فائدہ مند ہوگی وہاں علماء' خطباء' واعظین' مصنفین اور مؤلفین کے لیے سودمند ثابت ہوگی۔(ان شاء اللّٰه عزوجل)

۱۰۔درج ذیل کتب احادیث سے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	زبان	جلد	کُل احادیث	نام مکتبہ
1	بخاری شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
2	مسلم شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
3	سنن ابی داود	عربی	2	5274	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
4	جامع ترمذی	عربی	2	3923	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
5	ابن ماجہ	عربی	1	4341	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
6	سنن نسائی	عربی	2		مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
7	مؤطا امام مالک	عربی	1		قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
8	سنن نسائی	عربی،اردو	3	5774	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
9	مؤطا امام مالک	عربی،اردو	1	1891	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

۱۱۔مؤطا امام مالک اور نسائی عربی میں احادیث کے نمبر درج نہیں ہیں ہم نے جلد

اور صفحہ نمبر عربی کتب سے اور احادیث کے نمبر مترجم کتب سے لئے ہیں۔
۱۲۔اس کے علاوہ خاص طور پر تفہیم البخاری' نزہۃ القاری' نعمۃ الباری اور جہانگیری صحیح بخاری سے مدد لی گئی ہے۔
۱۳۔اس قدر تخریج کے ساتھ آپ کو اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں ملے گئی۔اس قدر تفصیل سے تخریج کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی مآخذ کتب سے احادیث دیکھنا چاہئے تو بآسانی تلاش کر سکے۔
۱۴۔آخر میں ہم جناب مولانا حافظ بشارت صدیقی صاحب فاضل تنظیم المدارس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے حوالہ جات تلاش کرنے میں خصوصی تعاون کیا۔اور مناظر اسلام' پاسبان مسلک رضا' محقق اہلسنت' مصنف کتب کثیرہ جناب علامہ مولانا ابوحذیفہ کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی مصروفیات سے ٹائم نکال کر نظر ثانی کی۔اور مناظر اسلام' مبلغ اسلام' خطیب ذیشان' مصنف کتب کثیرہ' جناب علامہ مولانا ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی صاحب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اپنی مصروفیات سے ٹائم نکال کر اپنی عادت کے مطابق مختصر مگر تحقیقی مقدمہ لکھا۔
۱۵۔اس کتاب کی جو خوبیاں ہیں وہ اللہ جل شانہ' کی رحمت اور تمام انبیاء علیہم السلام خصوصاً امام الانبیاء نبی رحمت نور مجسم شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم صحابہ کرام، اہلبیت عظام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین کا فیضان اور علمائے اہلسنت خصوصاً امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ کا فیض اور والدہ محترمہ مرحومہ کی دعاؤں کا ثمر ہے اور جو خامی ہے اس میں بندہ کی کوتاہی ہے۔

۱۶۔ ہم نے اس کتاب کو ہر قسم کی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ پھر بھی اہل علم جہاں کسی قسم کی غلطی پائیں اصلاح فرمادیں (جزاھم اللّٰہ خیراً)

۱۷۔ اس کتاب کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بخاری شریف میں موجود عقائد اہل سنت کی تمام احادیث نقل کردی ہیں بلکہ یہ تو ایک کوشش ہے ورنہ علماء جانتے ہیں بخاری شریف میں عقائد اہلسنت کی سینکڑوں احادیث ایسی ہیں جو اس کتاب میں درج نہیں کی گئیں۔

۱۸۔ یہ "عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستۃ" سلسلے کا پہلا حصہ ہے دوسرا حصہ "مسلم شریف اور عقائد اہلسنت" اور تیسرا حصہ "سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت" ان شاء اللّٰہ جلد منظر عام پر لایا جائے گا۔

زاہد الاسلام زاہد

اللہ تعالیٰ اسے دنیا آخرت میں عفو وعافیت اور بھلائی عطا فرمائے امین۔

8.11.2012
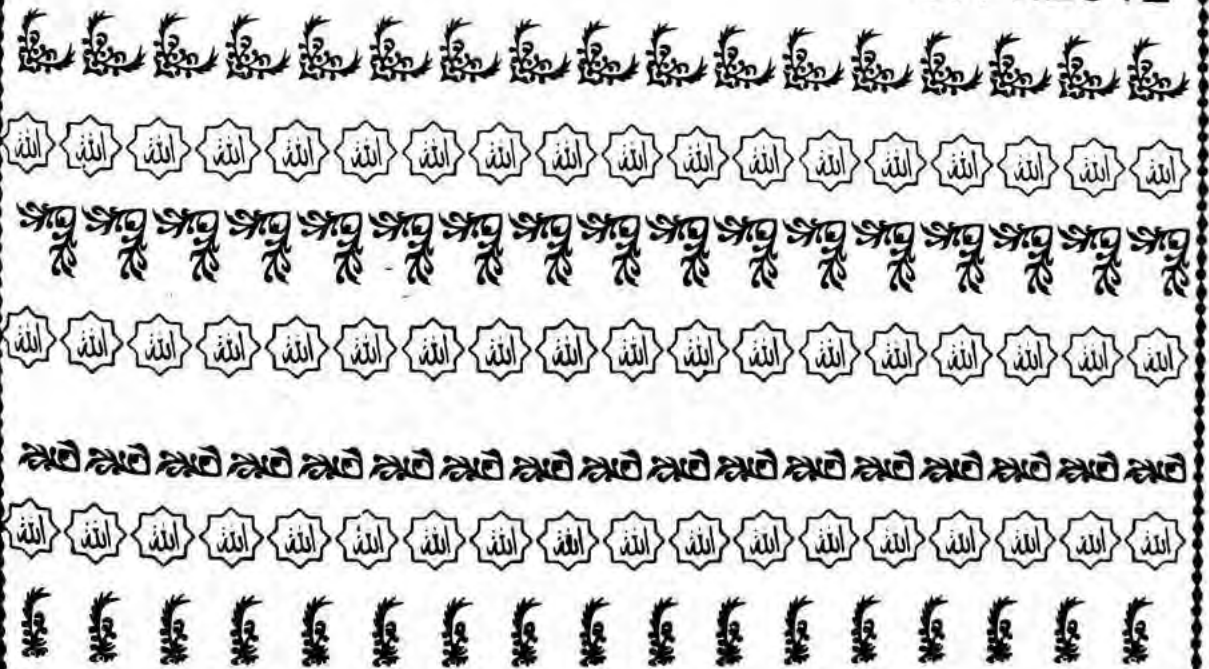
﴿پیش لفظ﴾

از: ترجمان اہلسنت، مناظر اسلام، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ، مولانا، پیر، مفتی،

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد!
پیش نظر ضخیم اور مدلل کتاب صحاح ستہ کی روایات سے مزین اہلسنت و جماعت (حنفی بریلوی) کے عقائد ونظریات کے اثبات کے لیے لکھی گئی ہے۔ مؤلف کتاب مولانا محمد زاہد الاسلام عطاری قادری سے راقم الحروف کی پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ محمد ممتاز قادری عطاری (نگران دعوتِ اسلامی قلعہ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی وساطت سے مسودہ لے کر غریب خانہ تشریف لائے اور بڑے دھیمے انداز میں مقدمہ لکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ راقم اپنی دیگر مصروفیات کی بناء پر بالتفصیل لکھنے سے قاصر رہا تاہم چند معروضات حاضر ہیں۔ مجھے بالاستیعاب مسودہ کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا، لیکن کتاب کو بعض مقامات سے سرسری طور پر دیکھنے سے ان کی محنت اور جستجو پر خوشی ہوئی، ان کا مقصد نہایت مبارک اور مستحسن ہے، مسلک اہلسنت کی ترویج واشاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر انھوں نے صحت مند مواد جمع کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نہج پر زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے۔ کیونکہ اس پُر آشوب دور میں باطل اور گمراہ فرقوں نے ہر محاذ پر اہلسنت کے خلاف مکروہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے اور انہیں ہر طرف سے اعتراضات اور تنقیدات کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کیا عقائد اور کیا معاملات، ہر مسئلہ میں اہلسنت کا مؤقف نہایت ہی

بڑے انداز میں پیش کر کے جہاں ایک طرف سے الزامات اور بہتانوں کا بازار گرم کیا جاتا ہے وہاں دوسری طرف عوام الناس کو خوب خوب گمراہ کرنے کا دھندہ اپنا رکھا ہے۔ بطور مثال چند نمونے درج ذیل ہیں:

دیوبندیوں کی الزام تراشیاں:

1۔ دیوبندیوں کے پیشواء اشرفعلی تھانوی نے یوں کذب وافترا کیا ہے:

یہ بدعتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو الہٰ مانتے ہیں (ملفوظات حکیم الامت ج3 ص210)

یہ اس قدر گندہ الزام ہے کہ کسی بازاری شخص کو بھی زیب نہیں دیتا' علمائے اہلسنت تو ایک طرف رہے کوئی عام سنی بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو الہٰ اور معبود نہیں مانتا۔

2۔ دیوبندیوں کی طرف سے اہلسنت کے خلاف چھپنے والی ایک نئی زہریلی کتاب ''فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ از محمد الیاس گھمن آف سرگودھا'' میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ پر دیوبندی مصنف نے یوں بہتان باندھا ہے۔

''انہوں نے زہر کی یہ گولی مسلمانوں کے حلق میں حضور کی محبت اور عظمت کے نام سے اتاری اور اب وہ کھلے بندوں حضور کی بشریت سے انکار کرتے ہیں''
(کتاب مذکور ص284 طبع اول)

حالانکہ اہلسنت وجماعت میں کوئی بھی ثقہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مقدسہ کا منکر نہیں ہے۔

3۔ اس شخص نے ایک اور جھوٹ اور بہتان گھڑتے ہوئے لکھا ہے:

''انہوں نے اس پر عمارت کھڑی کی کہ آنحضرت اللہ کے نورِ ذات سے پیدا ہوئے ہیں اور وہ ذاتاً اور اللہ کے نورِ ذات کا ایک حصہ ہیں'' (ایضا ص283)

بالکل جھوٹ ہے' ایسے باطل عقیدے پر عمارت کھڑی کرنا تو کجا ہمارے اکابر نے

ایسے نظریات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ اور جا بجا اس کی تردید فرمائی ہے۔
4۔ شخص مذکور نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک استفہامیہ جملے کو خبریہ جملہ بنا کر ایک نہایت مکروہ بہتان گھڑ لیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

''رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں ہیں''

کی سرخی جما کر یوں الزام تراشی کی ہے۔
''مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں اور اگر کہے کہ اللہ اور پھر رسول خالق السموات والارض ہیں۔ اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں ہیں تو یہ شرک نہ ہوگا۔ (فرقہ بریلویت ص345)
اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:
خان صاحب کو دیکھیئے کہ وہ کیسی دیدہ دلیری سے حضور اکرم کو اپنی ذاتی قدرت سے رزاق جہاں مانتے ہیں کیا یہ عقیدہ کسی مسلمان کا ہوسکتا ہے؟ (ایضاً ص346)
5۔ یاد رہے یہ بہتان اس سے قبل ایک دیوبندی محمد کریم بخش (سابق پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور) بھی امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی ذات پر لگا چکے ہیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز باطل سوز کتاب ''الامن والعلیٰ'' کی مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد 'فائدہ' کا عنوان جما کر یوں باطلانہ تبصرہ کیا ہے:
''دیکھو کس قسم کی فضول توحید ہے کہ صفت خالقیت ورازقیت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق سبحانہ' تعالیٰ کے ساتھ شریک کر دیا۔ اس سے تو کفار مکہ ہی اچھے ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صفت خلق میں کسی کو شریک نہ سمجھتے تھے (چہل مسئلہ حضرات بریلویہ ص7،8)
ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ؟ اپنے ماؤف دل اور دماغ کی طرح اچھی بھلی اور صاف شفاف عبارت کو بگاڑ ڈالا اور پھر خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے اور اہلسنت کی

توحید کو فضول قرار دے کر کفار مکہ سے بھی بدتر بنا ڈالا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

لا حول و لا قوۃ الا بااللّٰہ

ان لوگوں پر قدرت کی طرف سے پھٹکار ہی ہو سکتی ہے کہ جب انہوں نے اہل حق کو بلاوجہ ملعون کیا' ان کی صاف ستھری عبارات کو غلط لباس پہنایا' عمدہ اور صحیح عقائد کو بگاڑ ڈالا' تو یہ لوگ پکے ٹھکے کافروں کے وکیل صفائی بن گئے اور ان کی حمایت کرنے لگے۔

یاد رہے کہ دیوبندی فریب کار' کریم بخش' کے لگائے گئے پہلے بہتان پہلے نمبر پر نقل کی گئی پہلی عبارت اور اہلسنت کے خلاف منفی شور وغل کے متعلق دیئے گئے پہلے حوالے کا یہ حال ہے۔

اور یہ کرتوت اس شخص کا ہے کہ جس کے متعلق سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے اس کی تعریف اور شان و عظمت پر مبنی یہ عبارت لکھی ہے:

''حضرت مولانا محمد کریم بخش صاحب بڑے محقق' نکتہ رس' دیانت دار اور خدا خوف بزرگ تھے'' (چہل مسئلہ ص 6)

اب اندازہ لگائیں کہ جو لوگ دیوبندی دھرم میں بڑے محقق' نکتہ رس' دیانت دار' اور خدا خوف بزرگ کے بلند مقامات پر فائز ہیں جب ان کی بنیاد اور آغاز ہی جھوٹ' خیانت' بہتان' الزام' انکار حقیقت اور دھوکہ فریب سے ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا!

چلیئے ہم آپ کو اس ناقابل انکار حقیقت کا بھی نظارہ کرا دیں کہ واقعی اس شخص نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر بہتان اور جھوٹ سے کام چلایا ہے اور وہ بھی دیوبندی امام' سرفراز خان گکھڑوی کے قلم سے' جب کریم بخش کی اس حرکت منافقانہ پر

گرفت کی گئی تو اس کی تعریف میں اتنا کچھ کہنے کے باوجود گکھڑوی صاحب ''کلمہ حق'' کا مقابلہ نہ کر سکے' انہیں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھنا پڑا ''الامن والعلیٰ'' کی عبارت کے سیاق وسباق سے یہ بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ واقعی یہ جملہ استفہامیہ ہے'' (حاشیہ چہل مسئلہ ص 8)

اس بحث سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کے محقق' نکتہ رس' دیانت دار اور خوف خدا بزرگ' بھی اہلسنت پر بہتان تراشی اور دروغ گوئی کرتے ہیں اور ایسے گندے عقیدے بھی منسوب کر جاتے ہیں جو کفار مکہ سے بھی برے ہیں۔

6۔ چونکہ ہمیں اختصار سے کام لینا ہے اس لیے صرف ایک اور حوالہ پیش کر کے آگے بڑھتے ہیں۔

دیوبندی ترجمان ''ماہنامہ تجلی'' کے اداریہ نگار نے لکھا ہے:۔

غالباً اکتوبر کے شمارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر تجلی کے قلم سے یہ جملہ نکل گیا تھا کہ بریلوی حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ حاصل تھا ذاتی تھا کسی (یعنی خدا) کا عطا کردہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم نے بریلوی لٹریچر کا بنظر غائر مطالعہ کیا اور پھر اس نتیجے پر پہنچے کہ فی الواقع ہم ہی سے یہ غلط بیانی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ (اداریہ ماہنامہ تجلی دیوبند بابت جنوری 1978ء ص 7)

اب ظاہر ہے جب ایسے ''ذمہ دار'' لوگوں کا یہ حال ہے تو دیگر افراد کا کیا حال ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ عام دیوبندی اہل قلم اور واعظین' بالخصوص ان کے عوام الناس' اہلسنت و جماعت پر جھوٹے اور بے ثبوت نظریات کا الزام لگاتے پھرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ یہ سنی بریلوی نبیوں' ولیوں کی عبادت کرتے ہیں' کبھی کہتے ہیں کہ یہ ان کو اللہ تعالیٰ سے بھی بڑھا دیتے ہیں' کبھی کہتے ہیں کہ یہ گیارھویں' بارھویں'

اورعرس وقل وغیرہ کوفرض قرار دیتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ ان کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، قدرت اور اختیار ذاتی ہے حالانکہ اہلسنت کا کوئی ذمہ دار فرد یہ باتیں نہیں کرتا اور نہ ہی اہلسنت و جماعت کے یہ عقائد ہیں۔

غیر مقلد وھابیوں کی بہتان بازیاں:

غیر مقلد وھابی نجدی خود کو اہل حدیث کہنے والے بھی اہلسنت کے خلاف غوغا آرائی، ژاژ خائی، اور باطل نوائی میں کچھ پیچھے نہیں ہیں اس فرقہ کے بھی چند حوالہ جات سپرد قلم کیئے جاتے ہیں تا کہ ہر منصف مزاج شخص ہماری بات کا وزن معلوم کر سکے۔

1۔نور حسین گرجاکھی نے لکھا ہے:

آج کل کے مسلمان کہلانے والے تو اپنے بزرگوں کو مستقل بالذات، خدائی اختیارات کے مالک سمجھ بیٹھے ہیں (التوحید ص43 از خالد گرجاکھی)

یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے، اہلسنت کا کوئی ذمہ دار فرد کسی بزرگ کو مستقل بالذات خدائی اختیارات کا مالک ہر گز ہر گز نہیں سمجھتے۔

2۔یحیٰ گوندلوی آنجہانی نے لکھا ہے:

اہل بدعت کو نورانیت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلیل پیش کرنے کی فکر دامن گیر ہوئی تو پھر کیا تھا ایک دوڑ شروع ہو گئی۔۔۔۔آخر انہوں نے ''اول ما خلق نوری'' جیسی روایت وضع کر کے بزعم خود دلیل کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی۔
(وہابیوں کی جعلی کہانی بنام جعلی جز کی کہانی ص 34)

اس میں یہ تأثر دیا ہے کہ (۱) نورانیت کا عقیدہ اہل بدعت کا ہے (۲) اس مسئلہ پر کوئی دلیل نہیں (۳) یہ عقیدہ گویا آج گھڑا گیا ہے (۴) پھر اس پر دلیل کا مطالبہ آج کل کے وہابیوں کی طرف سے ہوا (۵) اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لیے بعد

میں اہلسنت نے اس روایت کو گھڑا (۶) اس سے قبل اکابرینِ امت میں سے یہ دلیل کسی نے نقل نہیں کی (۷) اس مسئلہ پر صرف یہی دلیل ہے اور کوئی نہیں۔

یہ ساری باتیں نرا جھوٹ، سراسر غلط بیانی، سولہ آنے دھوکہ وفریب اور سو فیصد بہتان تراشی پر مبنی ہیں۔ (تفصیل کے لیے ہمارا مقالہ "اکاذیب آل نجد" ملاحظہ فرمائیں)

یہ صرف عوام الناس کو گمراہ کرنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے تا کہ وہ یہ ذہن نشین کر لیں کہ اہلسنت کا مسلک نہایت کمزور اور بے بنیاد ہے۔ اور سنی حضرات اپنے عقیدہ اور مسلک کے لیے روایات گھڑ کر دلیل کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں عوام کے عقیدہ ونظریہ کو متزلزل کرنے کا یہ نہایت مکروہ دھنسا ہے۔

3۔ ان کے ایک حکیم عبدالرحمٰن عثمانی نے اہلسنت پر یوں بہتان بازی کی ہے:

"علماء حدیث فرماتے ہیں اگر موضوع وضعیف روایات بالکل نکال دی جائیں تو بریلوی مسلک ختم ہوجاتا ہے" (فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت ص 65)

حالانکہ یہ شخص ایک صفحہ پہلے لکھ چکا ہے کہ

"الغرض ضعیف روایات سے استدلال جائز ودرست ہی نہیں بلکہ ناگزیر بھی ہے یہ شجر ممنوعہ نہیں ہیں بلکہ ان کے بغیر تفہیم دین ناممکن ہے (ایضاً ص 64)

اور اسمٰعیل دہلوی نے موضوع روایات کو قبول کرنے کا اعتراف کیا ہے (اصول فقہ ص 10)

قابل غور یہ بات ہے کہ جن لوگوں کو ضعیف اور موضوع روایات کے بغیر دین کی سمجھ ہی نہ آتی ہو ان لوگوں کا اس وجہ سے اہلسنت کو کوسنا ان کے نہایت درجہ احمق ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ درحقیقت ان لوگوں کے خودساختہ اصولوں کی بنیاد ہی عوام الناس کو اہلسنت کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کرنا ہے۔

4۔ عبدالغفور اثری نے ایک من گھڑت لطیفہ کے آخر میں لکھا ہے:

''واقعی بریلوی رضا خانی حضرات انہی معنوں میں سنی ہیں کہ اپنے مولویوں کی بات خواہ وہ غلط ہی ہو سن کر مان لیتے ہیں تحقیق کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں یہ اجازت ہے (اصلی اہلسنت ص 71)

یہ صرف اپنی عوام کو طفل تسلی دینے کے لیے اہلسنت کے خلاف زبان درازی کی جارہی ہے ورنہ ان لوگوں کی علمی اور تحقیقی حدود اربعہ کیا ہیں اور ان کے عوام کس قدر تحقیق کرتے ہیں اس سے ہم بالکل آگاہ ہیں جن کی ایک جھلک ہم نے اپنے مقالہ ''وھابیوں کی تقلید'' میں درج کر دی ہے۔۔۔۔ سر دست بتلانا یہ مقصود ہے کہ مخالفین اہلسنت و جماعت کے خلاف کس کس انداز میں عوام کو گمراہ اور بدگمان کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہیں جھوٹ بولنا پڑے، بہتان گھڑنا پڑے، حتیٰ کہ تحریف و خیانت اور بددیانتی کا بھی بھرپور مظاہرہ کرنا پڑے، تو کوئی اچھنبے کی بات نہیں۔ یہ ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، وہ ہر طرح سے اہلسنت کے صاف و شفاف دامن کو داغدار کر کے اپنے چندے اور تنخواہیں حلال کرنے کے چکر میں ہیں اور بس۔

5۔ صادق سیالکوٹی وہابی نے لکھا ہے:

''(حنفیوں نے لوگوں کو عقیدہ دیا ہے) کہ خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں نور کہا ہے جب آپ نور ہوئے تو بشر نہ ہوئے (انوار التوحید ص 112)

وہابیوں کے صادق کہلوانے والے بھی اس قدر جھوٹے ہیں کہ اہلسنت پر بہتان تراشی کرتے ہوئے انہیں خوف خدا، شرم نبی اور عذاب قبر و فکر آخرت بھی دامن گیر نہیں، کیا کوئی وہابی اہلسنت حنفیوں کی کسی معتبر کتاب سے یہ عقیدہ ثابت کر سکتا ہے کہ ''تو بشر نہ ہوئے''

6۔وہابیوں کے ایک نہایت شرم وحیا سے عاری اور کذب وافتراء کے عادی جنہیں وہ ''بہت کچھ'' سمجھتے ہیں یعنی نیم حکیم صفدر عثمانی نے اہلسنت و جماعت کے متعلق اپنے پیٹ کا مروڑ یوں اگلا ہے ''غیر اللہ کی پوجا کرنے والے'' (علمی وتحقیقی جائزہ حصہ سوم ص 13)

اس پر سوائے لعنة الله علی الكاذبين کے اور کیا پڑھا جا سکتا ہے۔

یہ اور اس طرح کی اور بہت سی عبارتیں ہیں جن میں ان نجدی اور دیوبندی حضرات نے اہلسنت و جماعت کے خلاف خوب زہر اگلا ہے' نظریات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے' مسلک اہلسنت کو کھوکھلا اور بے دلیل باور کرانے کی ناپاک کوشش کی ہے اور عقائد اہلسنت کو بڑے مکروہ اور ناپسندیدہ انداز میں پیش کیا ہے اور یہ ذہن نشین رہے کہ مخالفین ایسا پروپیگنڈا لاعلمی اور عدم آگاہی کی بنیاد پر نہیں کرتے' بلکہ جان بوجھ کر محض عوام کو ورغلانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ان لوگوں کے غلط اور مکارانہ چالوں کا شکار ہونے والے سادہ لوح حضرات جب کسی سنی واعظ کے پاس جاتے ہیں تو پوری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسے مطمئن نہیں کر پاتے اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کسی ذمہ دار سنی کے ساتھ رابطہ کے وقت وہ شخص ان کے نرغے میں پوری طرح پھنس چکا ہوتا ہے اور اپنے نظریہ کو نہ جاننے کی وجہ سے مرض وہابیت کا شکار ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کا سمجھنا اور سلجھنا نہایت مشکل ہو جاتا ہے۔

لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسا منظّم ماحول پیدا کیا جائے کہ جہاں عوامی لوگ اپنے مسلک اور عقائد ونظریات کی تربیت حاصل کریں۔ حقائق سے آگاہ ہوں اور مخالفین کی چیرہ دستیوں اور چالاکیوں سے واقف ہو سکیں علاوہ ازیں ایسی کتب مرتب کی جائیں جن میں عمدہ دلائل اور بہترین مواد ہو' آسان اور عام

فہم انداز میں مسلک اہلسنت کی تفصیلات بیان کی جائیں تاکہ کم پڑھا لکھا شخص بھی ان سے مستفید ہو سکے۔

الحمدللہ! اہلسنت و جماعت کے ذمہ دار حضرات اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی بھرپور کوشش فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نظر بد اور حاسدوں کے حسد سے محفوظ فرمائے اور کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔

مولانا زاہد الاسلام عطاری صاحب نے بھی اسی مقصد اور جذبہء صادقہ کے تحت کتاب ہذا کو ترتیب دیا ہے۔ صحاح ستہ' حدیث شریف کی مشہور کتابیں ہیں اور ان میں بھی بخاری شریف اور مسلم شریف نہایت معروف کتب ہیں۔ مؤلف نے بخاری شریف کی صحیح روایات ہی کو بنیاد بنا کر اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات کی وضاحت کی ہے اصل عبارت' ترجمہ' حوالہ جات کی مقدور بھر تخریج' اور پھر اردو کی شروحات سے مسئلہ کی تفہیم میں حتی الوسع کوشش کی ہے۔ اور وہ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ بعض مقامات پر راقم الحروف نے بھی سرسری مطالعہ کے دوران اصلاح و ترمیم کے لیۓ معروضات پیش کی ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز یہ کتاب بہت سارے لوگوں کی اصلاح اور تقویت کا باعث بنے گی' مخالفین کی پھیلائی گئی بہت ساری غلط فہمیوں کا قلع قمع کرے گی۔ اور مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

گو بعض حضرات نے پہلے بھی اس طرح کی کوشش کی ہے۔ صحاح ستہ' بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث سے سنی عقائد و نظریات کو بڑے احسن طریقے اور عمدہ پیرائے میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ لیکن مؤلف نے اپنے انداز میں خوب جد و جہد سے کام لیا ہے۔ مسئلہ کی عظمت کے پیش نظر اس پر جتنا بھی کام

ہو کم ہے عقائد ونظریات کے مختلف گوشوں پر مزید کام کی ضرورت ہے اور ویسے بھی

''ہر گلے را رنگ و بو دیگر است''

راقم الحروف کا اپنا مواد بھی غیر مرتب رکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا تو حدیث کے ان تبرکات کو کسی فرصت میں منظر عام پر لے آئیں گے۔ اس ساری کاوش کا بنیادی مقصد احقاق حق اور ابطال باطل ہے۔ اہل حق کو باطل اور اس کے حامیوں کی چالوں سے کبھی بھی خائف نہیں ہونا چاہیے بلکہ ہر شخص اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق مسلک حق کی خدمت واشاعت میں حصہ لینے کی سعی بلیغ کرے۔ باطل اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ

نور خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

مسلک اہلسنت' زندہ باد:

اہلسنت و جماعت کو دبانے کے لیے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنے والے کان کھول کر سن لیں کہ یہ مسلک تا قیامت قائم و دائم رہے گا۔

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق لا یضرهم من خذلهم حتیٰ یاتی امر الله وهم کذلک (مسلم ج 2 ص 143)

یعنی میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اسے مخالفین نقصان نہ دیں گے حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آجائے گا اور وہ اسی حالت پر گامزن ہوگا۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

''خالص اسلام کو اپنانے والے اور ملاوٹ سے دور اہلسنت و جماعت ہیں۔ انہی

میں وہ آئمہ دین ہیں جن کی رہنمائی اور درایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی طائفہ منصورہ ہے (الفرقۃ الناجیہ ص406)
اہلسنت و جماعت کی ہر دور میں کثرت و بہتات رہی ہے۔ نہ صرف عرب میں بلکہ عجم اور بالخصوص ہندوستان اور پھر پاکستان میں بھی انہی لوگوں نے اسلام کی خدمات کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور انتظامی امور انجام دینے کا سہرا بھی اہلسنت کے سر ہے۔ عرصہ دراز تک حنفی مسلمان ہی ہندوستان میں حکومت' دین کی ترویج اور جہاد کرتے رہے ہیں۔
غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے اس حقیقت کا اعتراف یوں کیا ہے:
''ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں'' (ترجمان وہابیہ ص14)
اور مزید لکھا ہے:
'' خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے ۔۔۔۔۔اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے ہیں اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے ہیں (ایضا ص10)
اور اپنی حقیقت کو یوں طشت از بام کیا ہے:
''اور اہل حدیث (یعنی غیر مقلد' وہابی' نجدی)۔۔۔۔ میں سے کسی نے کسی ملک میں جھنڈا جہاد' اصطلاحی' حال کا کھڑا نہیں کیا اور نہ کوئی ان میں حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا (ایضا ص21)
نواب صدیق کی بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ثناء اللہ امرتسری نے امرتسر کے بارے میں لکھا ہے:

''اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے (شمع توحید ص 53 طبع مکتبہ عزیزیہ لاہور ۔ص 40 طبع امرتسر دسرگودھا)

(نوٹ: اب یہ کتاب ''شمع توحید مکتبہ قدوسیہ لاہور'' کی طرف سے شائع ہوئی ہے انہوں نے اپنی عادت کے مطابق مذکورہ عبارت کو نکال دیا ہے)

اب اگر بات اس حوالے سے چل ہی پڑی ہے تو مزید ملاحظہ فرمالیں!

غیر مقلد وہابیوں کے مولانا محمد حنیف یزدانی مدیر مکتبہ نذیریہ لاہور نے ''تعلیمات شاہ احمد رضا خان بریلوی'' کے نام سے ایک مستقل کتاب تحریر کی ہے۔ جس میں انہوں نے 'توحید ورسالت' بشریت' نور وبشر' علم غیب' حاضر وناظر' جیسے عقائد ونظریات پر مکمل اتفاق کیا ہے اور وہابیوں کے ترجمان ''ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث'' کی تقریظ میں یہ جملہ بھی درج ہے:

'اس کتاب میں مؤلف نے ان تمام معروف اور متنازع فیہ مسائل کے سلسلے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی اور کچھ دوسرے بریلوی اکابر کا نقطہ نظر پیش کیا ہے جن کے پڑھنے کے بعد یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ

''تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری'' (کتاب مذکور ص 2.3)

(نوٹ: مؤلف کتاب حنیف یزدانی نے بعض جگہ پر کذب وافتراء اور غلط بیانی سے بھی کام لیا ہے)

مؤلف نے لکھا ہے آپ توحید کے متعلق مولانا احمد رضا خان بریلوی المتوفی 1922ء 1340ھ کے فرمودات اور ان کے متعلقین ومعتورین کے خیالات بار بار پڑھیئے آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور آپ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں گے (ایضاً ص 20)

یعنی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی توحید شک وشبہ سے بالاتر ہے آپ کا عقیدہ درست

ہے آپ صراط مستقیم پر گامزن ہیں۔
مزید ایک مقام پر یوں رقمطراز ہیں:
شاہ احمد رضا خان بریلویؒ نے اپنے دور کی ہر قسم کی خرابیوں اور گمراہیوں کے خلاف پوری قوت سے قلمی جہاد کیا ہے جس پر آپ کی تصانیف شاھد ہیں مولانا موصوف نے اپنے فتاوٰی میں جہاں اصلاح عقائد پر بہت زور دیا ہے وہاں اصلاح اعمال پر بھی پوری توجہ دی ہے (ایضاً ص70)
ثابت ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے عقائد ونظریات اور اور اعمال و معاملات ہر قسم کی گمراہی اور تمام تر خرابی سے پاک ہیں آپ اسلام کے مجاہد اور امت کے مصلح ہیں آپ مفتی اسلام اور مقتدائے انام ہیں آپ نے اپنے دور میں لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن فرمایا ہے۔
ملاحظہ فرمارہے ہیں آپ؟ کہ ایک طرف اہلسنت بریلوی حضرات کو مشرک' بدعتی' کافر' قبر پرست' نبیوں ولیوں کے پجاری' بے دین' خارج از اسلام کہا جاتا ہے اور دوسری طرف ان کے عقیدہ توحید ورسالت اور مسلک کی حقانیت وصداقت پر مہر تصدیق و تحقیق ثبت کی جاتی ہے۔
یہ اکابرین اہلسنت کی کرامت ہے کہ مخالفین ہزار مخالفت اور لاکھ عداوت کے باوجود حق وصداقت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔
دیوبندیوں کی عبارات گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں جن میں انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے نظریہ توحید کو (ان کی عبارات کا غلط مفہوم پیش کر کے) مشرکین مکہ سے برا قرار دیا لیکن حیرانگی کی انتہا نہ رہے گی جب آپ ان لوگوں

سے اعلیٰ حضرت کے ایمان واسلام حتیٰ کہ امامت وپیشوائی کا برملا اعتراف کرتے ہوئے دیکھیں گے ملاحظہ ہو!

دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع آف کراچی ایک سوال کے جواب میں اہلسنت بریلوی حضرات کا یوں دفاع کرتے ہیں:

''مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین کو کافر کہنا صحیح نہیں ہے۔۔۔ بلکہ وہ مسلمان ہیں (فتاوٰی دار العلوم دیوبند جلد دوم ص 142 سوال نمبر 33)

اور بیمار فکر وذہن دیوبندیوں' کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں:

''اور وہ (بریلوی حضرات) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔

(افاضات یومیہ ج 7 ص 52 مطبوعہ ملتان)

ایمانداری سے بتایا جائے کہ جن لوگوں کا عقیدہ کفار مکہ سے بھی برا ہو کیا انہیں امام بنانا جائز ہے؟

غیر مقلد وہابیوں نجدیوں اور دیوبندیوں کی اہلسنت وجماعت (حنفی بریلوی) حضرات کے دفاع اور حمایت والی عبارات چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں کہ ان کا مخالفانہ رویہ اور معاندانہ دھندہ صرف اور صرف اپنی عوام کو طفل تسلی دینے اور اپنی دوکان چمکانے اور گاہک بچانے کی خاطر ہے ورنہ اہلسنت عقائد ونظریات اور معمولات و معاملات میں شرک وکفر اور ضلالت وگمراہی سے دور اور صراط مستقیم پر قائم ودائم ہیں۔

اور اہلسنت کے مسلک ونظریہ کی اس سے بڑی اور صداقت کیا ہو گی کہ جن امور اور مسائل کو شرک بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ ان کے اپنے بڑوں سے بھی ثابت ہیں جس کی تفصیل ہماری کتاب ''اختلاف ختم ہوسکتا ہے'' میں موجود ہے۔

ان لوگوں نے اپنے مکروہ اور گستاخانہ دھرم پر پردہ ڈالنے کی خاطر عوام کی توجہ اس

طرف سے ہٹا کر بڑی چالاکی اور ہوشیاری کے ساتھ دوسری جانب کر ڈالی ہے تا کہ ان کے باطل عقائد نظروں سے اوجھل ہو جائیں اور اہلسنت پر بلاوجہ اعتراضات وتنقیدات کی بوچھاڑ کر دی۔۔آج کل ان لوگوں نے بڑے منظّم انداز میں تقریر و تحریر اور نجی مجالس ومحافل میں اس مہم کو سر کرنے کی کوشش کر رکھی ہے۔

اور یہ ظاہر ہے حق وباطل کا معرکہ ابتداء سے چلا آرہا ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا جب اہل باطل نے اپنی تنظیموں اور اداروں کو مضبوطی سے چلا رکھا ہے تو اہل حق کو بھی ان سے بڑھ کر حق کا ساتھ دینا چاہیے اور ان کے مکروہ عزائم کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دینا چاہیے' عوام کو ان کے گندے نظریے سے آگاہ اور اپنے عمدہ عقائد ومعمولات کو جدید سے جدید انداز میں لوگوں تک پہنچانا چاہیے۔

جاندار مضامین' صحت مند خطابات' تحقیق سے بھرپور لٹریچر' مدلل کتب کی تالیف وتصنیف جہاں تک ہو سکے سستے مواد کی فراہمی ہم اپنا فرض جانیں تا کہ اس سلسلے میں جو خلا اور کمی ہے اس کو پُر کیا جا سکے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں وہ حضرات جو دنیوی اور ذاتی اغراض کے لیے نہیں صرف اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لیے اس دینی اور اسلامی فرض کو ترجیحی بنیادوں پر ادا کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں ہر مرحلہ میں فتح ونصرت عطا فرمائے۔

مولانا زاہد الاسلام عطاری نے تحقیق وجستجو کے ساتھ اس دور کے معروف متنازعہ فیہ مسائل مثلاً علم غیب' حاضر وناظر' المدد یا رسول اللہ ﷺ' نورانیت مصطفے ﷺ' بے مثل بشریت' بدعت کی حقیقت' اختیارات مصطفے ﷺ' جشن میلاد وغیرہ پر

خامہ فرسائی کرتے ہوئے بخاری شریف کی احادیث سے دلائل جمع کر دیئے ہیں اور ہر مسئلہ میں اپنے مؤقف کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ تفہیم مسئلہ میں کوئی دقت نہ رہے اور مخالفین کے پھیلائے گئے شبہات کا بھی ازالہ ہو سکے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بعض مقامات پر باقاعدہ شبہات نقل کر کے ان کے جوابات بھی سپرد قلم کر دیئے ہیں تاکہ قارئین کے لیے مسئلہ کے دونوں پہلو سامنے آجائیں۔

بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ وہ اس سعی کو قبول فرمائے اور مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور انہیں محنت اور خدمت مسلک کی مزید توفیق مرحمت فرمائے۔ امین بحرمت سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم۔

دعا گو و دعا جو:

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی غفرلہٗ

مرکزی جامع مسجد شہیدیہ قلعہ دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ

مہتمم دارالعلوم نقشبندیہ غوثیہ۔ قلعہ۔ خلیفہ مجاز حضرت ابوالبیان

6 مئی 2013ء بروز پیر
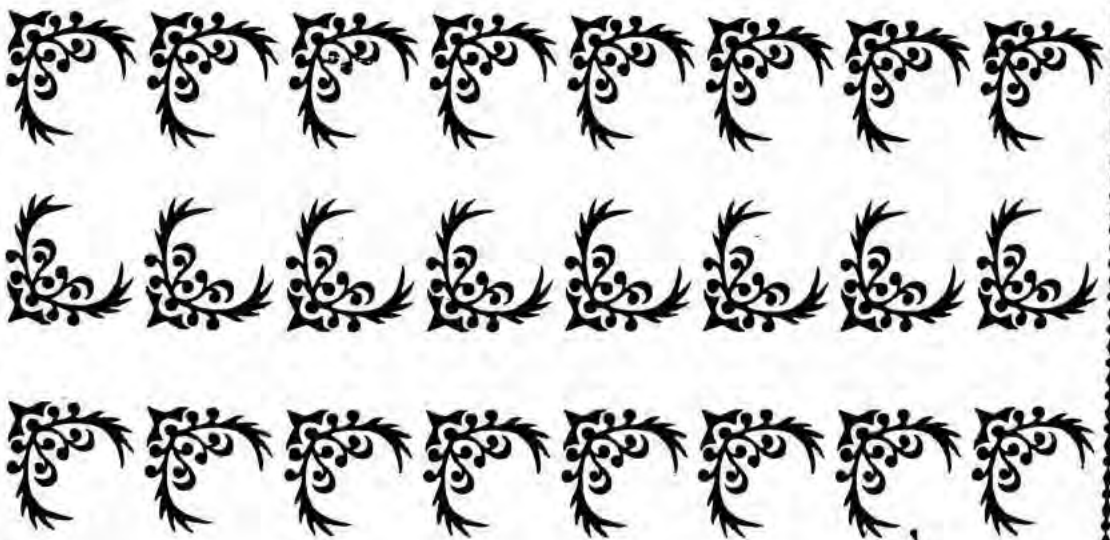
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب نمبر 1:

﴿علمِ غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

حدیث نمبر 1:۔

کون کس کا بیٹا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَافَلَمَّا اُکْثِرَعَلَیْہِ غَضَبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُفَقَامَ اٰخَرُفَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّارَاٰی عُمَرُمَا فِیْ وَجْھِہٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناپسندیدہ سوال کیے گئے جب ایسے سوال زیادہ کیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لوایک شخص نے دریافت کیا میرا باپ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے ایک اور شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تمہارا باپ سالم ہے جو شیبہ کا آزاد کردہ غلام ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناراضی کے آثار دیکھے تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 78 کتاب العلم باب الغضب فِی الموعظة وَالتعلیم........حدیث نمبر 92.
بخاری جلد 1 صفحہ 78 کتاب العلم باب من برک علی رکبتیه عندالامام .....حدیث نمبر 93.
بخاری جلد 1 صفحہ 143 کتاب مواقیت الصلوۃ باب وقت الظهر عند الزوال حدیث نمبر 540.
بخاری جلد 2 صفحہ 153 کتاب التَّفْسِیْر باب قَوْلِهٖ (لَا تَسْاَلُوْاعَنْ اَشْیَاءَ ...)حدیث نمبر 4621.
بخاری جلد 2 صفحہ 468 کتاب الدَّعَوَاتِ باب التَّعَوُّذمن الفتن حدیث نمبر 6362.
بخاری جلد 2 صفحہ 593 کتاب الْفِتَنِ باب التعوذمن الفتن حدیث نمبر 7089.
بخاری جلد 2 صفحہ 631 کتابُ الاِعْتِصَامِ...... باب ما یکره من کثرۃالسؤال..... نمبر 7291.
بخاری جلد 2 صفحہ 632 کتابُ الاِعْتِصَامِ..... باب ما یکره من کثرۃالسؤال......نمبر 7295
مسلم جلد 2 صفحہ 268 کتاب الفضائل باب کراهۃاکثارالسوال من غیر ضرورۃ حدیث نمبر 6125.6124.6123.6122.6121.6120.6119.
مسند امام احمد بن حنبل 12681. صحیح ابن حبان 106. المعجم الاوسط للطبرانی 2698.
مصنف عبدالرزاق 20796. مصنف ابن ابی شیبه 31763.

ایک حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

فَقَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّارُ.

ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں۔

بخاری جلد 2 صفحہ 632 کتابُ الاِعْتِصَام.....باب ما یکره من بکثرۃالسوال.... نمبر 7294.

تشریح:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ

حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کس کا بیٹا ہے اور کون کس کا باپ ہے۔

کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ''سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ'' سے مراد دینی سوال تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ نے باپ کے بارے میں سوال کر کے بتا دیا اس سے مراد دینی سوال نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بھی سوال چاہو پوچھ لو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ نہیں ارشاد فرمایا ایسے سوال نہ کرو صرف دینی سوال کرو بلکہ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرما کر بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ (پارہ نمبر5 سورۃ النسآء آیت نمبر113)

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ نہ جانتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باپوں کے نام ارشاد فرمائے اس میں مافی الارحام کے علم پر واضح دلالت ہے۔ تیسرے آدمی کے سوال پر ارشاد فرمایا کہ تو جہنمی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہے کہ کس کے دل میں ایمان ہے مرتے وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی اور لوگوں کا انجام کیا ہے۔

غضب سے ان کے خدا بچائے، جلال باری عتاب میں

(حدائق بخشش)

یہود کے جد کا علم:

جب یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام یہودیوں کو بلاؤ اور فرمایا کیا تم ایک بات میں میری تصدیق کرو گے انہوں نے جواب دیا جی ہاں:

قَالَ لَهُمُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَبُوْكُمْ قَالُوْا فَلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْكُمْ فَلَانٌ قَالُوْ صَدَقْتَ ....

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارا جد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: فلاں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو بلکہ تمہارا جد فلاں ہے۔ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک فرمایا ہے۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 561 کتاب الجزیہ باب اذا غدر المشرکون...... حدیث نمبر 3169.
بخاری جلد 2 صفحہ 382 کتاب الطب باب ما یذکر فی سم النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 5777.
مسند امام احمد بن حنبل 9826. سنن دارمی 69. السنن الکبریٰ للنسائی 11355.

اور دوسری حدیث میں وضاحت ہے:

جو چاہو پوچھو:

جیسا کہ آنے والے اعرابی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَلْ عَمَّابَدَالَکَ. ترجمہ: پوچھو! جو تم چاہتے ہو۔

بخاری جلد 1 صفحہ 72 کتاب العِلْم باب القرائۃ والعرض علی المحدث حدیث نمبر 63.
سنن نسائی جلد 1 صفحہ 297 کتاب الصّیام باب وُجُوْبِ الصِّیَامِ حدیث نمبر 20910. 2092.
ابن ماجہ صحفہ 211 کتابُ مَا جَآءَ فِی قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب ما جاء فی فرض...... حدیث نمبر 1402.
مسند امام احمد بن حنبل 12742. صحیح ابن حبان 154. صحیح ابن خزیمہ 2358. المستدرک للحاکم 9380. السنن الکبریٰ للنسائی 2402. السنن الکبریٰ للبیہقی 4218. المعجم الکبیر للطبرانی 8114. سنن دارمی 652.

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ہر چیز کو کھڑے کھڑے ملاحظہ فرما لیا:۔

ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ لَّمْ اَکُنْ اُرِیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ حَتّٰی الْجَنَّةُ وَالنَّارُ.

ترجمہ:
پھر فرمایا اب تک جو چیز میں نے نہیں دیکھی تھی ابھی یہاں کھڑے ہوئے دیکھ لی ہے یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھ لی ہے

تخریج:
بخاری جلد1 صفحہ77 کتاب العلم باب مَنْ اَجَابَ الْفُتْیَا بِاِشَارَةِالْیَدِ وَالرَّأْسِ حدیث نمبر87.
بخاری جلد1 صفحہ93 کتابُ الْوُضُوْءِ باب مَنْ لَّمْ یَتَوَضَّأْ اِلَّامِنَ الْغَشْیِ الْمُثْقِلَ حدیث نمبر 183.
بخاری جلد1 صفحہ197 کتابُ الْجُمُعَةِ باب مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ اَمَّابَعْدُ حدیث نمبر922.
بخاری جلد1 صفحہ172 کتابُ صِفَةُالصَّلٰوةِ باب مَا یَقْرَءُ بَعْدَ التَّکْبِي حدیث نمبر745.
بخاری جلد1 صفحہ218 کتابُ اَبْوَابُ الْکُسُوْفِ باب صَلٰوةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ... حدیث نمبر1053.
بخاری جلد2 صفحہ630 کتابُ الاِعْتِصَام... باب الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ..... حدیث نمبر 7287
مسلم جلد1 صفحہ353 کتابُ صلوة الکسوف حدیث نمبر 2103. 2104.
مؤطا امام مالک صفحہ175 کتاب صلاة الکسوف باب مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِالْکُسُوْفِ حدیث نمبر447.
مسند امام احمد بن حنبل 26970. صحیح ابن حبان3431. المعجم الکبیر للطبرانی315.
مصنف ابن ابی شیبہ37510. السنن الکبری للبیہقی6153.

تشریح:
جب یہود نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے جد کا غلط نام بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ٹوک دیا اور فرمایا اس کا نام یہ ہے یہود فوراً امان گئے کیونکہ ان کو معلوم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہے اور اعرابی کو بھی فرمایا جو چاہتے ہو پوچھو کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر طرح کے علم سے نوازا ہے سوال کرو میں تمہارے سوال کا جواب دوں گا۔
اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کچھ پہلے دیکھا تھا وہ جانتے ہیں اور جو کچھ پہلے نہیں دیکھا وہ اب دیکھ لیا حتیٰ کہ جنت اور دوزخ بھی ملاحظہ فرمالی۔ معلوم ہوا

کہ کائنات کی ہر چیز کو رسول اللہ ﷺ جانتے ہیں کوئی بھی شے آپ ﷺ کی مقدس نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔

سرعرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت وملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

حدیث نمبر 2:

لوگوں کی زندگی اور موت کا علم

اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی لَنَاالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِیْ اٰخِرِ حَیَاتِہٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْھَا لَایَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات کے آخری دنوں میں ایک مرتبہ عشاء کی نماز پڑھانے کے بعد کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ آج کی اس رات کے ٹھیک ایک سو برس کے بعد اس وقت روئے زمین پر موجود کوئی بھی شخص زندہ نہیں رہے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 82 کتاب العلم باب السمر با لعلم حدیث نمبر115.
بخاری جلد147 صفحہ1 کتاب مواقیت الصلوۃ باب ذکر العشاء والعتمۃ ..... حدیث نمبر 564.
بخاری جلد 1 صفحہ152 کتاب مواقیت الصلوۃ باب السمر فی الفقہ والخیر حدیث نمبر601.
مسلم جلد2 صفحہ314 کتاب فضائل الصحابہ باب بیان معنی قولہ ﷺ علی راس سنۃ الا یبقی نفس....... حدیث نمبر6486.6485.6484.6483.6482.6481.6480.6479.

کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صائد حدیث نمبر 2208
جامع ترمذی جلد2صفحہ497 کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صائد حدیث نمبر2208
ابو داود جلد2صفحہ249 کتاب الملاحم باب قیام الساعہ حدیث نمبر4348.
مسند امام احمد بن حنبل5617.صحیح ابن حبان 2989.السنن الکبری للنسائی5871. السنن الکبری للبیھقی1971 .المعجم الکبیر للطبرانی6405. 13110 المستدرک للحاکم8521
مسند ابو یعلی2217. المعجم الصغیر للطبرانی74.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ
حضور اکرم نور مجسم ﷺ جانتے ہیں کہ اب اس دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں ان کی عمر کتنی ہے نیز لوگوں کی تعداد بھی معلوم ہے اور لوگوں کی موت کا بھی علم ہے۔
ایک اور حدیث پاک میں ہے۔

تمہارے علاوہ کوئی بھی یہ نماز نہیں پڑھ رہا:

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھائی نماز ادا فرمانے کے بعد خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هَذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ .

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ نعمت کی ہے کہ اس وقت بنی نوع انسان میں تمہارے علاوہ کوئی بھی شخص یہ نماز ادا نہیں کر رہا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ147 کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل العشاء حدیث نمبر567.
مسلم جلد1 صفحہ275 کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب وقت العشاء حدیث نمبر1451،
مسند ابو یعلی 7300.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں کا علم ہے اور

ان کے اعمال کا بھی علم ہے اور آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ لوگ کب کیا کر رہے ہیں۔

حدیث نمبر 3 :

قبروں میں عذاب کیوں ہو رہا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ اَوْ مَکَّۃَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبَانِ وَمَایُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍفَکَسَرَہٗ کَسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍمِّنْھُمَا کِسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ تَیْبَسَا.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان دونوں (قبروں والوں) کو عذاب ہو رہا ہے اور (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا پھر آپ ﷺ نے خود ہی وضاحت کی ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک ٹہنی منگوائی اس کے دو حصے کیے اور دونوں میں سے ہر قبر پر ایک حصہ رکھ دیا عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب

تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہیں ہو جاتی ہیں اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 97 کتابُ الْوُضُوْءِ باب مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ لَّا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهٖ حديث نمبر 216.
بخاری جلد 1 صفحہ 97 کتابُ الْوُضُوْءِ باب مَاجَاءَ فِيْ غَسْلِ الْبَوْلِ حديث نمبر 218.
بخاری جلد 1 صفحہ 262 کتابُ الْجَنَائِزِ باب الْجَرِيْدِ عَلَى الْقَبْرِ حديث نمبر 1361.
بخاری جلد 1 صفحہ 265 کتابُ الْجَنَائِزِ باب عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ حديث نمبر 1378.
بخاری جلد 2 صفحہ 420 کتابُ الْاَدَبِ باب الْغِيْبَةِ حديث نمبر 6052.
بخاری جلد 2 صفحہ 420 کتابُ الْاَدَبِ بابُ النَّمِيْمَةُ مِنَ الْكَبَائِرِ حديث نمبر 6055.
مسلم جلد 1 صفحہ 174 کتابُ الطهارت باب الدَّلِيْلِ عَلٰى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ ..... حديث نمبر 677.
جامع ترمذی 1 جلد صفحہ 114 کتابُ الطهارت بابُ مَاجَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ حديث 65.
ابن ماجه صفحہ 126 کتابُ الطهارت بابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ حديث نمبر 346. 347.
ابو داود جلد 1 صفحہ 14 کتابُ الطهارت بابُ الْاِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ حديث نمبر 20.
سنن نسائی جلد 1 صفحہ 12 کتابُ الطهارت بابُ التَّشْدِيْدِ عَنِ الْبَوْلِ حديث نمبر 31.
سُنن دارمی جلد 1 صفحہ 290 کتابُ الطهارت بابُ الْاِتِّقَاءِ مِنَ الْبَوْلِ حديث نمبر 762.
مسند امام احمد بن حنبل 130. 1980. صحيح ابن حبان 3120. صحيح ابن خزيمه 55. السنن الكبرى للنسائی 27. السنن الكبرى للبيهقی 3942. مسند ابو يعلى 2050. المعجم الاوسط للطبرانی 1054. مسند ابو داود طيالسی 2646. مسند امام اسحق 270. الادب المفرد 735. مصنف ابن ابی شيبه 12043. مصنف عبد الرزاق 6754.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ
پیارے آقا ﷺ سے قبروں کے اندر کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں بلکہ عالم برزخ آپ ﷺ کی مقدس نگاہوں کے سامنے ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف ان کے موجودہ حال سے واقف ہیں بلکہ ان کے ماضی (سبب عذاب) سے بھی واقف ہیں۔ آپ ﷺ ان کے عذاب میں تخفیف کرنے کا حل بھی جانتے ہیں۔ ان کے

مستقبل کو بھی جانتے ہیں کہ کب تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ آپ ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں جیسے اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔

جمع ہیں شان جمالی وجلالی ہاتھ میں

(حدائق بخشش)

آپ ﷺ نے فرمایا جب تک ٹہنیاں خشک نہیں ہو جاتی اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ معلوم ہوا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے جس کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے آج کل جو دفن کرنے کے بعد قبر پر ٹہنیاں لگائی جاتی ہیں اور قبروں پر جو پھول ڈالے جاتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہیں اور اس حدیث پاک میں ایصال ثواب کا بھی ثبوت ہے کہ میت کو بعد از وفات بھی ثواب پہنچتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے جیسا کہ:

وَاَوصٰی بُرِیْدَةُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ قَبْرِهٖ جَرِیْدَانِ .

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں رکھیں جائیں

بخاری جلد 1 صفحہ 262 کتابُ الْجَنَائِز باب الْجَرِیْدِ عَلَی الْقَبْر (تعلیق)

حدیث نمبر 4:

تمہارے رکوع وخشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هَاهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَا رُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم یہ سمجھتے

ہو میرا رخ اسی طرف ہے اللہ کی قسم تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے میں تمہیں اپنی کمر کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

تخریج :

بخاری جلد 1 صفحہ 125 کتاب ابوابُ المساجد باب عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِی .... حدیث نمبر 418.
بخاری جلد 1 صفحہ 172 کتابُ صِفَةُ الصَّلٰوۃِ باب الْخُشُوْعِ فِی الصَّلٰوۃِ حدیث نمبر 741.
مسلم جلد 1 صفحہ 219 کتاب الصلوۃ باب الامر بتحسین الصلوۃ.... حدیث نمبر 957.958.959.960.
مؤطا امام مالک صفحہ 152 کتابُ قَصْرِ الصَّلٰوۃِ .... باب الْعَمَلِ فِیْ جَامِعِ الصَّلٰوۃِ حدیث نمبر 401.
مسند امام احمد بن حنبل 8011.8756.8864.13460. صحیح ابن حبان 6337 . مسند ابو یعلی 2971.6335. مسند ابو داود طیالسی 1995. مسند حمیدی 961.

تشریح :

خشوع دل کے اخلاص اور عاجزی کو کہتے ہیں اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور انور مدینے کے تاجو ﷺ دل کی باتوں اور دل کے رازوں کو بھی جانتے ہیں۔

تمہارے رکوع و سجود مجھ سے پوشیدہ نہیں :۔

ایک اور روایت میں رکوع کے ساتھ سجود کا ذکر ہے جیسا کہ

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَتِمُّوا الرَّکُوْعَ وَالسَّجُوْدَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ بَعْدِ ظَهْرِیْ اِذَا مَارَکَعْتُمْ وَاِذَا مَا سَجَدْتُّمْ.

ترجمہ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے تم لوگ اپنے رکوع اور سجود مکمل کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تم لوگوں کو

دیکھ لیتا ہوں جب تم رکوع میں جاتے ہو اور جب تم سجدے میں جاتے ہو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ125 کتاب ابوابُ المساجد باب عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ.... حدیث نمبر419.
بخاری جلد1 صفحہ172 کتابُ صِفَةُ الصَّلٰوةِ باب الْخُشُوْعِ فِی الصَّلٰوةِ حدیث نمبر742.
بخاری جلد 2صفحہ513 کتابُ الْاِیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ باب کَیْفَ کَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ حدیث نمبر 6644.
مسلم جلد1صفحہ219 کتابُ الصلوة بابُ الْاَمْرُ بِتَحْسِیْنِ الصَّلٰوةِ ..... حدیث نمبر957 958.959.960.
سنن دارمی2429. مسند امام احمد بن حنبل4487. صحیح ابن حبان4686. السنن الکبریٰ للنسائی 4424. السنن الکبریٰ للبیہقی19537. مسند ابو یعلٰی5839. المعجم الکبیر للطبرانی 13459.

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے صحابہ کرام کے رکوع وسجود بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں۔

سرِ غیب ہدایت پہ غیبی درود — عطرِ حبیب نہایت پہ لاکھوں سلام
ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژہ — ظلہٗ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

حدیث نمبر 5:

آپ دلوں کی بے نیازی اور بے صبری جانتے ہیں

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمَالٍ اَوْ سَبْیٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰی رِجَالًا وَّ تَرَکَ رِجَالًا فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِیْنَ تَرَکَ عَتَبُوْا فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰکِنْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِّمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ

فَوَاللّٰہِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَم

ترجمہ:

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال اور قیدی لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تقسیم کرتے ہوئے کچھ لوگوں کو عطا کر دیا اور کچھ لوگوں کو عطا نہ کیا بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں عطا نہیں کیا (ان میں سے کچھ لوگ) ناراض ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خطبہ دیتے ہوئے) اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر فرمایا امابعد! اللہ کی قسم! میں کسی ایک شخص کو کچھ دے دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا حالانکہ جسے نہیں دیا وہ مجھے اس شخص سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیا ہے میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جن کے دل میں بے صبری اور لالچ ہوتا ہے تو انہیں دے دیتا ہوں اور جن لوگوں کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بے نیازی اور بھلائی رکھی ہے انہیں میں (ان کی بے نیازی اور بھلائی) کے سپرد کر دیتا ہوں عمرو بن تغلب (رضی اللہ عنہ) ان لوگوں میں شامل ہے۔
(عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے زیادہ تو مجھے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 198 کتابُ الْجُمُعَةِ باب مَنْ قَالَ فِیْ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ.... حدیث نمبر 923
بخاری جلد 1 صفحہ 556 کتابُ فَرْضِ الْخُمُسِ باب مَا کَانَ النَّبِیُّ یُعْطِیْ الْمُؤَلَّفَةَ... نمبر 3145
بخاری جلد 2 صفحہ 683 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِهِ (اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا......) نمبر 7535
مسند احمد بن حنبل 20691.

تشریح:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ

حضور اکرم ﷺ جانتے ہیں کہ کن لوگوں کے دلوں میں بے قراری اور لالچ ہے اور کن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے اور فرمایا ان بے نیازی اور بھلائی والوں میں حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

آپ ﷺ دلوں کے راز بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 6 :

حضرت عمار کی شہادت کی خبر

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ لِابْنِهٖ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا هُوَ فِيْ حَائِطٍ يُّصْلِحُهٗ فَاَخَذَ رِدَائَهٗ فَاحْتَبٰى ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَّبِنَةً وَّ عَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْقُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

ترجمہ:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے اور اپنے صاحبزادے علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تم دونوں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ ان کی گفتگو سنو ہم دونوں چلے گئے اس وقت وہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے (انہوں نے کام چھوڑا) اور کمر کے گرد چادر لپیٹ کر بیٹھ گئے اور ہم سے باتیں کرنے لگے اس دوران انہوں نے مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہم لوگ ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے جبکہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھا کر لاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان سے مٹی جھاڑتے

ہوئے فرمایا افسوس عمار رضی اللہ عنہ کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ130 کتابُ الصلوٰۃ ابواب المساجد باب التّعاوُن فِیْ بناءِ الْمَسْجِد حدیث نمبر447.
بخاری جلد1صفحہ500 کتابُ الْجِهادِ وَالسِّیَر باب مَسْحِ الغُبارِ عَنِ الرّأس..... حدیث نمبر2812.
مسلم جلد2 صفحہ401 کتابُ الْفِتَنِ واَشْراطِ السَّاعۃِ باب نمبر1014حدیث نمبر7322.7323.7324.
جامع ترمذی جلد2صفحہ700 کتابُ المناقب باب مناقب عمار بن یاسر حدیث نمبر3769.
المستدرک للحاکم2663. مسند امام احمد بن حنبل 11024. صحیح ابن حبان7078. السنن الکبری للنسائی 8544. السنن الکبری للبیہقی 16566. مسند ابو یعلی 7175. مسندابوداود طیالسی603. المعجم الکبیر للطبرانی 954. دلائل النبوۃللبیہقی548.

تشریح:

اس سے حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ کون، کب، کہاں اور کیسے مرے گا۔ (نزہۃ القاری جلد2 صفحہ 162)

(اس حدیث پاک میں) سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی ایک جھلک ملتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والی جنگ کے شرکاء کی خبر دے دی اور ایسا ہی ہوا۔ (تفہیم البخاری جلد1 صفحہ 797 فیصل آباد)

اس حدیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو باغی گروہ قتل کرے گا اور ایسا ہی ہوا اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامت ہے اور علم غیب کا ثبوت ہے۔ (شرح ابن بطال جلد2 صفحہ 124۔125 بحوالہ نعمۃ الباری جلد2 صفحہ 221)

اس حدیث پاک میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والی کئی باتوں کی خبر ارشاد فرمائی جیسا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوں گئے، اور انہیں باغی گروہ شہید کرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کے رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے جیسا کہ

صحابی رسول رضی اللہ عنہ کا اپنی شہادت کی خبر دینا:۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب غزوہ احد کا موقع پیش آیا تو رات کے وقت میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور کہا کہ: مَا اُرَانِیُ اِلَّا مَقُتُوُلًا فِیُ اَوَّلِ مَنُ یُّقُتَلُ مِنُ اَصُحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ..........

میں دیکھ رہا ہوں (صبح) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ شہید ہو جاؤں گا جو پہلے شہید ہوں گے۔.........

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ''فَاَصُبَحُنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیُلٍ'' اگلے دن صبح وہ پہلے شہید تھے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ 260 کتاب الجنائز بابَ هَلُ یُخُرَجُ الْمَیِّتُ مِنَ الْقَبْرِ...حدیث نمبر 1351.
المستدرک للحاکم 4913. السنن الکبریٰ للبیهقی12459۔

صدیق اکبر کا اپنی وفات کی خبر دینا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس روز وفات پائی، میں نے عرض کیا پیر کے روز، پوچھا آج کیا دن ہے میں نے عرض کیا پیر کا تو: قَالَ اَرُجُوُ فِیُمَا بَیُنِیُ وَبَیُنَ اللَّیُلِ. فرمایا آج کی رات میں انتقال کر جاؤں گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 267 کتابُ الْجَنَائِز باب مَوْتِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ نمبر 1387.

اس سے ثابت ہوا کہ نہ صرف حضور اکرم ﷺ کو اپنے غلاموں کی زندگی اور موت کا علم ہے بلکہ آپ ﷺ کے فیض سے آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنی شہادت اور موت کے اوقات کو جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 7:

فتنوں کا آغاز حضرت فاروق اعظم کی شہادت سے ہوگا

قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ الْفِتْنَةِ قُلْتُ اَنَا كَمَا قَالَهُ قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيٌّ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّ جُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْىُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِىْ تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ اِذًا لَّا يُغْلَقُ اَبَدًا قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّىْ حَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثٍ لَّيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا آپ میں کن صاحب کو نبی اکرم ﷺ کا فتنے کے بارے میں فرمان یاد ہے میں نے جواب دیا مجھے یہ بات اسی طرح یاد ہے جیسے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آپ بڑے اعتماد کے ساتھ یہ بات کہہ رہے ہیں میں نے بتایا (نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا تھا) آدمی کا فتنہ اس کے اہل خانہ، اس کا مال، اسکی اولاد، اور اس کا پڑوسی ہے۔ نماز روزہ اور صدقہ اس کے کفارے کا باعث بنتے ہیں اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میرا مقصد یہ نہیں ہے بلکہ میں اس فتنے کی بات کر رہا ہوں جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی طرح ہوں گئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کو ان کا کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ کے اور ان کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں ہم نے دریافت کیا؛ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اس دروازے سے مراد کون ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں اسی طرح پتا تھا جیسے اس بات کا پتا تھا کہ آج کل سے پہلے ہے۔ پھر کہا میں نے ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کی تھی جو اپنی رائے سے نہیں تھی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 142 کتابُ مَوَاقِیتِ الصّلٰوۃِ باب الصّلٰوۃُ کفّارۃٌ حدیث نمبر 525.
بخاری جلد 1 صفحہ 275 کتابُ الزکٰوۃِ باب الصَّدَقَۃُ تُکَفِّرُ الْخَطِیْئَۃُ حدیث نمبر 1435.
بخاری جلد 1 صفحہ 344 کتابُ الصَّوْمِ باب الصَّوْمُ کَفَّارَۃٌ حدیث نمبر 1895.
بخاری جلد 1 صفحہ 634 کتابُ الْمناقب باب علامات النُّبُوَّۃِ فِی الاسْلام حدیث نمبر 3586.
بخاری جلد 2 صفحہ 594 کتابُ الْفِتَنِ باب الْفِتْنَۃِ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ حدیث نمبر 7096.
مسلم جلد 1 صفحہ 110 کتابُ الایمان باب رَفْعِ الْاَمَانَۃِ وَالْاِیْمَان .... حدیث نمبر 369. 370. 371.
جامع الترمذی جلد 2 صفحہ 499 کتابُ الْفِتَنِ باب ما جآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ سَبِّ الرِّیاح حدیث نمبر 2218.
سنن ابنِ ماجہ صفحہ 420 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا یَکُوْنُ مِنَ الْفِتَنِ حدیث نمبر 3955.
مسند امام احمد بن حنبل 23412. 43460. صحیح ابن حبان 5966. السنن الکبریٰ للنسائی

327۔ مسند حمیدی 447۔ المعجم الاوسط للطبرانی 4835۔ مسند ابو داود طیالسی 408۔ مصنف عبدالرزاق 20752۔

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کائنات میں ہونے والے امور مقدرہ جانتے ہیں ان میں سے کچھ خاص خاص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتلا دیئے تھے اسی لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صاحب السر کہا جاتا ہے اس حدیث سے **یَعْلَمُ مَافِی الغَدُ** کا مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے اورام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے جبکہ انہوں نے کہا کہ جو شخص یہ کہے رسول اللہ ﷺ کل کی باتیں جانتے تھے اس نے بڑا بہتان باندھا۔ کیونکہ قرآن میں اس طرح کی آیات اور اس طرح کی احادیث تمام ذاتی علم غیب پر محمول ہیں کیونکہ ذاتی علم غیب اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے اسی لیے فرمایا:

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ط (پارہ 20 النمل 65)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ کے خبردار کرنے پر انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع ہوتے ہیں۔

وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (پارہ نمبر 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 179)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

(تفہیم البخاری جلد 1 صفحہ نمبر 878 فیصل آباد)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی علم غیب رکھتے تھے حتیٰ کہ یہ بھی تفصیل جانتے تھے کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے (نزہۃ القاری جلد 2 صفحہ 207 لاہور)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم ﷺ جانتے ہیں کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے، ان کے شہید ہونے کے بعد فتنے شروع ہو جائیں

گئے، فتنوں کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ ہیں جب تک وہ ظاہری حیات میں ہوں گے فتنوں کے دروازے بند رہیں گے۔

اس حدیث پاک میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ آدمی کے اہل خانہ' مال' اولاد' پڑوسی فتنہ ہوں گے ان کا کفارہ نماز' روزہ' صدقہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر ہوں گے۔

حدیث نمبر 8:

جنگ موتہ کا منظر اسی وقت مدینہ میں بیان فرمادیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَھَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَاِنَّ عَیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَھَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ مِنْ غَیْرِ اِمْرَۃٍ فَفُتِحَ لَہٗ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (میں دیکھ رہا ہوں) کہ جھنڈا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا پھر وہ شہید ہو گئے تو جھنڈا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا وہ شہید ہو گئے تو اسے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا پھر وہ بھی شہید ہو گئے (راوی بیان کرتے ہیں) اس کے ساتھ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) پھر اسے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پکڑ لیا حالانکہ وہ امیر بھی نہیں تھے اور ان کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوئی

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 245 کتابُ الْجَنائِز باب الرَّجُلِ یَنعٰی اِلٰی اَھْلِ الْمَیِّتِ بِنَفْسِہٖ حدیث نمبر 1246.

بخاری جلد1 صفحہ498 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَر باب تَمَنِّی الشَّهَادَةِ حدیث نمبر2798.
بخاری جلد1 صفحہ540 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَر باب مَنْ تَاَمَّرَ فِی الْحَرْبِ مِنْ غَیْرِ ...... نمبر3063.
بخاری جلد1 صفحہ641 کتابُ الْمَنَاقِبْ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِیْ الْإِسْلَام حدیث نمبر 3630.
بخاری جلد1 صفحہ 663 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ حدیث نمبر 3757.
بخاری جلد2 صفحہ87 کتابُ الْمُغَازِی باب غَزْوَةِ مُوْتَةَ مِنْ اَرْضِ الشَّام حدیث نمبر 4262.
السنن نسائی جلد 1 صفحہ265 کتاب الْجَنَائِز باب النَّعِیُ حدیث نمبر 3955.
مسند امام احمد بن حنبل12135 . السنن الکُبریٰ للبیهقی 16374 . مسند ابو یعلیٰ 4189.

تشریح:

حضور اکرم ﷺ نے تین ہزار کا لشکر دے کر بھیجا اور فرمایا اس کے امیر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہوں گے اگر وہ شہید ہو جائیں تو علَم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لے لیں اگر وہ شہید ہو جائیں تو علَم عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ لے لیں اسے ایک یہودی نے سنا تو کہا اگر یہ نبی ہیں تو تم تینوں اس جنگ میں مارے جاؤ گے۔

(نزہۃ القاری جلد 2 صفحہ 768 مخلصاً لاہور)

اس سے معلوم ہوا کہ یہودی بھی جانتے ہیں کہ جو نبی ہوتا ہے وہ غیب جانتا ہے۔ اس حدیث میں ہمارے پیارے آقا ﷺ نے مدینہ میں تشریف فرما ہو کر جنگ موتہ میں ہونے والے واقعہ کی خبر ارشاد فرمائی یہ غیب کی خبر ہے۔

حدیث نمبر 9:

حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ کے

فوت ہونے کی اطلاع اسی دن دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ جنازگاہ کی طرف تشریف لائے۔ لوگوں کی صفیں قائم کیں اور چار تکبیریں کہہ کر (نماز جنازہ ادا کی)۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 245 کتابُ الْجَنَائِز باب الرَّجُلِ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهٖ نمبر 1245.
بخاری جلد 1 صفحہ 255 کتابُ الْجَنَائِز باب الصُّفُوْفِ عَلَى الْجِنَازَةِ حدیث نمبر 1318.
بخاری جلد 1 صفحہ 257 کتابُ الْجَنَائِز باب الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِد نمبر 1327.
بخاری جلد 1 صفحہ 257 کتابُ الْجَنَائِز باب التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَرْبَعًا حدیث نمبر 1333.
بخاری جلد 1 صفحہ 682 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب مَوْتُ النَّجَاشِيِّ نمبر 3877. 3880.
مسلم جلد 1 صفحہ 364. 365 کتابُ الْجَنَائِز حدیث نمبر 2204. 2205. 2206. 2207. 2209. 2210.
السنن نسائی جلد 1 صفحہ 265 کتابُ الجنائز باب النعی حدیث نمبر 1878.
السنن نسائی جلد 1 صفحہ 287 کتابُ الجنائز باب اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ نمبر 2040. 2041.
مؤطا امام مالک صفحہ 207 کتابُ الْجَنَائِز باب التکبیر علی الْجَنَائِز حدیث نمبر 530.
ترمذی جلد 1 صفحہ 327 کتابُ الْجَنَائِز باب ما جآءَ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ عَلٰى..... نمبر 1003.
ابن ماجه صفحہ 222 کتابُ الْجَنَائِز باب ماجآءَ فِيْ الصَّلَاةِ عَلٰى... نمبر 1534. 1535. 1536. 1537.
ابوداود جلد 2 صفحہ 103 کتابُ الْجَنَائِز باب الصَّلٰوة علی المسلم يموتُ فِي... حدیث نمبر 3204.
مسند امام احمد بن حنبل 8566. 7872. 7763. صحیح ابن حبان 3608. 3096. 8100.
السنن الکُبرٰی للنسائی 2097. 2006. السنن الکُبرٰی للبیهقی 6723. مسند ابو یعلٰی 5908.
المعجم الکبیر للطبرانی 3048. مصنف عبدالرزاق 6393.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ غلام مصطفٰے جہاں جس حال میں ہو زندہ ہو یا فوت ہو جائے آقا ﷺ اس کے حال سے واقف ہیں۔
آپ ﷺ جانتے تھے کہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ بلا دشرک میں فوت ہوئے ہیں وہاں ان کی نماز جنازہ ادا کرنے والا کوئی نہیں تو آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی
بعض لوگ اس حدیث سے غائبانہ جنازہ پڑھنے کی دلیل لیتے ہیں حالانکہ حدیث

پاک میں غائبانہ جنازہ کا ذکر بھی نہیں ہے۔ بلکہ صحیح ابن حبان وغیرہ کی احادیث میں اس کی وضاحت ہے کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا اور غائبانہ جنازہ پڑھنا آپ ﷺ کا معمول نہیں تھا۔

حدیث نمبر 10:

میرے بعد شرک نہیں کرو گے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَھْلِ اُحُدٍ صَلَاتَہٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَّکُمْ اَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْمَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے احد میں شہید ہونے والوں کی نمازِ جنازہ ادا کی اور پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہارے لیے گواہ ہوں گا اور بے شک اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا (فرمایا) زمین کی چابیاں عطا کی گئی ہیں اور بے شک اللہ کی قسم مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ دنیا داری میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 259 کتابُ جَنَائِز باب الصَّلٰوۃِ عَلَی الشَّہِیْدِ حدیث نمبر 1344.
بخاری جلد 1 صفحہ 635 کتابُ المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3596.
بخاری جلد 2 صفحہ 54 کتابُ المغازی باب غزوہ احد حدیث نمبر 4042.
بخاری جلد 2 صفحہ 60 کتابُ المغازی باب اُحُدٌ یُحِبُّنَا حدیث نمبر 4085.
بخاری جلد 2 صفحہ 477 کتابُ الرقاق باب مَا یُحْذَرُ مِنْ زَہْرَۃِ الدُّنْیَا وَالتَّنَافُسِ.... نمبر 6426.
بخاری جلد 2 صفحہ 504 کتابُ الرقاق باب فِی الْحوض حدیث نمبر 6590.
مسلم جلد 2 صفحہ 257 کتابُ الْفضائل باب اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِیِّنَا وَصَفَاتِہٖ نمبر 5976. 5977.
السنن نسائی جلد 1 صفحہ 277 کتابُ الْجَنَائِز باب الصَّلٰوۃ علی الشُّہداء حدیث نمبر 1953.
مسند امام احمد بن حنبل 17382. صحیح ابن حبان 3998. السنن الکُبرٰی للبیہقی 6600.
السنن الکُبرٰی للنسائی 2081. مسند ابو یعلٰی 1748. المعجم الکبیر للطبرانی 767. دارِ قطنی 10.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر اپنے غلاموں کے پیش رو ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حوض کو مُلاحظہ فرمایا اور اس کی خبر بھی ارشاد فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی یا زمین کی کنجیاں عطا کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا مجھے اپنے بعد شرک کا خوف نہیں ہے (جبکہ بعض لوگوں کا کاروبار ہی امت مسلمہ پر شرک کے فتوۓ لگانے سے چلتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے تمہارے دنیا کی محبت میں مبتلا ہونے کا خوف ہے۔ امت مسلمہ پر بات بات پر شرک کے فتوۓ لگانے والوں کو بخاری کی یہ حدیث نہیں بھولنی چاہیے۔

دونوں میں سے ایک کافر ہے:

فرمایا پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے:
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِه اَحَدُ هُمَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اے کافر! ان دونوں میں سے کفر کسی ایک کی طرف لوٹ آئے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ428 کتابُ الْادب باب مَنْ کَفَرَ اَخَاهُ بِغَیْرِ تَاْوِیْلٍ فَهُوَ کَمَا قَالَ نمبر6103.
مسلم جلد1 صفحہ82 کتابُ الایمان باب بَیَانِ حَالِ اِیْمَانِ مَنْ قَالَ لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ یَاکَافِر نمبر215.
جامع ترمذی جلد 2صفحہ548 کتابُ الایمان باب مَا جَآءَ فِیْمَنْ رَمَی اَخَاهُ بِکُفْر نمبر2591.
ابو داود جلد2 صفحہ299 کتابُ السُنَّةِ باب دَلِیْلِ عِلَی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ حدیث نمبر4687.
مسند امام احمد بن حنبل 4687.4745.5035. صحیح ابن حبان 248.249.250. مسند ابو داوٗد طیالسی 1842. مسند حمیدی 698. السنن الکبریٰ للبیهقی 2069. الادب المفرد للبخاری 439. المعجم الکبیر للطبرانی 463. 10544.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ میری امت شرک میں مبتلا نہیں ہو گی الحمدُ اللہ اہلسنت تمام فرقوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہیں لہذا احدیث کی رو سے اہلسنت کے عقائد شرکیہ نہیں ہو سکتے۔ اب جو لوگ بات بات پر اہلسنت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں ان کو اس حدیث کی رو سے غور کرنا چاہئے کہ اہلسنت تو مشرک نہیں ہیں بلکہ ان کے شرکیہ فتوے انہیں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

حدیث نمبر 11:

اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہونے والا مکالمہ

سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ یَقُوْلُ کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآئَہٗ رَجُلَانِ اَحَدُ ھُمَا یَشْکُو الْعَیْلَۃَ وَالْاٰخَرُ یَشْکُوْ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا قَطْعُ السَّبِیْلِ فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِی عَلَیْکَ اِلَّا قَلِیْلٌ حَتّٰی تَخْرُجَ الْعِیْرُ اِلٰی مَکَّۃَ بِغَیْرِ خَفِیْرٍ وَّاَمَّا الْعَیْلَۃُ فَاِنَّ السَّاعَۃَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی یَطُوْفَ اَحَدُ کُمْ بِصَدَقَتِہٖ لَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا مِنْہُ ثُمَّ لَیَقِفَنَّ اَحَدُ کُمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ حِجَابٌ وَّ لَا تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَہٗ لَیَقُوْلَنَّ لَہٗ اَلَمْ اُوْتِکَ مَالًا فَلَیَقُوْلَنَّ بَلٰی ثُمَّ لَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اُرْسِلْ اِلَیْکَ رَسُوْلًا فَلَیَقُوْلَنَّ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ ثُمَّ یَنْظُرُ عَنْ شِمَالِہٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ فَلْیَتَّقِیَنَّ اَحَدُ کُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشَقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ.

ترجمہ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو اشخاص آئے ان میں سے ایک نے غربت کی شکایت کی جبکہ دوسرے نے ڈاکوؤں کی شکایت کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاں تک ڈاکوؤں کا تعلق ہے تو عنقریب تمہارے سامنے ایسا وقت آئے گا جب کوئی قافلہ کسی مُحافظ کے بغیر مکہ تک چلا جائے گا اور جہاں تک غربت کا تعلق ہے تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کوئی شخص صدقہ لے کر چکر نہیں لگائے گا اور اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس کا صدقہ قبول کرلے اور پھر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور ترجمان نہیں ہوگا اللہ عزوجلّ اس سے فرمائے گا! کیا میں نے تمہیں مال

نہیں دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں دیا تھا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہاری طرف رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث نہیں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں کیا تھا پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی پھر وہ اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی اس لیے تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ جہنم سے بچنے کی کوشش کرے خواہ کھجور کے نصف حصے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ذریعے (سے جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ272 کتابُ الزّکوة باب الصَّدقه قَبۡلَ الرَّدّ حدیث نمبر1413.
بخاری جلد1 صفحہ635 کتابُ المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر3595.
بخاری جلد2 صفحہ 496 کتابُ الرِّقَاق باب مَنۡ نُوقِشَ الۡحِسَابَ عُذِّبَ حدیث نمبر6539.
بخاری جلد2 صفحہ 663 کتابُ التُّوحِید باب قَوۡلِهٖ (وُجُوۡهٌ یَّوۡمَئِذٍ نَاضِرَةٌ اِلٰی..... نمبر7443.
بخاری2 جلد 676صفحہ کتابُ التُّوحید بابَ قَوۡلِهٖ(یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ مَعَ الۡاَنۡبِیَآءِ وَغَیۡرِهِمۡ) نمبر 7512.
صحیح ابن حبان 7324. المُعجم الکبیر للطبرانی224.

حدیث نمبر12:

کوئی صدقہ قبول نہیں کرے گا

سَمِعۡتُ حَارِثَةَ بۡنَ وَهۡبٍ قَالَ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ تَصَدَّقُوۡا فَاِنَّهٗ يَاۡتِیۡ عَلَيۡكُمۡ يَمۡشِیۡ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنۡ يُّقۡبَلُهَا يَقُوۡلُ الرَّجُلُ لَوۡجِئۡتَ بِهَا بِالۡاَمۡسِ لَقَبِلۡتُهَا فَاَمَّا الۡيَوۡمَ فَلَا حَاجَةَ لِیۡ بِهَا.

ترجمہ:

حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے صدقہ کرو کیونکہ عنقریب وہ وقت آئے گا جب کوئی شخص صدقہ کی چیز لے کر چلے گا اور اسے کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو صدقہ کو قبول کر لے۔ ہر شخص یہ کہے گا اگر تم کل آ گئے ہوتے تو میں اسے قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 271 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب الصَّدَقَۃِ قَبْلَ الرَّدِّ حدیث نمبر 1411 . 1412 .
بخاری جلد 1 صفحہ 274 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب الصَّدَقَۃِ بالْیَمِیْنِ حدیث نمبر 1424 .
بخاری جلد 2 صفحہ 598 کتابُ الْفِتنِ باب خُروجِ النَّارِ حدیث نمبر 7120 .
النسائی جلد 1 صفحہ 356 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب التَّحْرِیْضِ عَلَی الصَّدَقَۃِ حدیث نمبر 2554 .
مسلم جلد 1 صفحہ 382 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب بَیَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَۃِ یَقَعُ ..... نمبر 2337 . 2338 . 2339 .
مسندامام احمد بن حنبل 18751 . 18748 . صحیح ابن حبان 6769 . 6678 . مسندابو یعلی 1475 .
المعجم الکبیر للطبرانی 3259 . 3260 . 3261 . دارقطنی 27 . السنن الکبریٰ للنسائی 2336 . 7299 .

حدیث نمبر 13:

عورتوں کی کثرت ہوگئی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَأْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَا نٌ یَطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْہِ بِالصَّدَقَۃِ مِنَ الذَّھَبِ ثُمَّ لَایَجِدُ اَحَدًا یَأْخُذُھَا مِنْہُ وَ یُرَی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُہٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاۃً یَلُذْنَ بِہٖ مِنْ قِلَّۃِ الرِّجَالِ وَ کَثْرَۃِ النِّسَآءِ.

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں عنقریب

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی شخص سونا لے کر چکر لگائے گا پھر بھی اسے ایسا شخص نہیں ملے گا جو اس سے اس سونے کو وصول کرے اور یہ وقت بھی آئے گا ایک شخص کے پیچھے چالیس عورتیں ہوں گئی جو اس مرد کی پناہ میں ہوں گئی ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 272 کتاب الزکوۃ باب الصدقه قبل الرد حدیث نمبر 1414.
مسلم جلد 1 صفحہ 382 کتاب الزکوۃ باب بیان ان اسم الصدقه ...... حدیث نمبر 2338.
صحیح ابن حبان 6769. مسند ابو یعلیٰ 7299. المعجم الکبیر للطبرانی 711.3261.

تشریح احادیث نمبر. 11.12.13:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ

کسی پریشانی اور مصیبت کے وقت بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہونا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا ڈاکو ختم ہو جائیں گے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک مسافر کو کسی محافظ کی ضرورت نہیں ہو گئی۔ لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ صدقہ کا مال اور سونا لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ جب کوئی شخص صدقہ لے کر جائے گا تو جواب ملے گا اگر کل لے آتا تو لے لیتا آج ضرورت نہیں ہے اور ساتھ ہی قیامت کا منظر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بندہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس وقت بندے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان کوئی ترجمان اور حجاب نہیں ہوگا ایک وقت آئے گا چالیس چالیس عورتیں ایک ایک مرد کی پناہ میں ہوں گی اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ ایسا مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔ بعض لوگوں کی سوئی اس بات پر ہی اٹکی ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) کل کی بات نہیں

جانتے حالانکہ پیارے آقا ﷺ تو قیامت کے بعد تک کی باتیں بیان فرمارہے ہیں

حدیث نمبر 14:

لوگ مدینہ منورہ چھوڑ جائیں گے

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِوَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِمَا كَانَتْ لَا يَغْشَا هَا اِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَا فِیَ السَّبَاعِ الطَّيْرِ وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَابَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کچھ لوگ مدینہ منورہ کو تمام تر بھلائیوں کے باوجود چھوڑ جائیں گے اور یہاں صرف رزق تلاش کرنے والے جانور رہ جائیں گئے (راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے مراد پرندے اور درندے ہیں۔ سب سے آخر میں جس شخص کا حشر ہوگا وہ مزنیہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دو چرواہے ہوں گئے جو مدینہ منورہ آئیں گے اپنی بکریوں کو آواز دیں گے لیکن وہ دونوں ان کو وحشی حالت میں پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر جائیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 341 کتابُ فَضائل مدینہ باب مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِیْنَةِ حدیث نمبر 1874 .
مسلم جلد1صفحہ513 کتابُ الْحَجّ باب اِخْبَارِہٖ بِتَرْکِ النَّاسِ الْمَدِیْنَةَ... نمبر 3366. 3367.

مسند امام احمد بن حنبل 8987. صحیح ابن حبان 6772.

تشریح:
اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیب کی باتیں ارشاد فرمائیں:
لوگ تمام تر بھلائیوں کے باوجود مدینہ چھوڑ جائیں گے۔ یہاں صرف رزق تلاش کرنے والے جانور رہ جائیں گے۔ سب سے آخر میں دو چرواہے آئیں گے ان کا تعلق قبیلہ مزنیہ سے ہوگا۔ وہ اپنی بکریوں کو آواز دیں گے اس وقت مدینہ کو وحشی جانوروں سے بھرا ہوا پائیں گے۔ وہ ان سے ڈر کر بھاگیں گے ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔ یہاں ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہیے جو علمِ غیبِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں جانتے تھے وہ نہیں جانتے تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ایک ایک چیز بیان فرمارہے ہیں

حدیث نمبر 15:

یمن، شام اور عراق فتح ہوں گے

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا عراق فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 341 کتابُ فَضَائل مدینہ باب مَنْ رَّغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ حدیث نمبر 1875.
مسلم جلد 1 صفحہ 513 کتاب الحج باب التَّرغِيْبِ النَّاسِ فِی سُکْنِیْ الْمَدِیْةِ.... نمبر 3364.3365.3
مؤطا امام مالک صفحہ 696 کتابُ الْجامِع باب ماجآءَ سُکْنِیْ الْمَدِيْنَةِ وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا نمبر 1642.
مسند امام احمد بن حنبل 21965. صحیح ابن حبان 6673. السنن الکُبریٰ للنسائی 4263.
المعجم الکبیر للطبرانی 6407. مسند حمیدی 865.

تشریح:

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل باتوں کی خبر ارشاد فرمائی ہے:
پہلے یمن فتح ہوگا تو لوگ اپنے اہل وعیال سمیت وہاں چلے جائیں گے۔ پھر شام فتح ہوگا پھر عراق فتح ہوگا تو لوگ اپنے اہل وعیال سمیت ان ملکوں کی طرف چلے جائیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا لیکن ان کو معلوم نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 16:

دین واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان مدینہ منورہ کی طرف ایسے سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ341 کتابُ فَضَائِل مَدِیْنَه باب اَلْاِیْمَانُ یَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ حدیث نمبر1876.
مسلم جلد1 صفحہ 111 کتابُ الْاِیْمَان باب بَیَان اَنَّ الْاِسْلَام بَدَاَ غَرِیْبًا ...... نمبر273. 274.
ابن ماجہ صفحہ356 کتابُ مناسک الْحج باب فضل الْمَدِیْنَه حدیث نمبر 3111.
مسند امام احمد بن حنبل9452. صحیح ابن حبان 3727.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ اسلام واپس مدینہ منورہ لوٹ آئے گا یعنی صرف مدینہ منورہ میں مومن رہ جائیں گے۔

حدیث نمبر 17:

گھروں پر فتنے نازل ہو رہے ہیں

سَمِعْتُ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ

بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

ترجمہ:

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ایک اونچے گھر کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میں دیکھ رہا ہوں کیا تم بھی دیکھ رہے ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کے درمیان یوں فتنے نازل ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 342 کتابُ فضائل مدینہ باب اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ حدیث نمبر 1878.
بخاری جلد 1 صفحہ 434 کتابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَضَبِ باب الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّیَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَیْرِ... نمبر 2467
بخاری جلد 1 صفحہ 635 کتابُ المناقب باب علامات النُّبُوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3597.
بخاری جلد 2 صفحہ 589 کتابُ الفِتَنِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ نمبر 7060.
مسلم جلد 2 صفحہ 393 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعة باب نمبر 1014 حدیث نمبر 7245.
مسند امام احمد بن حنبل 21796. المستدرک للحاکم 8549. مسند حمیدی 542.

تشریح:

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے فتنے دیکھے اور ان کے واقع ہونے کی جگہیں دیکھیں اور فتنوں کے مواقع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے (تفہیم البخاری جلد 3 صفحہ 173)
اس سے معلوم ہوا کہ آنے والے فتنوں کو نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں بلکہ وہ ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں۔

حدیث نمبر 18:

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوسکتا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْ خُلُ الْمَدِیْنَةَ

رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر ایک دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ342 کتابُ فضائل مدینہ باب لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ حدیث نمبر 1881
بخاری جلد2صفحہ599 کتابُ الْفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 7125,7126.
مسند امام احمد بن حنبل 2493، صحیح ابن حبان 6805 . المستدرک للحاکم 8627.

حدیث نمبر 19:

دجال اور طاعون مدینہ میں نہیں آسکتے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مدینہ منورہ میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہیں اس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوسکتے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ342 کتابُ فَضَائِلِ مَدِيْنَةِ باب لا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ حدیث نمبر 1880.
بخاری جلد2 صفحہ375 کتابُ الطِّبِ باب مَا يُذْكَرُ فِى الطَّاعُوْنِ حدیث نمبر 5731.
بخاری جلد2 صفحہ600 کتابُ الْفِتَنِ باب لا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ نمبر 7133.7134.

بخاری جلد 2صفحہ669 کتابُ التَّوحِیدِ باب فِی الْمَشِیْئَۃِ وَالْاِرَادَۃِ حدیث نمبر7473.
مسلم جلد1صفحہ511 کتابُ الْحَجِّ باب صِیَانَۃِ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ..... نمبر3350
ترمذی جلد 2صفحہ496 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِی الدَّجَّالِ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ حدیث نمبر1487.
مؤطا امام مالک صفحہ698 کتابُ الْجَامِعِ باب مَاجَآءَ فِی وَبَاءِ الْمَدِیْنَۃِ حدیث نمبر1649.
مسند امام احمد بن حنبل 8904. 8863. 7233. صحیح ابن حبان 6804. 6801. مسند ابو یعلیٰ 3234. 3051. السنن الکبریٰ للنسائی 4274.

حدیث نمبر 20:

مدینہ منورہ میں تین زلزلے آئیں گے

عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ لَیْسَ لَہٗ مِنْ نِقَابِہَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَہَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ بِاَہْلِہَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَیُخْرِجُ اللّٰہُ کُلَّ کَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں ہر شہر کو دجال روندے گا البتہ مکہ اور مدینہ کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا ان میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے صف وار کھڑے ہیں جو ان کی حفاظت کرتے ہیں پھر مدینہ منورہ میں زلزلے کے تین جھٹکے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو یہاں سے نکال دے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ342 کتابُ فَضَائِلِ مَدِیْنَۃِ باب لا یَدْ خُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَۃَ حدیث نمبر1882.
بخاری جلد2 صفحہ299 کتابُ فِتنِ باب ذکر الدَّجَّال حدیث نمبر 7124.
صحیح ابن حبان 6803. السنن الکبریٰ للنسائی 474.

حدیث نمبر 21:

دجال قتل کرے گا اور زندہ کرے گا

اَخبَرَنِیُ عُبَیُدُ اللّٰہِ بُنُ عَبدِ اللّٰہِ بُنِ عُتبَۃَ اَنَّ اَبَا سَعِیدِ الۡخُدرِیَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَدِیۡثًا طَوِیۡلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیۡمَا حَدَّثَنَا بِہٖ اَنۡ قَالَ یَاۡتِیۡ الدَّجَّالُ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیۡہِ اَنۡ یَّدۡخُلَ نِقَابَ الۡمَدِیۡنَۃِ بَعۡضَ السِّبَاخِ الَّتِیۡ بِالۡمَدِیۡنَۃِ فَیُخۡرُجُ اِلَیۡہِ یَوۡمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیۡرُ النَّاسِ اَوۡمِنۡ خَیۡرِ النَّاسِ فَیَقُوۡلُ اَشۡھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیۡ حَدَّثَنَا عَنۡکَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَدِیۡثَہٗ فَیَقُوۡلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیۡتَ اِنۡ قَتَلۡتُ ھٰذَا ثُمَّ اَحۡیَیۡتُہٗ ھَلۡ تَشۡکُّوۡنَ فِی الۡاَمۡرِ فَیَقُوۡلُوۡنَ لَا فَیَقۡتُلُہٗ ثُمَّ یُحۡیِیۡہِ فَیَقُوۡلُ حِیۡنَ یُحۡیِیۡہِ وَاللّٰہِ مَا کُنۡتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیۡرَۃً مِّنِّیۡ الۡیَوۡمَ فَیَقُوۡلُ الدَّجَّالُ اَقۡتُلُہٗ فَلَا اُسَلَّطُ عَلَیۡہِ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث سنائی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی بتایا دجال آئے گا لیکن مدینہ منورہ میں کسی بھی راستے اس کا داخلہ ممکن نہیں ہوگا۔

اس دن ایک شخص دجال کے پاس آئے گا جو اس وقت کا سب سے بہترین آدمی ہوگا وہ شخص یہ کہے گا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تم وہی دجال ہو جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں بتایا تھا دجال کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر سے زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے بارے میں شک

کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے نہیں۔ دجال اسے قتل کردے گا پھر اسے زندہ کرے گا۔ جب دجال انہیں زندہ کرے گا تو وہ صاحب یہ کہیں گے اللہ کی قسم! جتنی بصیرت اب مجھے حاصل ہے پہلے کبھی اتنی حاصل نہیں تھی تو دجال یہ کہے گا اب اسے قتل کرتا ہوں مگر وہ اسے قتل نہیں کر سکے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ342 کتابُ فَضَائِلِ مَدِیْنَةِ باب لا یَدْ خُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ حدیث نمبر1881.
بخاری جلد2 صفحہ600 کتابُ الْفِتَنِ باب لا یَدْ خُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ حدیث نمبر7132.
مسند امام احمد بن حنبل11336. مصنف عبدالرزاق 20824. السنن الکبریٰ للنسائی4275.

تشریح حدیث نمبر. 18.19.20.21:

ان احادیث سے درج ذیل غیوب کا پتا چلتا ہے:
دجال اور طاعون مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ دجال کے خروج کے وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو محافظ فرشتے کھڑے ہوں گے۔ اس وقت مدینہ منورہ میں زلزلے کے تین جھٹکے لگیں گے جس کی وجہ سے منافق اور کافر لوگ مدینہ منورہ چھوڑ دیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منافق لوگ اُس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے۔ اس وقت جو شخص دجال کا انکار کرے گا وہ اس وقت کے لوگوں میں سے افضل ہوگا۔ پیارے آقا ﷺ نے دجال کی اس وقت کی گفتگو بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا دجال لوگوں سے اس شخص کو مارنے اور زندہ کرنے کا سوال کرے گا۔ پھر دجال اس نیک شخص کو مار کر دوبارہ زندہ کرے گا۔ وہ نیک آدمی گواہی دے گا کہ اب میرا یقین پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ دجال دوبارہ اس کو قتل نہیں کر سکے گا۔

حدیث نمبر 22:

حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں ہوگی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یُبَالِیْ الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب کوئی شخص اس چیز کی پرواہ بھی نہیں کرے گا اس نے کہاں سے آمدن حاصل کی ہے۔ کیا حلال طریقے سے کی ہے یا حرام طریقے سے کی ہے

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 369 کتابُ الْبُیُوْعِ باب مَنْ لَمْ یُبَالُ مِنْ حَیْثُ کَسَبَ الْمَالُ حدیث نمبر 2059.
بخاری جلد 1 صفحہ 373 کتابُ الْبُیُوْعِ بابُ قَوْلِهٖ (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَاْکُلُوْ ......) حدیث نمبر 2083.
السنن النسائی جلد 2 صفحہ 211 کتابُ الْبُیُوْعِ بابُ اِجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِی الْکَسْبِ نمبر 4466.
دارمی جلد 2 صفحة 214 کتابُ الْبُیُوْعِ باب فِیْ اتشدِیْدِ فِیْ اَکْلِ الرِّبَا حدیث نمبر 2570.
مسند امام احمد بن حنبل 9618. صحیح ابن حبان 6726. السنن الکبری للنسائی 6041.
السنن الکبری للبیهقی 10182.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک وقت آئے گا لوگوں کا مقصد صرف روپیہ حاصل کرنا ہوگا حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں ہوگئی۔ اس کی جھلک آج کے پُرفتن دور میں دیکھی جاسکتی ہے۔

حدیث نمبر 23:

کعبہ کو شہید کرنے کے لیے آنے والا لشکر

عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَ فِيهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کے لئے آئے گا جب وہ لوگ بیداء کے مقام پر پہنچیں گے تو تمام اہل لشکر کو زمین میں دھنسایا جائے گا جب کہ اس میں ان کے دوکاندار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو لشکر کا حصہ نہیں ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان سب کو دھنسایا جائے گا البتہ ان کی نیتوں کے مُطابق ان کو زندہ کیا جائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 378 کتابُ الْبُیُوْعِ باب مَاذُکِرَ فِی الْاَسْوَاقِ حدیث نمبر 2118۔
مسلم جلد 2 صفحہ393 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعہ باب نمبر 1014 حدیث نمبر 7242۔
جامع ترمذی جلد2 صفحہ488 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَآءَ فِی الْخَسْفِ حدیث نمبر 2143۔
ابن ماجہ صفحہ432 کتابُ الْفِتَنِ باب جَیْشُ الْبَیْدَاءَ حدیث نمبر 4063۔
نسائی جلد2 صفحہ 31 کتابُ مَنَاسِکَ الْحَجِّ باب حرمۃُ الْحرم نمبر 2877، 2878، 2880۔
مسند امام احمد بن حنبل 26744۔ صحیح ابن حبان 6755۔ المُعجم الکبیر للطبرانی 985۔

تشریح:

نادان ہیں وہ لوگ جو علم غیب مصطفےٰ ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں آپ ﷺ تو وضاحت کے ساتھ آنے والے واقعات بیان فرمارہے ہیں جیسے ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا۔ مقام بیداء سے گزرتے ہوئے زمین میں دھنس جائے گا۔ ان میں تاجر بھی ہوں گئے اور مجبور لوگ بھی ہوں گئے سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا لیکن ان کا انجام نیتوں کے مطابق ہوگا۔

حدیث نمبر 24:

میں دیکھ رہا ہوں حبشی کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّىْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں گویا میں اس سیاہ فام شخص کو (دیکھ رہا ہوں) جس نے اپنی ٹانگیں پھلائیں ہوئی ہیں اور کعبے کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے۔

تخریج :

بخاری جلد 1 صفحہ 302 کتابُ الْحَجِّ باب هَدْمِ الْكُعْبَةِ حدیث نمبر 1596 .1595.
بخاری جلد 1 صفحہ 301 کتابُ الْحَجِّ باب قَوْلِهٖ (جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ ....) حدیث نمبر 1591.
مسلم جلد 2 صفحہ 399 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعة باب نمبر 1014 نمبر 7305 . 7306 .7307.
سنن نسائی جلد 2 صفحہ 34 کتابُ مَناسِکَ الْحَجِّ باب بِناءِ الْكُعْبَة حدیث نمبر 2904.
ابو داو دجلد 2 صفحہ 243 کتابُ الْمَلاحِمِ بابُ ذِكْرِ الْحَبْشَةِ حدیث نمبر 4309.
مسند امام احمد بن حنبل 7053. صحیح ابن حبان 6751. المستدرک للحاکم 8396. السنن الکبریٰ للبیھقی 9514. صحیح ابن خزیمہ 2984. مسند ابو یعلیٰ 6349.

تشریح:
کعبہ مکرمہ کو شہید کرنے کا واقعہ قرب قیامت ہوگا حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں دیکھ رہا ہوں ایک حبشی کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا رہا ہے یعنی مجھے ایک ایک لمحے کا علم ہے کہ کعبہ شہید ہوگا شہید کرنے والے سیاہ فام حبشی ہوں گے ان کی ٹانگیں پتلی ہوں گی۔

حدیث نمبر 25:

گزشتہ کل اور آئندہ کل کا علم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمْضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْمِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِیَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَال فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَااَبَاهُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَكَا حَاجَةً شَدِیْدَةً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَیَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَیَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ یَحْثُوْمِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّ عَلَیَّ عِیَالٌ لَّااَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم شَکَا حَاجَۃً شَدِیْدَۃً وَّعِیَالًا فَرَحِمْتُہٗ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ فَرَصَدْتُّہُ الثَّالِثَۃَ فَجَآءَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ وَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّکَ تَزْعَمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا قُلْتُ مَا ھُوَ قَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَایَقْرَبَنَّکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَّنْفَعُنِی اللّٰہُ بِھَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ مَا ھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّ لَا یَقْرَبَنَّکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَکَانُوْا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَّا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکاۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کے لیے وکیل مقرر کیا ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ اناج بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا میں نے کہا اللہ کی قسم! میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کروں گا وہ بولا میں ضرورت مند ہوں میرے گھربال

بچے ہیں مجھے شدید ضرورت ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تمہارے قیدی کے ساتھ کیا معاملہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے سخت ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آیا میں نے اسے چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا وہ عنقریب پھر آئے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا وہ پھر آئے گا میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا آخر وہ آیا اور اناج بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تمہیں ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر جاؤں گا وہ بولا مجھے چھوڑ دے میں ضرورت مند ہوں میرے بال بچے ہیں میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تمہارے قیدی کے ساتھ کیا معاملہ تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے شخص ضرورت اور عیالداری کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آیا میں نے اسے چھوڑ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے تمہارے ساتھ جھوٹ بولا وہ عنقریب پھر آئے گا تیسری مرتبہ میں پھر اس کی گھات میں بیٹھ گیا آخر وہ آیا اور اناج بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا تمہیں ضرور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر جاؤں گا یہ تیسری بار ہے تم ہر بار کہتے ہو کہ نہیں آؤں گا پھر آجاتے ہو۔ وہ بولا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ دے گا۔ میں نے دریافت کیا وہ کونسے کلمات ہیں اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو

آیت الکرسی مکمل پڑھ لیا کرو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا تمہارے ساتھ رہے گا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تمہارے قیدی کے ساتھ کیا معاملہ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے مجھے یہ بات کہی کہ وہ مجھے کچھ کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا؟ وہ کلمات کیا ہیں میں نے عرض کیا اس نے مجھ سے کہا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی مکمل پڑھ لیا کرو اس نے مجھے بتایا کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا تمہارے ساتھ رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا (راوی بیان کرتے ہیں) کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھلائی کے معاملے میں بہت حریص ہوتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس نے یہ بات تم سے سچ کہی ہے حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے تم جانتے ہو؟ تین دنوں سے تمہارا مخاطب کون تھا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شیطان تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 407 کتابُ الْوَکَالَة باب اِذَا وَکَّلَ رَجُلًا فَتَرَکَ الْوَکِیْلُ . . . نمبر 2311.
بخاری جلد 1 صفحہ 578 کتابُ بَدْءِ الْخَلْقِ باب صِفَةِ اِبْلِیْسِ وَجُنُوْدِهٖ حدیث نمبر 3275.
بخاری جلد 2 صفحہ 254 کتابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ باب فَضْلِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ حدیث نمبر 5010.
صحیح ابن خزیمہ 2424. السنن الکبری للنسائی 10795.

تشریح:

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی دلیل ہے کہ (گزشتہ) رات کا پورا واقعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کر دیا اور مستقبل قریب میں ہونے والا واقعہ بھی اس کو بتا دیا۔ (تفہیم البخاری جلد 3 صفحہ 548 فیصل آباد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرے ہوئے واقعات اور آئندہ آنے والے واقعات کا علم ہے۔ اس حدیث سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات نہیں جانتے بلکہ آپ علیہ وسلم نے بار بار گزشتہ رات کے واقعات بتا کر یہ واضح کر دیا کہ مجھے آئندہ اور گزشتہ دونوں کل کا علم ہے۔

حدیث نمبر 26:

انصار سے امتیازی سلوک ہوگا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَساً قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَ الَّذِيْ تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ.

ترجمہ:
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی جاگیریں انصار کو دینے کا ارادہ کیا تو انصار نے عرض کیا ہم اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک آپ علیہ وسلم ہمارے مُہاجر بھائیوں کو بھی اتنی ہی جاگیریں عطا نہ کریں جتنی ہمیں عطا کی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب میرے بعد تم لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم میرے

ساتھ ملاقات کرو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ418 کتابُ الْمُساقاۃِ باب الْقَطَائِعِ حدیث نمبر2376.

بخاری جلد1 صفحہ418 کتابُ الْمُساقاۃِ کِتَابَۃِالْقَطَائِعِ حدیث نمبر2377 .

بخاری جلد1 صفحہ560 کتابُ الْجِزْیَۃِ باب مَا اَقْطَعَ النَّبُ مِنَ الْبَحْرَیْنِ . . . . نمبر3163.

بخاری جلد1 صفحہ 668 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ لِلاَنْصَارِ... حدیث نمبر 3794.

مسند امام احمد بن حنبل12106. صحیح ابن حبان7275. السنن الکبریٰ للبیھقی11567.

مسندابو یعلیٰ 3649. المعجم الکبیر للطبرانی 4226. مسند حمیدی1195.

تشریح:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے وفودِعلم شریف پر دلالت ہے جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار! تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (تفہیم البخاری جلد3 صفحہ 409 فیصل آباد)

اس حدیث میں آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے غیب کی خبر دی اور بتایا کہ میرے بعد دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی (عمدۃ القاری جلد12 صفحہ 311)

حدیث نمبر 27:

میرا بیٹا مسلمانوں کے دوگروہوں میں صُلح کروائے گا

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَخْرَجَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِہٖ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

ترجمہ:

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو

ساتھ لے کر آئے آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ641 کتاب الْمَنَاقِبُ باب عَلَامَاتِ النُّبوة فِی الْإِسْلَام حدیث نمبر3629.
بخاری جلد1 صفحہ475 کتابُ الصُلحُ باب قَوْلِ النَّبِيِّ للحسنِ بْنِ عَلِيٍّ .... حدیث نمبر2704.
بخاری جلد1 صفحہ662 کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب مَنَاقِبِ الْحسنِ وَالْحُسین نمبر3746.
بخاری جلد 2 صفحہ 596 کتاب الْفِتَنِ باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ للحسن بن علی حدیث نمبر7109.
ترمذی جلد2 صفحہ697 کتاب فَضَائِلِ الصحابة باب مَنَاقِبُ الْحسن وَالْحُسین نمبر3746.
ابو داود جلد2 صفحة 296 کتابُ السنه باب مَا یدلُ علی ترکِ الْکَلَامِ فِی الْفِتْنَه نمبر4662.
سنن نسائی جلد1 صفحہ208 کتابُ الْجمه باب مُخَاطَبَةُ الْإِمَامِ رَعِيَّتَهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ نمبر1409.
مسند امام احمد بن حبنل20408. المستدرک للحاکم4808.4809. السنن الْکُبْریٰ للنسائی 1718. السنن الکُبری للبیهقی13167. المعجم الکبیر للطبرانی766,2592. المعجم الاوسط للطبرانی1531. مسند حمیدی793:

تشریح:

اس حدیث پاک میں علم غیب کی واضح دلیل ہے کہ حضور اکرم ﷺ جانتے تھے دو بڑے گروہ برسر پیکار ہوں گے۔ دونوں مسلمان ہی ہوں گے۔ میرے شہزادے کی برکت سے ان میں صلح ہو جائے گی۔

حدیث نمبر28:

سعد بن معاذ کا جنتی رومال

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ اُهْدِیَ لِلنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ سُنْدُسٍ وَّ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ریشم پہننے سے منع کرتے تھے۔ لوگوں کو وہ بہت پسند آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے اچھے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ658 کتاب الْهِبَةِ باب قُبُوْلِ الْهَدِيَةِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ حدیث نمبر2615.
بخاری جلد1 صفحہ575 کتاب بَدْءِ الْخَلْقِ باب مَا جَآءَ صِفَةِ الجَنَّةِ...... حدیث نمبر4248.
مسلم جلد2 صفحہ299 کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَه باب مِنْ فَضَائِلِ سعد بن معاذ نمبر 6348 .6349.6350.6351.6352
جامع ترمذی جلد2 صفحہ704 کتاب الْمَنَاقِبُ باب مَنَاقِبُ سعد بن معاذ حدیث نمبر3815.
ابن ماجہ صفحہ110 کتاب السنة باب فضل سعد بن معاذ حدیث نمبر157.
نسائی جلد2 صفحہ296 کتاب الزِّيْنَةِ مِنَ السُّنَنِ باب لُبْسُ الدِّيْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ نمبر5317.
مسند امام احمد بن حنبل12114. صحیح ابن حبان7036. المعجم الکبیر للطبرانی5347.
مسند ابو یعلیٰ1731. مصنف عبدالرزاق20415. مصنف ابن ابی شیبہ 32320. السنن الکبریٰ للبیہقی5900. السنن الکبریٰ للنسائی8221. مسند حمیدی 1203.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اپنے غلاموں کے دنیاوی حالات سے واقف بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو ملنے والے جنتی انعامات کو بھی جانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کے رومال کس قدر خوبصورت اور نازک ہوں گے۔ بلکہ نہ صرف اپنے صحابہ کی جنتی نعمتوں کو جانتے ہیں بلکہ ہر جنتی کے مقام و مرتبہ کو جانتے ہیں جیسا کہ

حدیث نمبر 29:

جنتی کو جنت میں کیا ملے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ عَلٰی اٰثْرِهِمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ اِضَائَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَّا اخْتِلَافَ بَیْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَآءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا لَّا یَسْقَمُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْصُقُوْنَ اٰنِیَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ قَالَ اَبُو الْیَمَانِ یَعْنِی الْعُوْدَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں جو سب سے پہلا گروہ داخل ہوگا وہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور جو لوگ ان کے پیچھے جائیں گے وہ سب سے زیادہ چمکدار ستاروں کی مانند ہوں گے ان سب کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے یعنی ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا ایک دوسرے کے درمیان کوئی دشمنی نہیں ہوگی ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی اور خوبصورتی کی وجہ سے ان دونوں بیویوں میں سے ہر ایک کی پنڈلی کا مغز گوشت کے پیچھے نظر آئے گا وہ لوگ صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کریں گے وہ لوگ وہاں بیمار نہیں ہوں گے ناک صاف نہیں کریں گے۔ تھوکیں گے نہیں۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے کنگھیاں سونے سے بنی ہوں گی ان کا ایندھن الوہ

ہوگا۔ ابوالیمان نے کہا اس سے مراد عود ہے ان کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 575 کتابُ بَدْءِ الخَلقِ باب مَاجآءَ فِی صِفَةِ الْجَنۃِ ..... حدیث نمبر 3246.
بخاری جلد 1 صفحہ 574 کتابُ بَدْءِ الخَلقِ باب مَاجآءَ فِی صِفَةِ الْجَنۃِ ..... حدیث نمبر 3245
بخاری جلد 1 صفحہ 585 کتابُ اَحَادِیثِ الْاَنْبِیآءِ باب وَقَوْلِہٖ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَةِ .... نمبر 3327.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے سے لے کر ہر طرح کی نعمتیں ملنے تک تفصیلاً ہر چیز جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 30:

تم پہلے لشکر میں شہادت پاؤ گی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُہٗ وَکَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَطْعَمَتْہُ وَجَعَلَتْ تَفْلِیْ رَاْسَہٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِکُکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ ھٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ شَکَّ اِسْحَاقُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَدَعَا لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَہٗ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا یُضْحِکُکَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں سیّدتنا اُم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں (ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مُبارک دیکھنے لگیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مُسکرا رہے تھے۔

سیدہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جا رہے ہیں وہ سمندر کی پشت پر یوں تھے جیسے باشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا ان بادشاہوں کی طرح تھی جو تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں' اس میں اسحاق کو شک ہے سیدہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا کر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک رکھا اور سو گئے پھر بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے سیدہ ام حرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے دریافت کیا آپ ﷺ کس بات پر مسکرا رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے کچھ افراد کو میرے سامنے پیش کیا گیا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے جا رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے وہی بات ارشاد فرمائی جو پہلے کہی تھی سیدہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا اللہ سے دعا کریں کہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پہلے والوں میں سے ہو۔ (راوی بیان کرتے ہیں) وہ خاتون حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد حکومت میں سمندری سفر پر روانہ ہوئی تھی (ساحل پر پہنچ کر) وہ اپنے جانور سے نیچے گر کر فوت ہو گئیں

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ496 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَر باب الدُّعَآءِ بِالْجِهَادِ ..... حدیث نمبر2789.
بخاری جلد1 صفحہ498 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرباب فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ فِى سَبِيل اللّٰهِ نمبر2799
بخاری جلد1 صفحہ510 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرباب غَزْوِ الْمَرْاَةِ حدیث نمبر2877.
بخاری جلد1 صفحہ513 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرباب رُكُوبِ الْبَحْرِ حدیث نمبر2895.
بخاری جلد1 صفحہ517 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرباب مَا قِيْلَ فِى قِتَالِ الرُّوْمِ حدیث نمبر2924.
بخاری جلد2 صفحہ556 کتابُ الِاسْتِئْذَانِ باب مَنْ زَارَ قَوْمًافَقَالَ عِنْدَ هُمْ حدیث نمبر6282.
بخاری جلد2 صفحہ577 کتابُ التَّعْبِيْرِ باب الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ ..... حدیث نمبر7001.
مسلم جلد2 صفحہ150 کتابُ الْاِمَارَةِباب فَضْلِ الْغَزْوِفِى الْبَحْرِ نمبر4934,4935,4936,4937
جامع ترمذی جلد1 صفحہ427 کتاب فَضَائِلِ الْجِهَادِ باب فضل الغزوِ فِى الْبَحرحدیث نمبر1606
ابو داود جلد1 صفحہ359 کتابُ الْجِهَادِ باب فضل الغزوِ فِى الْبَحرحدیث نمبر2490.
النسائی جلد2 صفحہ62,63 کتابُ الْجِهَادِ باب فضل الغزوِ فِى الْبَحرحدیث نمبر3171,3172
سنن دارمی جلد2 صفحہ 156 کتابُ الْجِهَادِ باب فِى قتل غزوَةِ الْبحرِ حدیث نمبر2456.
مؤطا امام مالک صفحہ 479 کتابُ الْجِهَادِ باب الترغیب فِى الْجِهَادحدیث نمبر1011.
مسند امام احمد بن حنبل27494. صحیح ابن حبان6667. السنن الکُبریٰ للبیھقی18315.
مسند ابو یعلیٰ3677. الادب المفرد للبخاری952. مصنف ابن ابی شیبہ19403. مصنف عبدالرزاق9629. المعجم الکبیر للطبرانی322.

تشریح:

یہ حدیث علامات نبوت سے ہے کیونکہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد غیوب کی ان سے پہلے خبر دے دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سمندری راستے سے سفر کرے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو فتوحات عطا فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے جہاد کی صفت بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سمندر کے وسط میں تختوں پر اس طرح سفر کریں گے جس طرح بادشاہ تختوں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حرام کو فرمایا کہ تم پہلوں سے ہو۔ (نعمۃ الباری جلد 5 صفحہ 653)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے لشکر کے ساتھ ہی وفات پا جائیں گی دوسرے میں شامل نہیں ہوسکیں گئیں پتا چلا کہ آپ کو ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا علم تھا اس لیے فرمایا کہ تم پہلے والوں میں ہو۔

حدیث نمبر 31:

مسلمانوں کو صحابہ تابعین اور تبع تابعین کی برکت سے فتح ہوگئی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ زَمَانٌ یَغْزُوْ فِیْہِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ فَیُقَالُ فِیْکُمْ مَّنْ صَحِبَ صَاحِبَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُقَالُ نَعَمْ فَیُفْتَحُ.

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگ جنگ کے لیے جائیں گے تو دریافت کیا جائے گا کیا تمہارے درمیان ایسے صاحب ہیں جن کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہو؟ تو جواب ہوگا جی ہاں تو فتح ان کا نصیب ہوگئی۔ پھر ایک اِیسا زمانہ آئے گا جب یہ دریافت کیا جائے گا کیا تمہارے درمیان ایسے صاحب ہیں جن کو تابعی ہونے کا شرف حاصل ہو؟ تو جواب ہوگا جی ہاں تو فتح ان کا نصیب ہوگئی پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب یہ دریافت کیا جائے گا کیا تمہارے درمیان ایسے صاحب ہیں جن کو تبع تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے؟ تو جواب ہوگا جی ہاں تو فتح ان کا نصیب ہوگئی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 513 کتاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب مَنِ اسْتَعَانَ بِالضَّعَفَاءِ .... نمبر 2897.
بخاری جلد 1 صفحہ 635 کتاب الْمَنَاقِبُ باب عَلَامَاتِ النُّبُوة فِى الْإِسْلَام حديث نمبر 3594.
بخاری جلد 1 صفحہ 644 کتاب فَضَائِلِ الصَّحَابه باب فَضَائِل اَصْحَابَ النَّبِىُّ حديث نمبر 3649.
مسلم جلد 2 صفحہ 312,313 كتابُ الصَّحَابه بابِ فَضْلِ الصَّحَابه حديث نمبر 6467. 6468.
مسند امام احمد بن حنبل 11056. مسند ابو یعلیٰ 974. صحیح ابن حبان 4768. مسند حمیدی 743

تشریح:

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی کئی باتیں ارشاد فرمائیں ہیں: جیسے مسلمانوں کی جنگ ہوگی میرے صحابہ کرام کی برکت سے فتح ہوگئی پھر تابعین کی برکت سے فتح ہوگی پھر تابعین کے شاگردوں کی برکت سے فتح ہوگی۔ اس حدیث سے صحابہ تابعی اور تبع تابعین کی فضیلت بھی ثابت ہوئی اور وسیلہ کا بھی ثبوت ہے

حدیث نمبر 32:

جنگجو کی حقیقت اور انجام کا علم

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ ِالسَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَسْكَرِهٖ وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَ فِى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَّا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَّ لَا فَاذَّةً اِلَّا اتَّبَعَهَايَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ فَقِيْلَ مَا اَجْزَاَ مِنَّا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَ مَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهٗ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ وَاِذَ اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهٗ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِى ذَكَرْتَ اٰنِفًا اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لَكُمْ بِهٖ فَخَرَجْتُ فِىْ طَلَبِهٖ فَجُرِحَ جَرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ:
حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا سامنا ہوا (مشرکین اور مسلمانوں) نے آپس میں جنگ کرنا شروع کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف واپس آئے اور وہ لوگ اپنے لشکر کی طرف چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک شخص تھا جو ہر چھوٹے بڑے پر حملہ کر کے اسے مار دیتا تھا یہ کہا گیا آج اس شخص نے جو جوہر دکھائے ہیں وہ اور کسی نے نہیں دکھائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے حاضرین میں سے ایک شخص نے سوچا اب میں اس شخص کے ساتھ رہوں گا وہ شخص اس کے ساتھ چلا گیا وہ شخص جہاں ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا وہ شخص جہاں تیز چلتا یہ بھی تیز چلتا اس شخص کو شدید زخم آئے اس نے مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھی اور اس کا کنارہ اپنے سینے پر رکھا اور تلوار پر اپنا وزن ڈال کر خودکشی کر لی، وہ دوسرا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کا ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے لوگوں کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی میں نے یہ سوچا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں گا میں اس کے ساتھ چل پڑا وہ شخص شدید زخمی ہوا اس نے مرنے میں جلدی کی اس نے اپنی تلوار زمین پر رکھ کر اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی اپنا وزن اس پر ڈال کر خودکشی کر لی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا! ایک شخص اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے جو لوگوں کو یوں محسوس ہوتے ہیں لیکن وہ شخص جہنمی ہوتا ہے اور ایک شخص لوگوں کی نظر میں

جہنمیوں کے سے عمل کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ513 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ باب لَا یَقُوْلُ فُلَانٌ شَهِیْدٌ حدیث نمبر2898.
بخاری جلد1 صفحہ540 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَرِ باب اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَجِر نمبر3062.
بخاری جلد2 صفحہ80 کتابُ الْمَغَازِی باب غَزْوَةِ خَیْبَرَ حدیث نمبر4202.4203.
بخاری جلد2 صفحہ81 کتابُ الْمَغَازِی باب غَزْوَةِ خَیْبَرَ حدیث نمبر 4207.
بخاری جلد2 صفحہ488 کتابُ الرِّقَاقِ باب اَلْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ وَمَا یُخَافُ مِنْهَا حدیث نمبر6493.
بخاری جلد2 صفحہ507 کتابُ الْقَدَرِ باب الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِیْمِ حدیث نمبر 6607.
مسلم جلد1 صفحہ98 کتابُ الْاِیْمَان باب غِلْظِ تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْاِنْسَانِ .... نمبر305.306.
مسند امام احمد بن حنبل8076. صحیح ابن حبان4519. السنن الکبریٰ للبیهقی 16611.
المعجم الکبیر للطبرانی6001. مسند حمیدی 459.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگ اس کی ظاہری حالت دیکھ رہے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ اس کی حقیقت کو جانتے تھے اور اس کے انجام سے باخبر تھے۔
آپ ﷺ کا اس کو جہنمی کہنا دو وجہ سے ہوسکتا ہے یا تو وہ منافق تھا یا اس نے خود کشی حلال جانتے ہوئے کی تھی جس کی وجہ سے کافر ہوگیا تھا۔

حدیث نمبر33:

خاخ کے باغ میں عورت سے خط ملے گا

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنَ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِیْنَةً وَّ مَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی انْتَهَیْنَا اِلَی الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ

بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَّلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا وَّلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ الْمُنَافِقِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

ترجمہ:

عبید اللہ بن ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور فرمایا جب تم خاخ کے باغ میں پہنچو گے وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ اس سے لے لینا ہم لوگ روانہ ہوئے ہم نے اپنے گھوڑوں کو ایڑی لگائی یہاں تک کہ ہم اس باغ میں پہنچ گئے وہاں ایک عورت

موجود تھی ہم نے اسے کہا خط نکالو وہ بولی میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا یا تو تم خود ہی خط نکالو ورنہ ہم تمہاری جامہ تلاشی لیں گے اس عورت نے اپنے بالوں میں سے خط نکال دیا۔

ہم وہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کی تحریر حاطب بن ابو بلتعہ کی طرف سے مکہ میں موجود مشرکین کے کچھ افراد کے نام تھی جس میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے (مکہ پر حملے) کے بارے میں بتایا گیا تھا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا اے حاطب! یہ کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے عرض کی آپ ﷺ میرے بارے میں جلدی نہ کریں میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے پاس رہ رہا تھا۔ میرا ان کے ساتھ خاندانی کوئی تعلق نہیں ہے آپ ﷺ کے ہمراہ جو دیگر مہاجرین ہیں ان کے قریبی رشتہ دار مکہ میں موجود ہیں۔ اس لیے مشرکین مکہ ان کے اہل خانہ اور ان کے اموال کا خیال رکھیں گے میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اس لیے میں نے سوچا میں ان پر کوئی احسان کر دوں تا کہ اس وجہ سے وہ میرے اہل خانہ کا خیال رکھیں میں نے کفر، ارتداد، یا اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی رہتے ہوئے ایسا نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے سچ کہا حضرت عمر نے عرض کیا مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اتار دوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بدر میں شریک ہوئے تھے کیا تجھے معلوم نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کی دیکھ کر فرمایا (اے جنگ بدر میں حاضر ہونے والو) جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 530 کتاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب الْجَاسُوْسِ حدیث نمبر 3007.

بخاری جلد 1 صفحہ 543 کتاب الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب إِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ.... نمبر 3081.

بخاری جلد2صفحہ41 کتاب الْمُغَازی باب فَضْلُ مِنْ شَهِدَبَدْرًاحدیث نمبر3983.
بخاری جلد2صفحہ89 کتاب الْمُغَازی باب غَزْوَةِ الْفَتْحِ حدیث نمبر4274.
بخاری جلد2صفحہ227 کتاب التَّفْسِیْرباب قَوْلِهِ(لَاتَتَّخِذُوْعَدُوِّی وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) نمبر4890.
بخاری جلد2 صفحہ452 کتاب الِاسْتِئْذَانِ باب مَنْ نَظَرَ فِیْ كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ ..... نمبر6259.
بخاری جلد2صفحہ563 کتاب اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ...باب مَاجَاءَ فِی الْمُتَاَوِّلِيْنَ حدیث نمبر6939.
مسلم جلد2صفحہ307 کتاب فَضَائِلِ الصَّحابه باب مِنْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ..... نمبر 6401.6402.
جامع ترمذی جلد2صفحہ638 کتابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنُ باب وِمِنْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحِنَةِ حدیث نمبر3272.
ابو داود جلد2صفحہ11 کتاب الْجِهَادِ باب فِی الْجَاسُوْسِ اِذْ كَانَ مُسْلِمًا حدیث نمبر2650.
مسندامام احمد بن حنبل600. صحیح ابن حبان6699. السنن الکبریٰ للنسائی11585.
السنن الکبریٰ للبیهقی18215. مسند ابو یعلیٰ394. الادب المفرد للبخاری438.

تشریح:

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشادفرمائی ہیں: خاخ کے باغ میں تمہیں ایک عورت ملے گی۔اس کے پاس ایک خط ہوگا۔دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ صحیح مومن ہیں انہوں نے کفریا منافقت کی وجہ سے خط نہیں لکھا۔

کفار کے کاموں کی خبر:

اسی طرح جب حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کافروں کا پیچھا کرنے کا عرض کیاتو فرمایا اِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِیْ قَوْمِهِمْ بے شک وہ لوگ اپنی قوم میں کھا پی رہے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ535 کتاب الْجِهَادِ وَالسِّیر باب مَنْ رَّاَی الْعَدُوَّ بِاَعْلٰی........ نمبر3041.
مسلم جلد2 صفحہ122 کتاب الْجِهَادِ وَالسِّیر باب غَزْوَةِ ذِی قَرَدٍ وَّغَيْرِهَا حدیث نمبر4678.
مسند امام احمد بن حنبل16561. صحیح ابن حبان4529. السنن الکبریٰ للنسائی10814.
السنن الکبریٰ للبیهقی20883.

حدیث نمبر34:

قیصر کے شہر پر حملہ کرنے والے مغفرت یافتہ ہوں گے

۔۔۔۔۔قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْ قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فِيْهِمْ قَالَ اَنْتِ فِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا.

ترجمہ:

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ہمیں یہ حدیث سنائی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر میں داخل ہوگا ان کے لیے جنت واجب ہو جائے گی سیدہ ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان میں ہوں گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان میں ہو گی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا جو سب سے پہلا لشکر قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا وہ مغفرت یافتہ ہوگا میں نے عرض کی میں اس (لشکر) میں ہوں گی؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 517 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَر باب مَا قِیْلَ فِیْ قِتَالِ الرُّوْمِ حدیث نمبر 2924۔

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جانتے ہیں:
میری امت سمندر میں جہاد کرے گی حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان میں ہوں گی اور میری امت قیصر کے شہر پر حملہ کرے گی حضرت ام حرام ان میں نہیں ہوگی اس لیے کہ آپ ﷺ جانتے تھے ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہلے لشکر میں وفات پا جائیں گی۔

حقیقتِ یزید:

اس حدیث کی رو سے یزید کے چیلے اس کو جنتی اور رشد و ہدایت والا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔
اور کراچی کے (نا) محمود احمد عباسی نام کے شخص نے ''تبصرہ محمودی اور خلافت معاویہ ویزید'' نامی کتابوں میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گستاخیاں کی ہیں اور یزید کو برحق اور امام عادل ثابت کرنے کی مذموم سعی کی ہے جس کا جواب خطیب پاکستان علامہ محمد شفیع اوکاڑی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''امام پاک اور یزید پلید'' کے نام سے لکھا ہے۔
اس حدیث کے تحت شارحین بخاری نے یزید کو مغفرت یافتہ کہنے کے نظریے کا رد کیا ہے اور یزید کے ناحق اور ظالم ہونے کے دلائل بیان کیے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ یزید اس حدیث کی رو سے مغفرت یافتہ نہیں ہے تفصیل درج ذیل حوالہ جات سے ملاحظہ فرمائیں:

امام بدر الدین عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد6صفحہ649.
امام قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد5صفحہ101.
حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد6صفحہ65.

یزید کے بارے میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا نظریہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ شرح تراجم ابواب صحیح بخاری میں لکھتے ہیں بعض لوگوں نے حدیث مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ سے نجات یزید کا قول لیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس سے اس غزوہ کے پہلے گناہ بخشے گئے اس لیے کہ جہاد کفارات سے ہے اور کفارات سے پہلے گناہوں کا ازالہ ہوتا ہے نہ کہ بعد کا۔ ہاں اگر یوں ہوتا مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ تو نجات یزید کا استدلال ہوسکتا تھا مگر ایسا نہیں ہے اس کا معاملہ سپرِ دخدا ہے کہ اس نے ''قتل حسین، تخریبِ مدینہ، شراب نوشی، پر اصرار جیسے جو جرائم کیے ہیں خدا چاہے تو معاف کرے چاہے تو عذاب فرمائے جیسا کہ سب گنہگاروں کا حال ہے اگر مَغۡفُوۡرٌ لَّهُمۡ کے عموم میں اگلے پچھلے تمام گناہوں سمیت یزید کی شمولیت فرض کی جائے تو بھی یزید ان احادیث کی تخصیص سے خارج ہوگا جن میں اہل بیت کی بے حرمتی کرنے، حرم پاک میں الحاد وفساد پھیلانے، اور سنت کو تبدیل کرنے والے کی مذمت و وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ (صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 34 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ غلام رسول رضوی صاحب اس حدیث کے تحت تفصیل سے لکھنے کے بعد فرماتے ہیں:

'ان حالات کو دیکھ کر عقل سلیم یزید کے کفر کا فتوٰی دینے پر مجبور ہو جاتی ہے لیکن توقف محض اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ یہ جملہ امور ہم تک اخبارِ احاد کے ذریعے پہنچے ہیں۔ (تفہیم البخاری جلد 4 صفحہ 475 فیصل آباد)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے تحت تفصیلی گفتگو کرنے اور یزید کے ظلموں کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

'جس شخص نے آل رسول پر ظلم کیے، حرم مدینہ کی بے حرمتی کی، خانہ کعبہ کو جلایا، ہمارے

دل میں اس کے بارے میں نرمی کا کوئی شمہ نہیں ہے یہ شخص بڑا ظالم اور فاسق و فاجر تھا اگر ہمیں شرعی حدود و قیود اور قواعد شرعیہ کا پاس نہ ہوتا تو ہم یزید پر کفر کا حکم لگا دیتے اور اس پر شخصی لعنت کرنے میں ہمیں کوئی تامل نہ ہوتا (شرح صحیح مسلم جلد 3 صفحہ 638)

آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰه تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے حالانکہ وہ ان میں شامل نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ438 کتابُ الْاَدْبِ باب عَلَامَةِ حُبِّ اللّٰهِ ..... حدیث نمبر 6169.6170.
مسلم جلد2 صفحہ336 کتابُ البر والصله ... باب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَب نمبر 6718.6719.6720.
ابوداود جلد2 صفحہ357 کتابُ الادب باب الرجلُ یُحِبُّ الرجُلَ .... حدیث نمبر 5127.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ514 کتابُ الزُهْدباب الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نمبر 2344.2345.
مسندامام احمدبن حنبل 13340. صحیح ابن حبان 557. المعجم الصغیر للطبرانی 154. مسند ابو داود طیالسی 253. المعجم الکبیر للطبرانی 9780. مسند ابو یعلیٰ 2777. الادب المفرد للبخاری 351.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ لوگ قتل امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہیں جس کی وجہ سے یہ برابر گناہ میں شامل ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کا انجام یزید اور یزیدیوں کے ساتھ ہوگا۔ اور الحمدللہ ہم کو امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا ساتھ نصیب ہوگا۔ لہذا ہم یزید کے حمایتیوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ یہ دعا کیا کریں کہ

اللہ تعالیٰ ان کا حشر یزید کے ساتھ کرے اور ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے محبوب ﷺ کے نواسے سید الشہداء امامِ عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں جگہ عطا فرمائے امین۔

حدیث نمبر 35:

یہودیوں کے ساتھ جنگ کروگے پتھر بولیں گے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ اَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَّرَائِيْ فَاقْتُلْهُ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ یہودیوں کے ساتھ جنگ کروگے یہاں تک کہ کوئی ایک ان میں سے کسی پتھر کے پیچھے چھپ گیا تو پتھر یہ کہے گا اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کردو۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 517 کتابُ الْجِهَادِوَ السِّيَر باب قِتَالِ الْيَهُوْدِ حدیث نمبر 2925.
بخاری جلد 1 صفحہ 635 کتابُ الْمَنَاقِبُ باب علامات النُّبوة فِیْ الْاِسلام حدیث نمبر 3593.
مسلم جلد 2 صفحہ 401 کتابُ الْفِتَنِ...... باب نمبر 1014 نمبر 1035.1036.1037.1038.1039.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 494 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَاءَ عَلامة الدجال حدیث نمبر 2196.
مسند امام احمد بن حنبل 6147. صحیح ابن حبان 6806. السنن الکبریٰ للنسائی 18371.
مسند ابو یعلیٰ 5523

تشریح:

اس حدیث میں ہمارے پیارے آقا ﷺ نے خبر ارشاد فرمائی ہے کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے جنگ ہوگی وہ پتھروں کے پیچھے چھپیں گے پتھر بولیں گے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی اطلاع دیں گے۔

علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں:

آپ ﷺ نے مستقبل میں ہونے والے حالات کی پہلے ہی خبر دے دی کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اس وقت جامد اشیاء باتیں کریں گی مسلمانوں کو یہودیوں کی خبریں دیں گی اور ان کے قتل پر خوش ہوں گی۔ (تفہیم البخاری جلد 4 صفحہ 447)

حدیث نمبر 36:

کل جھنڈا اس کو دوں گا جس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذَالِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْاوَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَ اللّٰهِ اَنَّ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خیبر کے دن ارشاد فرماتے ہوئے سنا عنقریب میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں

گا جسے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ پس تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہوئے اس انتظار میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو جھنڈا عطا کرتے ہیں۔
اگلے دن جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہر ایک کی یہی آرزو تھی کہ اسے جھنڈا دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو بلایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہیں تھی انہوں نے عرض کی میں اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ آرام سے رہو جب تم ان کے سامنے جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ ان پر کیا چیز لازم ہوگی۔ پس اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص تمہارے سبب سے ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ521 کتابُ الْجِهادِ السِّیَر باب دُعَآءِ النَّبِیِّ النَّاسَ اِلَی... حدیث نمبر2942.
بخاری جلد1 صفحہ 530 کتابُ الْجِهادِ السِّیَر باب فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْہِ رَجُلٌ نمبر3009.
بخاری جلد1 صفحہ556 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مناقب علی بن ابی طالب نمبر3701.
بخاری جلد2 صفحہ81 کتابُ الْمُغَازِیْ باب غَزْوَۃِ خَیْبَر حدیث نمبر4210.
مسلم جلد2 صفحہ284 کتابُ فضائِلِ الصَّحَابَہ باب مِنْ فضائل علی بن ابی طالب حدیث نمبر 6220.6222.6223.6224.
مسند امام احمد بن حنبل22872. صحیح ابن حبان 6932. السنن الکبریٰ للنسائی8149. السنن الکبریٰ للبیہقی8009. المعجم الکبیر للطبرانی5818. مسند ابو یعلیٰ354. مصنف عبد الرزاق9637. مصنف ابن ابی شیبہ 32096. المستدرک للحاکم 5844.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ جانتے ہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے اسی لیے تو فرمایا:

کل اس کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ قلعہ فتح کروائے گا یعنی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ قلعہ کل فتح ہوگا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہی فتح ہوگا۔ (درج شدہ حدیث میں کل کا ذکر نہیں ہے جب کہ بخاری کے دوسرے مقام پر حدیث کے الفاظ میں کل کا ذکر ہے جس کا حوالہ تخریج میں دیا گیا ہے)

حدیث نمبر 37:

قیصر و کسریٰ کے بعد کوئی قیصر و کسریٰ نہیں ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَکَ کِسْرٰی ثُمَّ لَا یَکُوْنُ کِسْرٰی بَعْدَهٗ وَقَیْصَرٌ لَّیُهْلِکَنَّ ثُمَّ لَا یَکُوْنُ قَیْصَرٌ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ کُنُوْزَهُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَسَمَّی الْحَرْبَ خَدْعَةً.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، کسریٰ ہلاک ہو جائے گا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی ہلاک ہو جائے گا اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا اور تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اور جنگ دھوکہ دہی کا نام ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 533 کتابُ الجِهَادِ والسِّیَر باب الْحَرْبُ خَدْعَةٌ حدیث نمبر 3027.
بخاری جلد1 صفحہ550 کتابُ فَرْضِ الْخُمُسِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ اُحِلَّتْ لَکُمْ... نمبر3120، 3121.
بخاری جلد1 صفحہ639 کتابُ الْمَنَاقِب باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام نمبر3618، 3619.
بخاری جلد2 صفحہ511 کتابُ الْاَیْمَانِ وَالنُّذُوْرِ باب کَیْفَ کَانَتْ یَمِیْنُ النَّبِیِّ حدیث نمبر6629.

مسلم جلد2صفحہ401 کتابُ الْفِتَنِ ... باب نمبر 1014 نمبر30 .7327.7328.7329.
ترمذی جلد2صفحہ492 کتابُ الْفِتَنِ باب ماجآءَ اِذَاذَهَبَ كِسْرٰى ...... حدیث نمبر 2176.
مسند امام احمد بن حنبل7266. صحیح ابن حبان6690. السنن الکبریٰ للنسائی 18383.
مسند ابو یعلٰی 5881. المعجم الکبیر للطبرانی1870. المعجم الاوسط للطبرانی1829. المعجم الصغیر للطبرانی689. مسند ابو داود طیالسی2580. مسند حمیدی1094. 269.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا علیہ وسلم صلی اللہ نے قیصر و کسرٰی کی ہلاکت کی خبر ارشاد فرمائی اور فرمایا ان کی ہلاکت کے بعد کوئی دوسرا قیصر و کسرٰی پیدا نہیں ہوگا۔ اور فرمایا تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے جو کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور میں خرچ ہوئے تھے۔ یہ حدیث پاک علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 38:

دجال کی خبر دی کہ وہ کانا ہوگا

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَاهُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِّقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کو اس سے ڈرا رہا ہوں ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا حتیٰ کہ

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تم کو ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی یہ بات یاد رکھنا وہ کانا ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 538 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیَر باب کَیْفَ یُعْرَضُ الْاِسْلَامُ عَلَی الصَّبِیِ نمبر 3057.
بخاری جلد 1 صفحہ 587 کتابُ اَحَادِیْثِ الْاِنْبِیَآءِ باب قَوْلِهٖ(اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلٰی قَوْمِهٖ ... نمبر 3338.
بخاری جلد 1 صفحہ 612 کتابُ اَحَادِیْثِ الْاِنْبِیَآءِ باب قَوْلِهٖ(وَاذْكُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ ... نمبر 3439.
بخاری جلد 2 صفحہ 599 کتابُ الْفِتَنِ باب ذِکْرِ الدَّجَّال حدیث نمبر 7123.
بخاری جلد 2 صفحہ 653 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِهٖ(وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ) نمبر 7407. 7408.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 494 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَآءَ فِیْ الدَّجَّالِ حدیث نمبر 2195.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 496 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ الدَّجَّالِ حدیث نمبر 2201.
ابوداود جلد 2 صفحہ 244 کتاب السُّنَّه باب فِیْ الدَّجَّالِ حدیث نمبر 4316.
مسلم جلد 2 صفحہ 405 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعَة باب ذکر الدجال نمبر 7363. 7361.
مسند امام احمد بن حنبل 1526. الادبُ المُفرد للبخاری 967.

تشریح:

اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے درج ذیل غیوب سے پردہ اٹھایا ہے۔
ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ میں تم کو ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا اور خبردار اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

حدیث نمبر 39:

لوگوں کے جنت اور جہنم پہنچنے تک سب کچھ بیان فرما دیا

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَہٗ وَ نَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تخلیق کائنات سے بتانا شروع کیا یہاں تک کہ جنتی اپنی جگہ پہنچ گئے اور جہنمی اپنی جگہ پہنچ گئے اس بارے میں جس نے جتنا یاد رکھا اتنا یاد رکھا اور جو کوئی جو کچھ بھول گیا وہ بھول گیا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 565 کتابُ بَدْءِ الْخَلْقِ باب ما جَآءَ فِی قَوْلِہٖ(وَھُوَ الَّذِیْ یَبْدَا ...) حدیث نمبر 3192.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کی ابتداء سے لے کر ان کے جنت اور دوزخ میں استقرار تک کے احوال بیان کیے یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس واحد میں مخلوقات کے تمام احوال بیان کر دیئے ان کی پیدائش سے ان کے فنا ہونے پھر ان کی جزا اور سزا پانے تک۔ پس اس حدیث میں مبداء معاش اور معاد کی خبر دی گئی ان تمام احوال کو مجلس واحد میں بیان کر دینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم معجزہ ہے میں کہتا ہوں اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنتیوں اور دوزخیوں کا علم عطا فرما دیا ہے۔ (نعمۃ الباری جلد 6 صفحہ 206 لاہور)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو "ما کان و ما یکون" (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے) کا علم عطا فرما گیا ہے کوئی بھی چیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرنور نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ہے ہو بھی کیسے کہ جب خدا ہی

نہ چھپا تو باقی کیا ہے جو نگاہ مقدس سے پوشیدہ رہتا۔
ایک شخص نے آپ ﷺ سے نماز روزہ وغیرہ کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ کے جواب ارشاد فرمانے پر اس نے کہا میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا تو

جنتی کا علم:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا.

ترجمہ:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ کسی جنتی کو دیکھنا چاہے تو اس شخص کو دیکھ سکتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 269 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب وُجُوبِ الزَّکٰوۃِ حدیث نمبر 1297.
مسلم جلد 1 صفحہ 56 کتابُ الْاِیْمَان باب بَیان الْاِیْمَانِ الَّذِی... حدیث نمبر 107.
مسند امام احمد بن حنبل 8496.

تشریح:

اس حدیث میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اس سے خوشی ہو کہ وہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے وہ اس آدمی کو دیکھ لے ظاہر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو علم تھا کہ آپ ﷺ نے جو کچھ اس شخص کو بتایا ہے وہ اس پر عمل کرے گا اور تا حیات عمل کرتا رہے گا اور موت کے بعد جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (نعمۃ الباری جلد 3 صفحہ 600)

حدیث نمبر 40:

عنقریب سورج مغرب سے نکلے گا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنَ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا یُؤْذَنَ لَھَا یُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی (وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ).

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سورج غروب ہو چکا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں گیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ عرش کے نیچے جا کر سجدے میں چلا جاتا ہے اور پھر نکلنے کی اجازت مانگتا ہے تو اسے نکلنے کی اجازت مل جاتی ہے۔

عنقریب وہ وقت آئے گا جب یہ سجدے میں جائے گا لیکن وہ قبول نہیں ہوگا یہ نکلنے کی اجازت مانگے گا اسے نکلنے کی اجازت نہیں ملے گی اسے کہا جائے گا تم وہیں واپس جاؤ تو یہ مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ.

ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔ (پارہ نمبر 23 سورہ یٰس آیت نمبر 38)۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ567 کتابُ بَدْءِ الْخلقِ باب صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمرِ حدیث نمبر3199.
بخاری جلد2 صفحہ207 کتابُ التَّفْسِیر باب تَفْسِیْرُ سُوْرَۃُ الصَّافَّاتِ حدیث نمبر 4802.
بخاری جلد 2صفحہ657 کتابُ التَّوْحِیْدِ بابِ وَکَانَ عَرْشُهُ عَلَی الْمَآءِ حدیث نمبر 7424.
مسلم جلد1 صفحہ116 کتابُ الاِیْمَان باب بَیَانِ الزَّمَنِ الَّذِیْ لَا یُقْبَلُ.... نمبر399. 400. 401.
ترمذی جلد2صفحہ488 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَآءَ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا نمبر2145.
ابو داود جلد2صفحہ200 کتابُ الْحُرُوْفِ وَالْقِرْأٰت حدیث نمبر4002.
مسند امام احمد بن حنبل21390. صحیح ابن حبان6153. السنن الکُبریٰ للبیهقی 11430.
مسندابو داود طیالسی460.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان چیزوں کی معلومات ارشادفرمائی ہے کہ:
سورج کہاں جاتا ہے کیا کرتا ہے دوبارہ کیسے طلوع ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی مستقبل کی خبر دیتے ہوئے ارشادفرمایا کہ عنقریب اس کے سجدے کو قبول نہیں کیا جائے گا اور اس کو طلوع ہونے کی اجازت نہیں ملے گی لیکن مغرب کی طرف سے اور یہ مغرب سے طلوع ہوگا۔
یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ سورج ساکن نہیں ہے بلکہ چلتا ہے اور طلوع وغروب ہوتا ہے

حدیث نمبر41:

نطفے سے روح تک کی تخلیق کا علم

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ

مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَّ يُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَاَجَلَهُ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرَّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے کسی ایک شخص کا مادہ تخلیق چالیس دن اس کی ماں کے پیٹ میں (نطفے کی شکل میں) رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی عرصے تک خون کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے ٹکڑے کی شکل میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل، اس کا رزق، اس کی زندگی کی مدت اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ لو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) کوئی شخص عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے (اور جہنم میں چلا جاتا ہے) اسی طرح کوئی شخص عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن تقدیر کا لکھا ہوا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے (اور جنت میں چلا جاتا ہے)۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ569 کتابُ بَدْءِ الْخلقِ باب ذِکْرِ الْمَلَائِکۃِ حدیث نمبر 3208.
بخاری جلد1 صفحہ586 کتاب اَحَادِیْثُ الْاَنْبِیَآءِ باب قَوْلِہٖ(وَاِذْقَالَ رَبُّکَ ....نمبر 3332.
بخاری جلد2 صفحہ665 کتاب التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِہٖ(وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا..........) نمبر 7454.
بخاری جلد2 صفحہ505 کتابُ الْقَدَرِ س حدیث نمبر 6594.
مسلم جلد2صفحہ 336 کتابُ الْقَدَرِ باب کَیْفِیَّۃِ خَلْقِ الادمی ...نمبر .6725.6724.6723.
.6728.6727.6726.
ترمذی جلد2 صفحہ481 کتاب الْقَدَرِ باب مَا جَآءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِیْمِ حدیث نمبر 2097.
ابو داود جلد2 صفحہ 303 کتابُ السُّنَّہ باب فِی الْقَدَرِ حدیث نمبر 4708.
سنن ابن ماجہ صفحہ103 کتابُ السُّنَّہ باب فِی الْقَدَرِ حدیث نمبر 76.
مسند امام احمد بن حنبل 3124.صحیح ابن حبان 6174.السنن الکبریٰ للبیہقی 15198.مسند ابو یعلٰی 5157.المعجم الکبیر للطبرانی200. المعجم الاوسط للطبرانی 1717. مسند حمیدی126.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماں کے پیٹ میں انسان کے تخلیقی مرحلوں کا بھی علم ہے پہلے چالیس دن نطفہ، پھر چالیس دن خون کا لوتھڑا، پھر چالیس دن گوشت کا ٹکڑا۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے کو بھی چار باتوں کا علم ہے رزق، زندگی موت، نیک بختی یا بد بختی۔ جب فرشتوں کو ان چار باتوں علم ہے تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ان باتوں کا بدرجہ اولیٰ علم ہوا کیونکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام مخلوقات سے اعلیٰ وافضل ہیں
اس سے یہ بھی پتا چلا کہ جن پانچ چیزوں کے علم کی نفی کی گئی ہے وہ علم ذاتی کی نفی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی جانتے ہیں کہ پیٹ میں کیا ہے۔ جیسا کہ
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جانتے ہیں کہ آپ کی زوجہ کے پیٹ میں کیا ہے
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میرے والد گرامی رضی اللہ عنہ نے غابہ

میں موجود ایک باغ مجھے ہبہ کیا تھا جس کی پیداوار بیس وسق کھجوریں تھیں جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا اگر تم نے وہ باغ اپنے قبضے میں لے لیا ہوتا تو وہ تمہارا ہو جاتا اب وہ ورثاء کا مال ہے جس میں تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں تم اسے اللہ کی کتاب کے مطابق تقسیم کر لینا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر وہ زیادہ مال بھی ہوتا تو میں اسے اپنے پاس نہ رکھتی لیکن میری بہن تو صرف اسماء ہے دوسری بہن کون ہے؛

فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ذُوْ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ اُرَاهَا جَارِيَةً.

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میری بیوی) بنت خارجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے میرا خیال ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

مؤطاامام مالک صفحہ426 کتاب الاقضیہ باب مالا یجوز من النحل نمبر1474

میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف جا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بدو ملا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے کافروں کے بارے میں سوال کیا اس کو کچھ معلوم نہیں تھا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرو اس نے کہا تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں اس اعرابی نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو بتائیں میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ جو ایک نوعمر لڑکے تھے انہوں نے اس سے کہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ:

اَنَا اُخْبِرُکَ نَزَوْتَ عَلَيْهَا فَفِیْ بَطْنِهَا سَخْلَةٌ مِنْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فَحِشْتَ عَلَى الرَّجُلِ يَا سَلْمَةُ ثُمَّ اَعْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ.

میں تجھے بتاتا ہوں تو نے اس کے ساتھ وطی کی اس کے پیٹ میں تیری گندگی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمہ! تو نے اس شخص کی پردہ دری کر دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی طرف التفات نہ کیا۔ (المستدرک للحاکم جلد 13 صفحہ 245 کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر مناقب سلمۃ بن سلامہ نمبر 14526)

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہ صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ پیٹ میں کیا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی جانتے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر سیدہ عائشہ صدیقہ نے کوئی اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو ایسے غیبوں پر مطلع فرما دیتا ہے۔

مؤطا کی حدیث کے تحت نواب وحید الزماں وہابی لکھتا ہے:

یہ کرامت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایسا ہی ہوا ان کے پیٹ سے لڑکی پیدا ہوئی اور نام اس کا ام کلثوم رکھا گیا (مؤطا امام مالک ص 528)

اور اس اعرابی کا سوال کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کفار بھی جانتے ہیں کہ جو اللہ کا رسول ہو اس کو علم ہوتا ہے کہ پیٹ میں کیا ہے حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے سوال کا جواب ارشاد فرما کر بتا دیا کہ یہ باتیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بھی جانتے ہیں۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

حدیث نمبر 42:

فتنوں کے دور میں بہترین مال

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَمَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب وہ وقت آئے گا جب کسی بھی مسلمان کا بہترین اثاثہ بکریاں ہوں گی جنہیں ہمراہ لے کر وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے گا جہاں (زیادہ) بارشیں ہوتی ہوں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ63 کتابُ الْاِیْمَانِ باب مِنَ الدِّیْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ حدیث نمبر63.
بخاری جلد1 صفحہ582 کتابُ بَدْءِ الْخَلْقِ باب خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ............ نمبر3300.
بخاری جلد1 صفحہ636 کتابُ الْمَنَاقِبُ باب علامات النُّبُوۃِ فی الاسلام حدیث نمبر3600.
بخاری جلد2 صفحہ488 کتابُ الرِّقَاقِ باب الْعُزْلَۃُ رَاحَۃٌ مِّنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ حدیث نمبر6495.
بخاری جلد2 صفحہ593 کتابُ الْفِتَنِ باب التَّعَرُّبِ فِی الْفِتْنَۃِ حدیث نمبر7088.
نسائی جلد2 صفحہ272 کتابُ الْاِیْمَانِ وَشَرَائِعِہٖ باب الْفِرَارُ بِالدِّیْنِ مِنَ الْفِتَنِ نمبر5051
ابن ماجہ صفحہ423 کتابُ الْفِتَنِ باب الْعُزْلَۃُ حدیث نمبر3980.
مؤطاامام مالک صفحہ 728 کتاب الْاِسْتِئْذَانِ وَالتَّشْمِیْتِ....باب مَا جَآءَ فِی اَمْرِ الْغَنَمِ نمبر1811.
ابوداود جلد2 صفحہ236 کتابُ الْفِتَنِ حدیث نمبر4266.
مسند امام احمد بن حنبل11046. صحیح ابن حبان5955 .السنن الکبریٰ للنسائی11767.
مسند حمیدی 733.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم نے خبر ارشاد فرمائی کہ عنقریب فتنے آئیں گے۔
علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں:
اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ آخر زمانہ میں فتنہ اور فساد برپا ہو گا اور یہ غیب کی خبر ہے اور آپ کا معجزہ ہے۔ (نعمۃ الباری ج1 ص207)

حدیث نمبر 43:

برائی عام ہوگی ہلاکت عام ہوگی

عَنْ زَيْنَبُ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

ترجمه:

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ گھبرائے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اس شر کی وجہ سے عربوں کی بربادی ہے جو قریب آ چکا ہے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھل گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا سیدہ زینب بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان نیک لوگ ہوں کیا اس کے باوجود ہم ہلاکت کا

شکار ہو جائیں گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گئی۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ590 كتابُ احَادِيْثِ الْاَنْبِيَآءِ باب قِصَّةِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ حديث نمبر3346.
بخاری جلد1صفحہ635 كتابُ الْمَنَاقِب باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّة فِي الْاِسلام حديث نمبر3598.
بخاری جلد2صفحہ588 كتابُ الْفِتَنِ باب قَوْل النَّبِيِّ ﷺ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ حديث نمبر 7059.
بخاری جلد2صفحہ600 كتابُ الْفِتَنِ باب يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ حديث نمبر7135.
مسند امام احمد بن حنبل 26587. 27454. صحيح ابن حبان691. السنن الكبرىٰ للنسائى 11333. المعجم الكبير للطبرانى136. المعجم الاوسط للطبرانى 1962. مسند ابو يعلىٰ6988. مسندحميدى292. المستدرک للحاکم292.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں مستقبل میں ہونے والے درج ذیل واقعات کا ذکر ہے:
شر (فتنہ) ہوگا جس کی وجہ سے عربوں کی بربادی ہوگی۔ یاجوج ماجوج کی دیوار میں تھوڑا سا سوراخ ہو گیا ہے۔ نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی بربادی ہوگی جس کی وجہ برائی کا عام ہونا ہے۔

اس حدیث پاک میں وسیلہ کا بھی ثبوت ہے جیسا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے بھی عذاب آئے گا۔ جس سے معلوم ہوا کہ سیدہ کا عقیدہ ہے کہ نیک لوگوں کی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ عذاب کو ٹال دیتا ہے اسی لیے انہوں نے سوال کیا۔ تو محبوب علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گناہوں کی کثرت ہوگی تو اس وقت ہلاکت ہوگی۔

حدیث نمبر 44:

قیامت کے ہولناک منظر کا علم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَّ تِسْعَةً وَّ تِسْعِیْنَ فَعِنْدَہٗ یَشِیْبُ الصَّغِیْرُ (وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ).
قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الْوَاحِدُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْکُمْ رَجُلًا وَّمِنْ یَّاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَلْفًا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَھْلِ الْجَنَّةِ فَکَبَّرْنَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ فِی النَّاسِ اِلَّا کَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْیَضَ اَوْ کَشَعْرَةٍ بَیْضَاءَ فِیْ جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! وہ جواب دیں گے میں حاضر ہوں تیرا حکم بجالانے کے لیے کھڑا ہوں ہر طرح کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جہنم میں گئے ہوئے لوگوں کو باہر نکالو وہ دریافت کریں گے جہنم میں کتنے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے یہ وہ وقت ہوگا جب بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ. (پارہ نمبر 17 سورۃ الحج آیت نمبر 2)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تُو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے خوشخبری ہے وہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار یاجوج ماجوج سے ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت کا چوتھائی حصہ صرف تم لوگ ہو گے (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے نعرہ تکبیر لگایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنت کا تہائی حصہ تم لوگ ہو گے پھر ہم نے نعرہ تکبیر لگایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اہل جنت کا نصف تم لوگ ہو گے ہم نے پھر نعرہ تکبیر لگایا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری مثال لوگوں کے درمیان ایسے ہے جیسے سفید کھال والے بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سیاہ کھال والے بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہو۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ590 کتابُ احَادِیْثِ الْاَنبِیَآءِ باب قِصَّۃِ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ حدیث نمبر3348.
بخاری جلد2صفحہ188 کتابُ التَّفْسِیْر باب قَوْلِہٖ (وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی) حدیث نمبر4741.
بخاری جلد2صفحہ494 کتابُ الرِّقَاق باب قَوْلِہٖ (اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ.........) حدیث نمبر6530.
بخاری جلد2صفحہ671 کتابُ التَّوْحِیْدباب قَوْلِہٖ(وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗ اِلَّا....)نمبر7483.
مسلم جلد1صفحہ150 کتابُ الْاِیْمَان باب کَوْن ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ نِصْفَ اَھْلَ الْجَنَّۃِ حدیث نمبر532.
مسندامام احمد بن حنبل3677. السنن الکبریٰ للنسائی11372. مسند ابو یعلیٰ 5124. المعجم الکبیر للطبرانی4932.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے قیامت کے روز ہونے والے واقعات

میں سے درج ذیل بیان فرمائے ہیں:
اللہ تعالیٰ اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان گفتگو ہوگی۔ ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ ایک جنتی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار جہنمی یاجوج ماجوج میں سے ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنتیوں کی تعداد بھی معلوم ہے اور اپنی امت کی جنتی تعداد بھی معلوم ہے۔

حدیث نمبر 45:

لوگ ایڑھیوں کے بل پھر جائیں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ (کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ) وَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِبْرَاھِمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِیْ یُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّھُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ) اِلٰی قَوْلِہٖ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (قیامت کے دن) تم کو برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، ختنہ کے بغیر اٹھایا جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ.

ترجمہ کنزالایمان: جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کردیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا۔ (پارہ نمبر 17 سورۃ الانبیاء آیت نمبر 104)

(پھر فرمایا) قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا میرے ساتھیوں میں سے کچھ کو پکڑ کر بائیں جانب لے جایا جائے گا میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں یہ تو میرے ساتھی ہیں فرشتہ کہے گا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جدا ہوئے تھے تو یہ اپنی ایڑھیوں کے بل واپس مڑ گئے تھے تو میں وہی جواب دوں گا جو ایک نیک بندے نے دیا تھا۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ج فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْد". اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ج وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (پارہ نمبر 7 سورۃ المائدہ آیت نمبر 117.118)

ترجمہ کنزالایمان: اور میں ان پر مطلع تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تُو نے مجھے اٹھالیا تو تُو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے اگر تُو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تُو ہی ہے غالب حکمت والا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 591 کتابُ احادِیْثِ الْاَنْبِیَآءِ باب قَوْلِہٖ (وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا) نمبر 3349.
بخاری جلد 1 صفحہ 613 کتابُ احادِیْثِ الْاَنْبِیَآءِ باب قَوْلِہٖ (وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ..... نمبر 3447.
بخاری جلد 2 صفحہ 154 کتابُ التَّفْسِیْرِ باب قَوْلِہٖ (وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا ......) نمبر 4625.
بخاری جلد 2 صفحہ 187 کتابُ التَّفْسِیْر باب قَوْلِہٖ (کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ.... نمبر 4740.
بخاری جلد 2 صفحہ 504 کتابُ الرِّقَاقِ باب فِی الْحَوْضِ حدیث نمبر 6205.
بخاری جلد 2 صفحہ 493 کتابُ الرِّقَاقِ باب کَیْفَ الْحَشْرُ حدیث نمبر 6526.
مسلم جلد 2 صفحہ 388 کتاب الْجَنَّةِ وَصِفَةِ.... باب فَنَاءِ الدُّنْیَا وَبَیَانِ الْحَشْرِ...... نمبر 7201.

ترمذی جلد2صفحہ518 کتاب صِفَةِ الْقِيَامَةِ باب مَاجَآءَ فِى شَانِ الْحَشْرِ حديث نمبر 1564.
ابن ماجه صفحه456 كتابُ الزُهدباب ذِكرِ الحَوض حديث نمبر 4306.
السنن النسائى جلد1صفحه295 كتابُ الْجَنَائِز باب ذِكْرُ اَوَّلِ مَنْ يُكْسىٰ حديث نمبر 2086.
صحيح ابن حبان7318. المستدرک للحاکم2995. المعجم الكبير للطبرانى 12312. مصنف ابن ابى شيبه 3639. صحيح ابن خزيمه 6.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز ہونے والے درج ذیل واقعات بیان فرمائے ہیں:
لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم، ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا۔ قیامت کے روز سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اور قیامت کے روز فرشتوں کے ساتھ ہونے والے مکالمے کا ذکر فرمایا۔

حدیث سے علم کی نفی ہوتی ہے یا اثبات:

کچھ لوگ اس حدیث مبارکہ سے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس علم کی نفی کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کو اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ خود پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو فرما رہے ہیں کہ قیامت کے روز یہ واقعہ پیش آئے گا اس حدیث پاک سے تو علم غیب کی تصدیق اور اثبات ہوتا ہے نہ کہ نفی۔
اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی فرماتے ہیں مسلم نے باب الحوض میں حدیث نقل کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پانی دینے کا ارادہ فرمائیں گے تو فرشتے عرض کریں گے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے نہیں کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے؟ یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ یہ لوگ بعد میں منحرف ہو گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پانی نہ دیں اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر

سامنے آجاتی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو پانی دینا رحمت وشفقت پر مبنی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ ہے علاوہ ازیں قیامت کی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں فرمارہے ہیں کہ حوض پر اس طرح ہوگا پھر کیسے یہ تصور ممکن ہے کہ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں ہوگا۔ (تفہیم البخاری جلد 5 صفحہ 176 فیصل آباد)

نفیس تحقیق:

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی اس حدیث کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں رہا قیامت کا واقعہ جس میں مذکور ہے کہ جماعت مرتدین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم 'اصحابی اصحابی' فرما کر بلائیں گے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں معلوم انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا' کیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن بھی بعض باتوں کا علم نہیں ہوگا۔ یہ عجیب قسم کا شبہ ہے، جو حدیث مُثبت علم ہو اس کو نفی میں پیش کیا جارہا ہے غور فرمائیے! یہ واقع قیامت کے دن ہوگا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہلے بیان فرمارہے ہیں علم نہ تھا تو بیان کیسے فرمایا۔ رہی یہ بات کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیوں کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں کیا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ 'مسلم شریف جلد ثانی مطبوعه مطبع انصاری' دھلی صفحہ 249' میں منکرین کی یہی پیش کردہ حدیث بایں الفاظ موجود ہے:

فیقال اما شعرت ما عملوا بعدک' حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کام کیے۔

'ما شعرت' جملہ منفیہ پر ہمزہ استفہام انکاری داخل ہوا لہٰذا حدیث مبارکہ سے مرتدین کے اعمال کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہوا چونکہ واقعہ ایک ہے صرف

اس کی روایتوں میں تعدد ہے اس لیے جب ایک روایت میں ہمزہ استفہام مذکور ہوگیا تو ہر روایت میں اس کے معنی ملحوظ رہیں گے اور جس روایت میں وہ مذکور نہیں وہاں محذوف ماننا پڑے گا مثلاً 'انک لا تدری' والی حدیث میں ہمزہ مذکور نہیں تو یہاں محذوف مانیں گے اور اصل عبارت یوں ہوگئ 'أانک لا تدری' کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے!۔۔۔۔۔۔۔ورنہ حدیثوں میں تعارض ہوگا کیونکہ ہمزہ استفہام کا محذوف ہونا تو صحیح ہے جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں محذوف ہے حضرت ابراہیم کا مقولہ 'ھذا ربی' میں مفسرین نے 'أھذا ربی' فرمایا ہے یعنی کیا یہ میرا رب ہے لیکن اس کا زائد ہونا صحیح نہیں ہے۔

اگر 'انک لا تدری' والی روایت میں ہمزہ استفہام محذوف نہ مانیں تو 'اما شعرت' والی روایت میں ہمزہ کو زائد ماننا پڑے گا جو کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا خصوصاً جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال علم کی نفی ہوتی ہو۔

پھر یہ کہ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے تمام اچھے اور برے اعمال کا علم ہے ترمذی شریف میں حدیث وارد ہے۔

'عرضت علی اعمال امتی حسنھا و قبیحھا' میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے۔

اب غور فرمایئے کہ مرتدین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں ان کا مرتد ہونا عمل قبیح ہے۔ 'اعاذنا اللہ تعالی منه' جب امت کے تمام اعمال حسنہ اور قبیحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے تو ان کا ارتداد جو عمل قبیح ہے وہ بھی ضرور پیش ہوا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے عملوں کا علم نہ ہونا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے معلوم ہوا کہ حدیث مذکور کے یہی معنی صحیح ہیں کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم

نہیں کہ انہوں نے کیا عمل کیے آپ ﷺ کو معلوم تو ہے پھر بھی آپ ﷺ غلبہ رحمت کے حال میں ان کو اپنی طرف لے جا رہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ جب کریم کو سخاوت کرنے کے لیے بٹھا دیا جائے تو اس وقت اس کے دریائے سخا میں ایسا جوش ہوتا ہے کہ دشمن کی دشمنی کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں رہتی اور وہ بے اختیار اپنے کرم کا دامن اس کی طرف پھلا دیتا ہے اور جب اسے توجہ دلائی جائے تو اس وقت متوجہ ہوتا ہے یہاں بالکل یہی معاملہ ہے۔

ساقی کوثر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حوض کوثر پر رونق افروز ہیں اپنے غلاموں کو چھلکتے ہوئے جام پلا رہے ہیں مرتدین کی جماعت ادھر سے گزرتی ہے، حضور کو ان کے عملوں کا پورا پورا علم ہے مگر اس وقت دریائے جود و سخا موجزن ہے اور شان رحمت کا ظہور اتم ہے اس لیے ان کی بداعمالیوں کی طرف خیال مبارک جاتا ہی نہیں اور اپنے لطف عمیم اور کرم جسیم کے غلبہ حال میں بے اختیار فرما دیتے ہیں **اصحابی اصحابی** لیکن جب توجہ دلائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے '**اما شعرت ما احدثوا بعدک**' پیارے کیا آپ ﷺ کو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟

پس فوراً توجہ مبارک ان کی بداعمالیوں کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور ارشاد فرماتے ہیں '**سحقًا سحقًا**' انہیں دور لے جاؤ دور لے جاؤ۔

طالب حق کے لیے اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے کے لیے یہ بیان کافی ہے۔

(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۱۲۳۔۱۲۵، مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

حدیث نمبر 46:

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول

اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْ شِکَنَّ اَنْ یَنزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَوَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ(وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا).

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے عنقریب تمہارے درمیان حضرت عیسٰی ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر آئیں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جزیے کو ختم کردیں گے اور مال اتنا پھیلائیں گے کہ کوئی شخص اسے قبول کرنے والا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہوگا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا. (پارہ نمبر 6 سورۃ النساء آیت نمبر 159)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 613 کتابُ احَادِیْثِ الْاَنْبِیَآءِ باب نُزُوْلِ عِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ حدیث نمبر 3448.
بخاری جلد 1 صفحہ 392 کتابُ الْبُیُوْعِ باب قَتْلِ الْخِنْزِیْرِ حدیث نمبر 2222.
بخاری جلد 1 صفحہ 436 کتابُ الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ باب کَسْرِ الصَّلِیْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِیْرِ نمبر 2476.

مسلم جلد1صفحہ 115 کتابُ الْاِیْمَانِ باب نُزُوْلِ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمْ .... نمبر389. 390. 391.
ترمذی جلد2 صفحہ494 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِیْ نُزُوْلِ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمْ حدیث نمبر2193.
ابن ماجہ صفحہ434 کتابُ الْفِتَنِ باب فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَ خُرُوْجِ عِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمْ...... نمبر4077.
مسند امام احمد بن حنبل7267. صحیح ابن حبان6816. السنن الکبریٰ للبیہقی1087. مسند ابو یعلی 6584. المعجم الصغیر للطبرانی84. المعجم الاوسط للطبرانی1309. مسند ابوداود طیالسی2297. مسند حمیدی1097.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی غیوب کی خبریں ارشاد فرمائیں ہیں عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ وہ عادل حکمران ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کردیں گے۔ جزیہ ختم کردیں گے۔ اس وقت مال اس قدر عام ہوگا کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہوگا۔

حدیث نمبر 47:

یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی پیروی کروگے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتْبِعُنَّ سُنَنَ مِنْ قَبْلِکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْسَلَکُوْا جُحْرَضَبٍّ لَسَلَکْتُمُوْهُ قُلْنَایَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مکمل طور پر اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کروگے یہاں تک کہ وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی وہاں چلے جاؤ گے ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس

سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون ہوں گے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 614 کتابُ احَادِیْثِ الْاَنْبِیَآءِ باب مَاذُکِرَ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ حدیث نمبر3456.
بخاری جلد2 صفحہ638 کتابُ الْاِعْتِصَام....... باب قَوْلَ النَّبِیِّ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ..... نمبر7320.
مسلم جلد2 صفحہ343 کتابُ الْعِلْمِ باب النَّھْیِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِہِ..... نمبر6781.6782.6783.
ابن ماجه صفحه424 کتابُ الْفِتَنِ باب اِفْتِرَاقِ الْاُمَمِ حدیث نمبر3994.
مسند امام احمد بن حنبل10839 .صحیح ابن حبان6703. مسند ابو یعلیٰ 6292. المعجم الکبیر للطبرانی 5943 .مسند ابو داود طیالسی2178. المستدرک للحاکم106.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیسے اعمال کرے گی۔

حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں۔

گوہ کی تخصیص اس وجہ سے کہ وہ ذلیل ترین ہے اور اس کا بل تنگ ہے اس کے باوجود وہ ان کی پیروی کریں گے اور ان کی راہیں اختیار کریں گے اگر وہ تنگ و رذیل مقام میں داخل ہوں گے تو ان کی ضرور موافقت کریں گے۔ (تفہیم البخاری جلد5 صفحہ329)

حدیث نمبر48:

بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِی فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ وَمَنْ یُّشْرِفْ لَھَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے عنقریب ایسے فتنے آئیں گے جب بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے (کوشش کرنے والے) سے بہتر ہوگا جو شخص ان کی طرف جھانک کر دیکھے گا وہ اسے اپنی طرف کر لیں گے (اس وقت) جس شخص کو کوئی پناہ گاہ ملے اسے اس پناہ گاہ میں چلے جانا چاہیے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 636 کتابُ الْمَنَاقِبِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةَ فِی الْإِسَلَامِ حدیث نمبر 3601.
بخاری جلد 2 صفحہ 591 کتابُ الْفِتَنِ باب تَکُوْنُ فِتْنَةُ الْقَاعِدُ فِیُهَا مِنَ الْقَائِمِ حدیث نمبر 7081.
ترمذی جلد 2 صفحہ 490 کتابُ الْفِتَنِ باب مَاجَآءَ اَنَّهُ تَکُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُفِیُهَا مِنَ الْقَائِمِ نمبر 1463.
ابو داود جلد 2 صفحہ 234 کتابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحمه باب فِی النَّهُیِ عَنِ السَّعِیُ فِی الْفِتَنِ نمبر 4285.
مسلم جلد 2 صفحہ 393 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعَة باب نمبر 1014 نمبر 7249. 7250. 7251.
ابن ماجه صفحه 421 کتابُ الْفِتَن باب التَّثَبُّتِ فِی الْفِتُنِةِ حدیث نمبر 3961.
مسند امام احمد بن حنبل 1446. صحیح ابن حبان 5959. المستدرک للحاکم 5362. السنن الکبریٰ للبیهقی 16573. مسند ابو یعلیٰ 789. مسند ابو داود طیالسی 2344. المعجم الکبیر للطبرانی 3629.

تشریح:

فرمایا عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب بیٹھا کھڑے سے، کھڑا کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص اس فتنے کی طرف دیکھے گا تو وہ بھی مبتلا ہو جائے گا یہ سب غیب کی خبریں ہیں۔

حدیث نمبر 49:

اپنے اور شہزادی کے وصال کا علم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِی

شَکُوَاهُ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْهِ فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ فَبَکَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَتْ سَارَّنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهُ یُقْبَضُ فِیْ وَجْعِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ اَهْلِ بَیْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِکْتُ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس بیماری کے دوران بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا آپ ﷺ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو آپ رونے لگیں پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو آپ ہنسنے لگیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلے سرگوشی میں مجھے یہ بات بتائی کہ آپ ﷺ کا اس بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے مجھے سرگوشی میں بتایا کہ آپ ﷺ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپ ﷺ کے پاس آؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ640 کتابُ الْمَنَاقِب باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام نمبر 3623,3624.
بخاری جلد1 صفحہ658 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب مَنَاقِب قَرَابَةِ رَسُوْلُ اللّٰه نمبر 3714.
بخاری جلد2 صفحہ120 کتابُ الْمُغَازِیْ باب مَرَضَ النَّبِیِّ ﷺ وَوَفَاتِهٖ حدیث نمبر 4434.
بخاری جلد2 صفحہ457 کتابُ الْاِسْتِئْذَانِ باب مَنْ نَّاجٰی بَیْنَ یَدَیِ النَّاس ... حدیث نمبر 6286.
مسلم جلد2 صفحہ295 کتابُ الْفَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب فَضَائِلِ فَاطِمَةَ.... نمبر 6312.6313.6314.
ترمذی جلد2 صفحہ706 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ فَاطِمَہ بِنْتِ مُحَمَّد نمبر 3841.

سنن ابن ماجه صفحه229 كتابُ الْجَنَائِز باب مَا جَآءَ فِي ذِكْرِمَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ نمبر1621. مسند امام احمد بن حنبل26456. صحيح ابن حبان6952. مسند ابو يعلى6745. المعجم الكبير للطبرانی1032.

تشریح:

اس حدیث پاک میں سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہو جائے گا اور فرمایا میرے خاندان والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی اس سے معلوم ہوا آقا ﷺ اپنے پورے خاندان کے لوگوں کی زندگی اور موت کو جانتے ہیں اور آپ ﷺ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میرے بعد میرے خاندان والوں میں سب سے پہلے فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوگی اس سے ان نادان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو کہتے ہیں کہ کون کب کہاں فوت ہوگا اس کا علم کسی کے پاس نہیں ہے۔

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

اس حدیث میں آپ ﷺ کا یہ معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی مدت وفات کا بیان فرمایا اور آپ ﷺ نے غیب کی یہ خبر دی کہ آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے وہ آپ ﷺ سے ملیں گی۔ (عمدۃ القاری جلد16 صفحہ213)

حضور اکرم ﷺ کی تو شان ہی ارفع و اعلیٰ ہے آپ ﷺ کے صدقے آپ ﷺ کے غلام بھی زندگی اور موت کا علم رکھتے ہیں جیسا کہ حضرت زبیر نے ارشاد فرمایا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنی شہادت کا علم:

يَا بُنَيَّ اِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِلَّا ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُومٌ وَّ اِنِّيْ لَا اَرَانِيْ اِلَّا سَاُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا.

ترجمہ:
اے میرے بیٹے! آج کوئی شخص ظالم کے طور پر مارا جائے گا یا مظلوم کے طور پر مارا جائے گا اور بے شک میں دیکھ رہا ہوں کہ مجھے مظلوم کے طور پر مارا جائے گا۔

تخریج:
بخاری جلد 1 صفحہ 551 كتابُ فَرْضِ الْخُمُسِ باب بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ....... نمبر 3129.
السنن الكبرىٰ للبيهقی 5566. المستدرک للحاکم 12462.

تشریح:
معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اپنی موت کے وقت کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کیسے آئے گی جیسا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مظلوم کے طور پر قتل کیا جاؤں گا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا علم:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا ارشاد فرمایا: وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم سَوْفَ يُتَوَفّٰی مِنْ وَّجْعِهٖ. اور بے شک اللہ کی قسم! میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ایسی کیفیت دیکھی ہے جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں وصال فرما جائیں گے۔

تخریج:
بخاری جلد 2 صفحہ 121 كتابُ الْمُغَازِي باب مَرَضِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَوَفَاتِهِ حديث نمبر 4447.
بخاری جلد 2 صفحہ 454 كتابُ الِاسْتِئْذَانِ باب الْمُعَانَقَةِ وَقَوْلِ الرَّجُلِ كَيْفَ اَصْبَحْتَ نمبر 6266.
اَلادب الْمُفْرد للبخاری 1130.

حدیث نمبر 50:

لوگ زیادہ اور انصار کم ہوں گئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْمِنْبَرَ وَکَانَ اٰخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَہٗ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَۃً عَلٰی مَنْکِبَیْہِ قَدْ عَصَبَ رَاْسَہٗ بِعِصَابَۃٍ دَسِمَۃٍ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِلَیَّ فَثَابُوْا اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَّلِیَ شَیًٔا مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَّضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر آخری مرتبہ تشریف فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھوں پر چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سر پر سیاہ رنگ کا کپڑا باندھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو! میرے قریب ہو جاؤ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امابعد! انصار کم ہوتے چلے جائیں گے اور (دوسرے مسلمان)لوگوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا جو شخص امت محمدیہ کا حکمران بنے اور ان میں سے کسی ایک کو نفع یا نقصان پہنچا سکتا ہو تو اسے (انصار سے تعلق رکھنے والے) اچھے لوگوں کی (اچھائیاں) قبول کرنی چاہیے اور برے لوگوں کی برائیوں سے درگزر کرنا چاہیے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 198 کتابُ الْجُمُعَةِ باب مَنْ قَالَ فِی الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ اَمَّا بَعْدُ نمبر 927.
بخاری جلد 1 صفحہ 640 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام حدیث نمبر 3628.
بخاری جلد 1 صفحہ 669 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ اَقْبَلُوْا مِنْ..... نمبر 3800. 3801.

حدیث نمبر 51:

صدیق وفاروق اور عثمان جنتی / مصائب کی پشین گوئی

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَاقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَاهُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھولو اس کو جنت کی خوشخبری دو میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں خوشخبری دی اس بات کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھولو اس کو جنت کی خوشخبری دو میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں خوشخبری دی اس بات کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھولو اور اس کو ایک آزمائش کے ساتھ جنت کی خوشخبری دو میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں خبر دی اس بات کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد حاصل کی جاتی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ652 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .... نمبر3693.
بخاری جلد1صفحہ649 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب قَوْلِ النَّبِيِّ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا نمبر3674.
بخاری جلد1صفحہ653 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مَنَاقِبِ عُثْمَان ابن عفَّان حدیث نمبر3695.
بخاری جلد2صفحہ 445 کتابُ الْاَدَبِ باب نَكْتِ الْعُوْدِ فِي الْمَاءِ والطِّيْنِ حدیث نمبر6216.
بخاری جلد2صفحہ594 کتابُ الْفِتَنِ باب الْفِتْنَهِ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمُوْجَ الْبَحْرِ حدیث نمبر 7097.
بخاری جلد2صفحہ626 کتابُ التَّمَنِّي باب قَوْلِهٖ(لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اِنْ يُّؤْذَنَ لَكُم)نمبر7262.
مسلم جلد2صفحہ282 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مِنْ فَضَائِلِ عُثْمَان ابن عفان حدیث نمبر 6212.6213.6214.6215.6216.
جامع ترمذی جلد2صفحہ691 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب مَنَاقِبِ عُثْمَان ابن عفَّان حدیث نمبر2027.
مسند امام احمد بن حنبل6548. صحیح ابن حبان6911. مسند ابو یعلیٰ 3958. المعجم الکبیر للطبرانی3695. الادب المفرد للبخاری1151. مصنف عبدالرزاق 20402.

تشریح:

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:
میں کہتا ہوں اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت ہے کہ حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کو ایام فتنہ میں جو مصائب پہنچے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً پچیس سال پہلے ان کی خبر دے دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین صحابہ کے جنتی ہونے کی جو خبر دی ہے اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت ہے۔ (نعمۃ الباری جلد 6 صفحہ 728 لاہور)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کے انجام کا علم ہے یہاں ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے انجام کا علم نہیں ہے (معاذ اللہ)۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے اس اعتراض کا جواب بھی ہے جو کہتے ہیں کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے (معاذ اللہ) حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں تشریف فرما ہو کر جانتے تھے کہ دروازہ پر کون کون آ رہا ہے نیز اب ان کے اعمال کیسے ہیں اور بعد میں کیسے ہوں گے۔

حدیث نمبر 52:

نبی/صدیق اور دو شہید

اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی للّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَّ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّیْقٌ وَّ شَھِیْدَانِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے وہ کانپنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اُحد ٹھہرے رہو تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ 649کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ لَوْکُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا نمبر3675.
بخاری جلد1صفحہ 651کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ باب مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ... نمبر 3681.
بخاری جلد1صفحہ654 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ باب مَنَاقِبِ عُثْمَان ابن عفّان حدیث نمبر3699.
جامع ترمذی جلد2صفحہ689 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب مَنَاقِبِ عُثْمَان ابن عفّان حدیث نمبر3670.
مسلم جلد2صفحہ287 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ باب مِن فَضَائِلِ طَلْحَۃَ وَالزُّبَیْرِحدیث نمبر6248.6247.
ابو داو دجلد2صفحہ294 کتابُ السُّنَّہ باب فِی الْخُلَفَاءِ حدیث نمبر 4651.
مسند امام احمد بن حنبل3699. صحیح ابن حبان6983. المعجم الکبیر للطبرانی356. السنن الکبریٰ للبیہقی11714. دار قطنی 8.

تشریح:

بخاری کی حدیث میں اُحد پہاڑ اور مسلم میں حراء پہاڑ کا ذکر ہے اور اسی طرح مسلم کی حدیث میں حضرت طلحہ حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے یہ ایک دفعہ کا ذکر نہیں بلکہ ایک سے زیادہ مرتبہ کا واقعہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غلاموں کی زندگی اور وفات کا علم ہے اور یہ بھی جانتے ہیں وفات کیسے ہوگی اور یہ بھی علم ہے کہ کون شہادت نوش فرمائے گا اور کون طبعی موت سے وصال کرے گا۔

حدیث نمبر53:

میں اولادآدم کا سردار ہوں گا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَ کَانَتْ تُعْجِبُہٗ فَنَھَشَ مِنْھَا نَھْشَۃً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِکَ یَجْمَعُ اللّٰہُ النَّاسَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ یُسْمِعُھُمُ الدَّاعِی وَیَنْفُذُ ھُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُوْ الشَّمْسُ

فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الغَمِّ وَالْكَرْبِ مَالَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَّشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِاٰدَمَ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ اٰدَمُ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِىْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ كَانَتْ لِىْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِىْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَااِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ نَبِىُّ اللّٰهِ وَخَلِيْلُهٗ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ كَانَتْ لِىْ اِنَّ رَبِّىْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ اَبُوْ حَيَّانَ فِى الْحَدِيْثِ نَفْسِىْ نَفْسِىْ نَفْسِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ اذْهَبُوْا اِلٰى مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسٰلَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ كَانَتْ لِىْ اِنَّ رَبِّىْ

قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِي اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَاعِيْسٰى اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَّمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَلَنْ يَّغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِي اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِي اذْهَبُوْا اِلٰى مَحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مَحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَامَحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَّمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَامُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَّصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ حِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستی کا گوشت پیش کیا گیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہوں گا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو وہ دن کیسا ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ تمام اولین اور آخرین کو ایک میدان میں جمع کرے گا اور ایک پکارنے والے کی آواز ان سب تک پہنچے گی اور ایک نظر ان سب کو دیکھ سکے گی سورج قریب ہوگا لوگوں کی پریشانی بہت زیادہ ہوگی۔

جس کی وہ طاقت نہیں رکھیں گے اور ان کی برداشت سے باہر ہوگی لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم دیکھتے نہیں ہماری حالت کیا ہوگئی ہے کیا تم اللہ کے ایسے مقبول بندے کو تلاش نہیں کرتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری شفاعت کر سکے لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے پس وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے آپ علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا ہے اور آپ علیہ السلام میں عظیم روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ علیہ السلام کو سجدہ کیا آپ علیہ السلام اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ علیہ السلام نہیں دیکھ رہے ہماری کیا حالت ہوگئی ہے اور ہمیں کس قدر مصیبت پہنچی ہے حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے بے شک میرا رب آج اتنے زیادہ غضب میں ہے کہ پہلے کبھی نہیں تھا اور نہ کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا بے شک اس نے مجھے ایک درخت سے روکا تھا تو میں رک نہ سکا پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے تم میرے

علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔
تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ پس لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے نوح علیہ السلام! بے شک آپ زمین والوں کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے آپ علیہ السلام اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ علیہ السلام نہیں دیکھ رہے ہماری کیا حالت ہوگئی ہے اور ہمیں کس قدر مصیبت پہنچی ہے حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے بے شک میرا رب آج اتنے زیادہ غضب میں ہے کہ پہلے کبھی اتنے غضب میں نہیں تھا اور نہ کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا میرے لیے ایک دعا تھی میں نے وہ اپنی قوم پر کی (جس سے وہ سب ہلاک ہوگئے) پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔
تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پس لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ کے نبی ہیں اور زمین والوں میں سے اللہ کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ علیہ السلام نہیں دیکھ رہے ہماری کیا حالت ہوگئی ہے اور ہمیں کس قدر مصیبت پہنچی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے بے شک میرا رب آج اتنے زیادہ غضب میں ہے کہ پہلے کبھی اتنے غضب میں نہیں تھا اور نہ کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا اور پس میں نے تین دفعہ خلاف واقعہ بات کہی تھی (راوی ابوحیان نے ان کا ذکر اپنی روایت میں کیا ہے) پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔

تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پس لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ علیہ السلام بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں پر اپنی رسالت اور ہم کلامی سے فضیلت دی ہے آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ علیہ السلام نہیں دیکھ رہے ہماری کیا حالت ہوگئی ہے اور ہمیں کس قدر مصیبت پہنچی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے بے شک میرا رب آج اتنے زیادہ غضب میں ہے کہ پہلے کبھی اتنے غضب میں نہیں تھا اور نہ کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا اور میں نے ایک ایسے شخص کو (تادیبًا) قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں ملا تھا پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔

تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام! بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کی طرف القا کیا اور اس کی پسندیدہ روح ہیں اور آپ نے بچپن میں پنگھوڑے میں لوگوں سے کلام کیا تھا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ علیہ السلام نہیں دیکھ رہے ہماری کیا حالت ہوگئی ہے اور ہمیں کس قدر مصیبت پہنچی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے بے شک میرا رب آج اتنے زیادہ غضب میں ہے کہ پہلے کبھی اتنے غضب میں نہیں تھا اور نہ کبھی بعد میں اتنے غضب میں ہوگا اور وہ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے اور فرمائیں گے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے پس مجھے آج اپنے نفس کی فکر ہے تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔

تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پس لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے

اور کہیں گے اے محمد ﷺ ! بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے طفیل آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دیئے ہیں آپ ﷺ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے کیا آپ ﷺ نہیں دیکھ رہے ہم کس حال میں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا پس میں جاؤں گا اور اپنے رب کے لیے عرش کے نیچے سجدہ میں گر جاؤں گا پھر اللہ تعالیٰ میرے لیے حمد وثناء کے ایسے کلمات کھولے گا جو مجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولے گئے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھائیے آپ ﷺ سوال کیجئے آپ ﷺ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا پھر کہوں گا اے میرے رب! میری امت! اے میرے رب! میری امت! اے میرے رب! میری امت! پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ جنت کے دروازوں میں سے سیدھے دروازے سے آپ ﷺ اپنی امت کے ان لوگوں کو داخل کیجئے جن پر کوئی حساب نہیں ہے اور ان دروازوں کے علاوہ باقی دروازوں میں دوسرے لوگ بھی شریک ہوں گے پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں میں سے دو دروازوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا فاصلہ مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ177 کتابُ التَّفْسِیر باب قَوْلِهِ(ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اِنَّهُ كَانَ .....) نمبر4712.
بخاری جلد1صفحہ588 کتابُ الْحَادِیْثُ الْاَنبِیَاءَ باب قَوْلِهِ(اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهِ ......) نمبر3340.
بخاری جلد1صفحہ593 کتابُ الْحَادِیْثُ الْاَنبِیَاءَ باب یَزِفُّوْنَ النَّسْلَانِ فِی الْمَشْیِ حدیث نمبر3361.
مسلم جلد1صفحہ 139 کتابُ الْاِیْمَان باب اِثْبَاتِ الشَّاعَةِ.... نمبر475. 476. 477. 479. 480. 481.
جامع ترمذی جلد2صفحہ520 کتابُ صِفَةِ الْقِیَامَةِ باب مَا جَآءَ فِی الشَّفَاعَہ حدیث نمبر2393.
ابن ماجہ جلد صفحہ456 کتابُ الزُّهْد باب ذِكْرِ الشَّفَاعَہ حدیث نمبر4312.

مسند امام احمد بن حنبل 9621. صحیح ابن حبان 6465. السنن الکبریٰ للنسائی 11286.
مصنف ابن ابی شیبہ 31674. المستدرک للحاکم 8749. مسند ابو یعلیٰ 2899. 3064. 4350.

تشریح:

اس حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا منظر بیان کرتے ہوئے ان واقعات کا ذکر کیا ہے:
قیامت کے روز میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا لوگ بڑے سخت اضطراب اور پریشانی میں ہوں گے ایسی پریشانی جس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے سفارشی تلاش کرو پھر لوگ یکے بعد دیگرے حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے ان کے فضائل بیان کریں گے لیکن سب کی طرف سے جواب ملے گا اور کہا جائے گا کسی اور کی طرف جاؤ فرمایا پھر تمام لوگ میرے پاس آئیں گے اور میرے فضائل بیان کریں گے اور مجھ سے شفاعت کا سوال کریں گے۔ میں اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کروں گا مجھے حکم ہوگا سر اٹھاؤ سوال کرو پورا کیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی میں امت کے بارے میں سوال کروں گا میری امت کو دائیں طرف والے دروازے سے بے حساب جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اور آخر میں فرمایا جنت کے دو دروازوں کے درمیان حمیر اور مکہ راوی کہتے یا مکہ اور بصرہ جتنا فاصلہ ہوگا

حدیث نمبر 54:

موت کو دنبے کی شکل میں موت آئے گی

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ يَّا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَ كُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ ثُمَّ يُنَادِىْ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَ كُلُّهُمْ قَدْ رَاٰهُ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَاَ (وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِىْ غَفْلَةٍ) وَهٰؤُلَاءِ فِىْ غَفْلَةٍ اَهْلُ الدُّنْيَا (وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ).

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا موت کو ایک سفید وسیاہ دنبے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک شخص اعلان کرے گا اے اہل جنت تو وہ اپنی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے پھر وہ شخص اعلان کرے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ کہیں گے ہاں یہ موت ہے کیونکہ ان سب نے اس کو دیکھ رکھا ہوگا پھر وہ شخص اعلان کرے گا اے اہل جہنم تو وہ اپنی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے پھر وہ شخص اعلان کرئے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ کہیں گے ہاں یہ موت ہے کیونکہ ان سب نے اس کو دیکھ رکھا ہوگا اس موت کو ذبح کردیا جائے گا پھر وہ شخص اعلان کرے گا اے اہل جنت ہمیشہ اس میں رہو اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم ہمیشہ اس میں رہو اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَ هُمْ فِىْ غَفْلَةٍ.

ترجمہ کنزالایمان: اورانہیں ڈر سنا و پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے۔ (پارہ 16 سورۃ المریم آیت نمبر 39) غفلت میں مبتلا لوگوں

سے مراد اہل دنیا ہیں۔ وَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اور نہیں مانتے۔ (پارہ16 سورۃ الریم آیت نمبر39)

تخریج:

بخاری جلد2صفحه185 کتابُ التَّفْسِيْر باب قَوْلِهٖ تَعَالٰی(وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) حدیث نمبر 4730.
ابن ماجه صفحه458 کتابُ الزُّهْدِ باب صِفَّةِ النَّارِ حدیث نمبر 4327.
سنن الدارمی جلد2صفحه384 کتابُ الرِّقَاقِ باب فِي ذَبْحِ الْمَوْتِ حدیث نمبر 2845.
مسند امام احمد بن حنبل9463. صحیح ابن حبان7450. السنن الکُبرٰی للنسائی 11316.
المعجم الاوسط للطبرانی3672. المعجم الکبیر للطبرانی 13337. مسند ابو یعلٰی1175.

تشریح:

فرمایا موت کو سفید و سیاہ دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ جنتیوں اور جہنمیوں کو آواز دی جائے گی سب اس کو پہچانتے ہوں گے اس وقت اس کو ذبح کیا جائے گا۔ اس کے بعد جنتی ہمیشہ جنت میں اور جہنمی ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ اہل عقل کے لیے اس میں علم غیب کے دلائل ہیں۔

حدیث نمبر55:

لوگ جزیہ دینا بند کر دیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبِئُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا فَقِیْلَ لَهٗ وَکَیْفَ تَرٰی ذٰلِکَ کَائِنًا یَّا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاکَ قَالَ تُنْتَهَکُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِمَّةِ فَیَمْنَعُوْنَ مَا فِیْ اَیْدِیْهِمْ.

ترجمه:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جس وقت تمہیں دینار اور درہم جزیہ کے طور پر ادا نہیں کیے جائیں گے ان سے دریافت کیا گیا اے ابو ہریرہ! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ایسا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے یہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بدولت ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا وہ کس طرح؟ انہوں نے جواب دیا: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے کی پرواہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ اہل ذمہ کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ تمہیں ادائیگی روک دیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 563 کتاب الجزیہ باب اثمہ من عاھد ثم غدر حدیث نمبر 3180.
مسند امام احمد بن حنبل 8368. مسند ابو یعلیٰ 6631.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب آپ لوگوں کو جزیئے کے درہم و دینار نہیں ملیں گے اور اس کی وجہ بھی بیان فرما دی کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے کی پرواہ نہیں کرو گے تو اللہ عزوجل اہل ذمہ کے دل سخت کر دے گا اور وہ ادائیگی روک دیں گے۔
ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے جا اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ایک بات پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرما دی ہے۔ کوئی کمی چھوڑی ہی نہیں ہے۔

حدیث نمبر 56:

شراب ریشم اور گانے کو حلال قرار دینے والوں کا انجام

حَدَّثَنِی اَبُوْعَامِرٍ اَوْ اَبُوْمَالِکِ الْاَشْعَرِیُّ وَاللّٰہِ مَا کَذَبَنِی سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَکُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِی اَقْوَامٌ یَّسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَالْحَرِیْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَیَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰی جَنْبِ عَلَمٍ یَّرُوْحُ عَلَیْہِمْ بِسَارِحَۃٍ لَّھُمْ یَاْتِیْہِمْ یَعْنِی الْفَقِیْرَ لِحَاجَۃٍ فَیَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَیْنَا غَدًا فَیُبَیِّتُھُمُ اللّٰہُ وَیَضَعُ الْعَلَمَ وَیَمْسَخُ اٰخِرِیْنَ قِرَدَۃً وَّ خَنَازِیْرَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ .

ترجمہ:

حضرت ابوعامر یا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا میری امت میں کچھ لوگ آئیں گے جو زنا شراب ریشم اور گانے کو حلال قرار دیں گے یہ لوگ کسی پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریں گے ان کے پاس کوئی ضرورت مند شخص اپنی ضرورت مانگنے کے لیے آئے گا تو یہ کہیں گے تم واپس چلے جاؤ کل آنا تو اللہ تعالیٰ رات کے وقت انہیں ہلاک کردے گا اور وہ پہاڑ ان پر گرادے گا اور کچھ لوگ جو بچ جائیں گے ان کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادے گا اور وہ قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ354 کتابُ الْاَشْرِبَۃِ باب مَا جَآءَ فِیْمَنْ یَّسْتَحِلُّ .... حدیث نمبر 5590

ابو داود جلد2صفحہ204 کتابُ اللِّبَاسِ باب مَا جَآءَ فِی الْخَزِّ حدیث نمبر 4040.

صحیح ابن حبان 6754. السنن الکبریٰ للبیھقی 5895. المعجم الکبیر للطبرانی 3417.

تشریح:

اس دور میں کچھ لوگوں کی سوئی اس بات پر ہی اٹکی ہوئی ہے کہ کل کی بات نہیں جانتے

لیکن پیارے آقا ﷺ تو قیامت تک کی بلکہ قیامت کے بعد کی باتیں بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمارہے ہیں جیسے اس حدیث پاک میں کچھ لوگوں کے مختصر حالات اس طرح بیان فرمائے۔

کچھ لوگ زنا، شراب، ریشم اور گانے کو حلال قرار دیں گے۔ یہ لوگ پہاڑ کے پہلو میں پڑاؤ کریں گے۔ ان کے پاس ضرورت مند آئے گا وہ اسے کل آنے کو کہیں گے رات کو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کردے گا۔ اوران پر پہاڑ گرادے گا سب ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ کچھ بچ جائیں گے ان کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔ اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہیں گے۔

حدیث نمبر 57:

جہنمی شخص اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مکالمے کا علم

عَنْ اَنَسٍ یَّرْفَعُهُ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ لِاَهْوَانِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَّوْاَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ کُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُکَ مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِی صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں جہنم میں جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ اگر تمہیں مل جائے تو کیا تم سب کچھ فدیے کے طور پر دے دو گے؟ وہ جواب دے گا جی ہاں!

اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تم سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا حالانکہ تم

آدم علیہ السلام کی پشت میں تھے یہ کہ تم کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراؤ گے لیکن تم نے نہیں مانا اور شریک ٹھہرایا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ587 کتابُ احادِیثِ الْاَنبِیاءِ باب قَولِہٖ(وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰئِکَۃِ....)نمبر 3334.
بخاری جلد2صفحہ496 کتابُ الرِّقَاقِ باب مَّنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ حدیث نمبر 6538.
بخاری جلد2صفحہ499 کتابُ الرِّقَاقِ باب صِفَۃِ الْجَنَّۃِ و النَّارِ حدیث نمبر 6557.
مسلم جلد2صفحہ378 کتابُ صِفَۃِ الْمُنَافِقِیْنَ ...باب فِی الْکُفَّارِ نمبر 7083. 7084. 7085. 7086.
مسند امام احمد بن حنبل 12334. صحیح ابن حبان 2745. مسند ابویعلی 4186.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے روئے زمین جتنا مال دے کر اپنے عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لیے تیار ہوگا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں تو تمہیں بہت آسان بات کا حکم دیا گیا تھا تم نے نہیں مانا۔

سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا شخص:

اسی طرح ایک دوسری طویل حدیث پاک میں قیامت، اہل جہنم کے عذاب، اللہ عزوجل اور اس شخص کے مکالمے کا ذکر تفصیل سے ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد 2صفحہ501 کتابُ الرِّقَاقِ باب الصِّرَاطُ جَسْرُ جَھَنَّمَ حدیث نمبر 6571.
بخاری جلد1صفحہ180 کتابُ صِفَۃُ الصَّلٰوۃِ باب فَضْلِ السُّجُوْدِ حدیث نمبر 806.
بخاری جلد2صفحہ659 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِہٖ(وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَانَاظِرَۃٌ) نمبر 7437.
مسلم جلد1صفحہ130 کتابُ الْاِیْمَانِ باب اِثْبَاتِ رُؤْیَۃِ الْمُؤْمِنِیْنَ حدیث نمبر 451.

مسند امام احمد بن حنبل19213. 9046. 7914. صحیح ابن حبان6141. 4642. المستدرک للحاکم8736. مسند ابو یعلی6360. 1006. المعجم الکبیر للطبرانی2226. 2225. 2224. مصنف عبدالرزاق 20856 السنن الکبریٰ للنسائی11637. السنن الکبریٰ للبیہقی 2015. 19679. صحیح ابن خزیمہ 425.

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے اور محبوب ﷺ نے اپنے غلاموں کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث نمبر 58:

ہر چیز بیان فرمادی

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَکَ فِیْهَا شَیْئًا اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَکَرَهٗ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الشَّیْءَ قَدْ نَسِیْتُ فَاَعْرِفُ مَا یَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَاٰهُ فَعَرَفَهٗ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس میں آپ ﷺ نے کوئی چیز ترک نہیں کی قیامت تک آنے والی ہر چیز کا ذکر کر دیا تو جس شخص نے اسے یاد رکھا سو اس نے یاد رکھا جو بھول گیا سو بھول گیا میں بھی کوئی چیز دیکھتا ہوں جو چیز میں بھول چکا ہوتا ہوں مجھے یاد آ جاتی ہے جیسے کوئی شخص کسی غیر موجود شخص کو پہچانتا نہیں ہے اور جب اسے دیکھ لیتا ہے تو یاد آ جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ506 کتابُ الْقَدَرِ باب قَوْلِهٖ (وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) نمبر6604.
مسلم جلد2صفحہ395 کتابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطُ السَّاعَةِ باب نمبر 1014 نمبر 7263. 7264.

ترمذی جلد2 صفحہ489 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا اَخبَرَ النَّبِیُّ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ.....حدیث نمبر 2150.

حدیث نمبر 59:

اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ یُلَقَّبُ حِمَارًا وَّ كَانَ یُضْحِکُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِی الشَّرَابِ فَاُتِیَ بِهٖ یَوْمًا فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا یُؤْتٰی بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِنَّهٗ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

ترجمہ:

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ تھا اسے حمار کہا جاتا تھا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تھا۔
ایک دن اسے لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے شراب پینے کی وجہ سے اس کی پٹائی کی گئی تو حاضرین میں سے ایک نے کہا! اے اللہ اس پر لعنت کر اسے اس جرم میں کئی بار لایا جا چکا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت نہ کریں میں جانتا ہوں اللہ کی قسم یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

تخریج:

بُخاری جلد2 صفحہ535 کتابُ الْحُدُوْدِ باب مَا یُكْرَهُ مِنْلَّعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ ......نمبر 6780.
شعبُ الْاِیْمَان للبیهقی499. السنن الکبری للبیهقی17273. مصنف عبدالرزاق 13552.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کی باتیں بھی جانتے ہیں کئی بار شراب پینے کی سزا ملنے پر بھی فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

یعنی تم اس کے ظاہر کو دیکھ رہے ہو جبکہ میں اس کے ظاہر کے ساتھ اس کے دل کے رازوں سے بھی واقف ہوں فرمایا اگر چہ یہ شراب پی لیتا ہے لیکن خدا کی قسم اس کے دل میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

حدیث نمبر 60:

صنعا سے حضر موت تک کوئی ڈر نہیں ہوگا

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهٗ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهٗ اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَّمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضَرَ مَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ .

ترجمہ:

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں (مشرکین کی زیادتی کی) شکایت کی آپ ﷺ اس وقت اپنی چادر سے ٹیک لگائے ہوئے خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کیا آپ ﷺ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سے پہلے زمانے میں کسی کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر آرہ لاکر اس کے سر پر رکھ کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا لیکن یہ بات بھی اسے اس کے دین سے دور نہیں کرسکی تھی پھر کسی شخص کے سر پر لوہے کی کنگی پھیری جاتی تھی جو گوشت کو ہڈی سے (راوی کو شک ہے) یا پٹھوں سے الگ کر دیتی تھی اور یہ بات بھی اسے دین سے دور نہ کرسکی۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور مکمل کرے گا یہاں تک کہ ایک سوار شخص صنعاء سے لے کر حضر موت تک جائے گا اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا یا اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا (لیکن) تم لوگ جلد بازی کا مظاہرہ کرر ہے ہو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ637 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ فِی الْاِسْلَام حدیث نمبر 3612.
بخاری جلد1 صفحہ678 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مَا لَقِیَ النَّبِیّ وَ اَصْحَابُہٗ...... حدیث نمبر3852 .
بخاری جلد2 صفحہ564 کتابُ الْاِکْرَاہِ باب مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ......... نمبر 6943.
مسند امام احمد بن حنبل21,095. صحیح ابن حبان6698. السنن الکبریٰ للنسائی5893. السنن الکبریٰ للبیھقی 17498. مسند ابو یعلیٰ7213. المعجم الکبیر للطبرانی3638. مسند حمیدی 157.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہ صرف کل بلکہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی مقدس نگاہیں دور تک ملاحظہ فرما رہی ہیں اسی لیے فرمایا تھا کہ تم ان حالات کو دیکھ رہے

ہوا ایک وقت آئے گا صنعاء سے حضر موت تک مسافر سفر کرے گا اسے اللہ عزوجل یا اپنی بکریوں کے بارے میں بھیڑیے کے سوا کسی اور کا کوئی ڈر نہیں ہوگا اس حدیث مبارک سے علم غیب ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 61:

برے سے برا زمانہ آتا جائے گا

عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْهِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والی زیادتیوں کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا تم صبر سے کام لو کیونکہ جو بھی زمانہ آئے گا اس کے بعد والا زمانہ اس سے زیادہ برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ589 کتابُ الْفِتَنِ باب لَا یَاْتِیْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حدیث نمبر 7068. مسند امام احمد بن حنبل 12369. صحیح ابن حبان 5952. مسند ابو یعلیٰ 4037. المعجم الصغیر للطبرانی 528.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک ہر زمانے کا علم

ہے اوران میں ہونے والے واقعات اور ظلم وستم کا بھی علم ہے تبھی فرمایا آنے والا ہرزمانہ پہلے سے براہوگا۔

حدیث نمبر 62:

بارہ امیر قریش سے ہوں گئے

جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ اثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا فَقَالَ کَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ اَبِیْ اِنَّهٗ قَالَ کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوارشادفرماتے سنا ہے بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشادفرمائی جومیں نہیں سن سکا پھر میرے والد نے مجھے بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا ان میں سے ہر ایک قریش سے تعلق رکھتا ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 619 کتابُ الْاَحْکَامِ باب الاِسْتِخْلَافِ حدیث نمبر 7222.

مسندامام احمد بن حنبل 20868. المعجم الکبیر للطبرانی 1896. المعجم الاوسط للطبرانی 859.

حدیث نمبر 63:

آج رات آندھی آئے گی

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیّ .... فَلَمَّا اَتَیْنَا تَبُوْکَ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّیْلَةَ رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ فَلَا یَقُوْمَنَّ اَحَدٌ وَّمَنْ کَانَ مَعَهٗ بَعِیْرٌ فَلْیَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَا هَا رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَاَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَیِّءٍ..........

ترجمہ:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔۔۔جب ہم تبوک آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج رات بڑی شدید آندھی آئے گی کوئی بھی شخص کھڑا نہ ہو۔جس کے پاس اونٹ ہو وہ اونٹ باندھ کر رکھے ہم نے اونٹوں کو باندھ لیا رات کو شدید آندھی آئی ایک شخص کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر جبل طی پر پھینک دیا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 283 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب خَرْصِ التَّمَرِ حدیث نمبر 1481.
مسلم جلد 2 صفحہ 253 کتابُ الفَضَائِلِ باب فِی مُعْجَزَاتِ النَّبِیِّ ﷺ حدیث نمبر 5948.
ابو داود جلد 2 صفحہ 86 کتابُ الخَرَاجِ باب اِحْیَاءِ الْمَوَاتِ حدیث نمبر 3079.
مسند امام احمد بن حنبل 23604. صحیح ابن حبان 4503. السنن الکبریٰ للبیھقی 7227. صحیح ابن خزیمہ 2314. مصنف ابن ابی شیبہ 1109.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ آج رات تیز آندھی آنے والی ہے علم غیب کی واضح دلیل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا نہ ہونے اور اونٹوں کو باندھنے کا حکم دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ جو کھڑا ہوگا وہ آندھی سے تکلیف اٹھائے گا لیکن ایک آدمی کھڑا رہا آندھی نے اسے اٹھا کر جبل طی پر پھینک دیا

حدیث نمبر 64:

اے سعد تمہاری عمر لمبی ہوگی

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا یَرُدَّنِیْ عَلٰی عَقِبِیْ قَالَ لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْفَعُکَ وَیَنْفَعُ بِکَ نَاسًا.......

ترجمہ:

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ایڑھیوں کے بل واپس نہ لائے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی زندگی دے گا اور تمہارے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع دے گا۔

جب کہ دوسرے مقام پر ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

وَیُضَرَّ بِکَ اٰخَرُوْنَ۔ اور دوسرے بہت سے لوگوں کو نقصان بھی ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 487 کتابُ الْوَصَایَا باب الْوَصِیَّةِ بِالثُّلُثِ حدیث نمبر 2744.
بخاری جلد 1 صفحہ 487 کتابُ الْوَصَایَا باب اَنْ یَّتْرُکَ وَرَثَتَهٗ.......... نمبر 2742.
بخاری جلد 1 صفحہ 252 کتابُ الْجَنَائِزِ باب رِثَاءِ النَّبِیِّ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ حدیث نمبر 1295.
بخاری جلد 1 صفحہ 696 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ... نمبر 3936.
بخاری جلد 2 صفحہ 112 کتابُ الْمُغَازِیْ باب حَجَّةِ الْوَدَاعِ حدیث نمبر 4409.
بخاری جلد 2 صفحہ 316 کتابُ النَّفَقَاتِ باب فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَی الْاَهْلِ حدیث نمبر 5354.
بخاری جلد 2 صفحہ 469 کتابُ الدَّعَوَاتِ باب الدُّعَآءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ نمبر 6373.
بخاری جلد 2 صفحہ 529 کتابُ الْفَرَائِضِ باب مِیْرَاثِ الْبَنَاتِ حدیث نمبر 6733.
مسلم جلد 2 صفحہ 49 کتابُ الْوَصِیَّةِ باب نمبر حدیث نمبر 4209.
ترمذی جلد 2 صفحہ 476 کتابُ الْوَصَایَا باب مَا جَآءَ فِی الْوَصِیَّةِ بِالثُّلُثِ نمبر 2076.
ابوداود جلد 2 صفحہ 47 کتابُ الْوَصَایَا باب مَا جَآءَ فِیْ مَا یَجُوْزُ .... نمبر 2864.
مؤطا امام مالک صفحہ 649 کتابُ الْوَصِیَّةِ باب الْوَصِیَّةِ فِی الثُّلُثِ لَتَتَعَدّٰی نمبر 1495.
السنن الکبریٰ للنسائی 9206. مسند ابوداود طیالسی 196. الادب المفرد للبخاری 796. مسند حمیدی 66.

تشریح:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے غلاموں کی زندگی اور موت کا علم رکھتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کریں گے ان سے کن کو نفع اور کن کو نقصان ہوگا۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا تمہاری عمر لمبی ہوگی ایک قوم کو تم سے فائدہ ہوگا ایک قوم کو تم سے نقصان ہوگا پھر ایسا ہی ہوا کیونکہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے ایران اور عراق کو فتح کیا مسلمانوں کو ان سے قوت، شوکت، فتح ونصرت اور غنیمت کی دولت حاصل ہوئی اور کفار کے علاقے چھینے گئے ان کے مرد غلام اور عورتیں باندیاں بنی اور جنگ میں کفار قتل ہوکر جہنم میں پہنچے (شرح صحیح مسلم جلد 4 صفحہ 498 لاہور)

حدیث نمبر 65:

تیرا بیٹا اعلیٰ جنت میں ہے

عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَا لِکٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَیِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَهِیَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلاَ تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَةَ وَ کَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَهَدْتُ عَلَیْهِ فِی الْبُکَاءِ قَالَ یَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی.

ترجمہ:

حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں سیدہ ام ربیع بنت براء جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے یہ صاحب غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے انہیں ایک اجنبی تیر آ کے لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں اگر ایسا نہیں ہے تو خوب رو پیٹ لوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام حارثہ! جنت کی کئی قسمیں ہیں اور تمہارا بیٹا جنت الفردوس یعنی سب سے بلند جنت میں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ500 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ باب مَنْ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ حدیث نمبر2809.
بخاری جلد2صفحہ41 کتابُ الْمَغَازِیُ باب فَضْلُ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا حدیث نمبر3982.
بخاری جلد2صفحہ498 کتابُ الرِّقَاقِ باب صِفَةِ الْجَنَّةِ وُالنَّارِ حدیث نمبر6550.
ترمذی جلد2صفحہ621 کتابُ تَفْسِيْرُ الْقُرْاٰنِ باب مِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ حدیث نمبر3140.
مسند امام احمد بن حنبل13223. صحیح ابن حبان 958. السنن الکبریٰ للنسائی8232. السنن الکبریٰ للبیهقی18321. المعجم الکبیر للطبرانی3235. مسند ابو یعلیٰ 3500. المستدرک للحاکم4930 مصنف ابن ابی شیبه 19320.

تشریح:

اس سے معلوم ہو کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے انجام سے بھی باخبر ہیں اسی لیے فرمایا تمہارا بیٹا جنت الفردوس میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف لوگوں کے انجام سے باخبر ہیں بلکہ ان کے دل کی کیفیت اور ایمان کی کیفیت کو بھی جانتے ہیں جیسا کہ حدیث نمبر28 میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی بہادری سے لڑنے والے شخص کے بارے میں فرمایا یہ جہنمی ہے۔

حدیث نمبر66:

عنقریب حکومتی معاملوں میں ترجیحی سلوک ہوگا

عَنِ بْنِ مَسْعُوْدٍعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَکُوْنُ اَثَرَۃٌ وَّ اُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَھا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَ تَسْاَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں عنقریب حکومتی معاملوں میں (ترجیحی) سلوک سامنے آئے گا اور ایسے امور ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو گے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حق کی ادائیگی تم پر لازم ہے تم اسے ادا کردینا اور جو تمہارا حق ہے وہ تم اللہ عزوجل سے مانگنا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ636 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ فِیْ الْاِسْلَام حدیث نمبر3603.
بخاری جلد2 صفحہ587 کتابُ الْفِتَنِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَتَرَوْنَ .... حدیث نمبر 7052.
مسلم جلد2 صفحہ134 کتاب الْاِمَارَۃِ باب وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَۃِ .... حدیث نمبر4775.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ489 کتاب الْفِتَنِ باب فِی الْاَثْرِہِ حدیث نمبر2149.
مسندامام احمد بن حنبل3663. صحیح ابن حبان4587. السنن الکبریٰ للبیھقی 16392. مسندابو یعلٰی5156. مسندابو داود طیالسی297. المعجم الکبیر للطبرانی10073. المعجم الصغیر للطبرانی985.

تشریح:

اس حدیث کی شرح میں علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

اس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم پر دوسروں کو مقدم کیا جائے گا جیسے حضرت حسین بن علی، حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر، حضرت عبداللہ

بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم
ایسے اکابر اور جلیل صحابہ کے ہوتے ہوئے یزید بن معاویہ، پھر مروان بن الحکم، اور
پھر عبدالملک بن مروان کو حکمران بنالیا گیا، ان کے گورنر شراب پیتے تھے اور رقص و
سرور کے دلدادہ تھے۔ (عمدۃ الباری جلد 6 صفحہ 653 لاہو)

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں۔

حدیث نمبر 67:

قریش کا قبیلہ لوگوں کو ہلاکت کا شکار کرے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهْلِکُ النَّاسَ هٰذَا الْحَیُّ مِنْ قُرَیْشٍ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاکت کا شکار کردے گا لوگوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگ ان سے دور رہیں (تو بہتر ہوگا)

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 163 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام حدیث نمبر 3604.
مسلم جلد 2 صفحہ 401 کتابُ الْفِتَنِ وَ اَشْرَاطُ السَّاعه باب نمبر 1014 نمبر .7325.7325.
مسند امام احمد بن حنبل 7858. صحیح ابن حبان 6712. المستدرک للحاکم 8450. مسند ابو یعلیٰ 6093.

تشریح:

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلے کا ذکر کیا جو لوگوں کو ہلاکت کا شکار کرے

گا اور لوگوں کو حکم دیا کہ تمہارا ان سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔ یہ بھی غیب کی خبر ہے۔

حدیث نمبر 68:

قریش کے کچھ نوجوانوں کے ہاتھوں امت کی ہلاکت ہوگی

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ هَلَاكُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُسَمِّيَهُمْ بَنِيْ فُلَانٍ وَّبَنِيْ فُلَانٍ.

ترجمہ:

عمرو بن یحیٰی بن سعید اموی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں مروان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قریش کے کچھ نوجوانوں کے ہاتھوں میری امت ہلاکت کا شکار ہوگی۔

مروان نے دریافت کیا نوجوانوں کے ہاتھوں؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے نام بتا دوں وہ فلاں کی اولاد ہوگی وہ فلاں کی اولاد ہوگی

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 636 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَا مَاتِ النُّبُوَّةِ فِيْ الْاِسْلَام حدیث نمبر 3605.
بخاری جلد 2 صفحہ 588 کتابُ الْفِتَنِ باب قَوْلَ النَّبِی هَلَاکُ اُمَّتِیْ....... حدیث نمبر 7058.
مسند امام احمد بن حنبل 7858. صحیح ابن حبان 6712. المستدرک للحاکم 8450. المعجم الصغیر للطبرانی 551. مسند ابو داود طیالسی 2505.

تشریح:

جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے ہاتھوں یہ امت ہلاک ہوگی تو مروان نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ کیا نوجوان اس امت کو ہلاک کریں گے یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تو چاہتا ہے تو میں ان کے نام بتا دیتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ وہ فلاں فلاں کے بیٹے ہوں گے۔ ہلاکت سے مراد یہ ہے کہ بنو امیہ کے نوجوان وہ کام کرنے لگیں گے جو لوگوں کی ہلاکت کے اسباب ہوں گے اور ان کے باعث ان میں جنگ و جدال ہوگا اور امت سے مراد اس وقت کے موجودہ لوگ ہیں یا ان کے قرب و جوار کے لوگ ہیں قیامت تک ہونے والی ساری امت مراد نہیں ہے۔

علامہ کرمانی نے ذکر کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے نام جانتے تھے
(تفہیم البخاری جلد 5 صفحہ 479)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کو ایک ایک چیز تفصیل سے ارشاد فرمادی تھی جیسا کہ دوسری حدیث پاک میں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو طرح کا علم عطا فرمایا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برتن (دو طرح کا علم حاصل کر کے اسے) یاد رکھا تھا ان میں سے ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے اور اگر میں دوسرے کو پھیلانے کی کوشش کروں تو میری شہ رگ کاٹ دی جائے گی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 83 کتابُ الْعِلْمِ باب حِفْظِ الْعِلْمِ حدیث نمبر 119۔

تشریح:

یعنی سنن اور احکام شرعیہ سے متعلق علم پھیلا دیا اور مستقبل میں ہونے والے فتنوں کی خبروں کے بارے میں جو علم تھا وہ بیان نہ کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ نبی رحمت ﷺ نے ہر ہر چیز کو بیان فرما دیا ہے اب بھی اگر کوئی کہے کہ فلاں کا علم نہیں تھا فلاں کا علم نہیں تھا تو اس کی اندھی عقل پر ہی افسوس ہے

حدیث نمبر 69:

شر کے بعد بھلائی اور بھلائی کے بعد شر

حَدَّثَنِی اَبُوْاِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ حُذَیْفَۃَ بْنَ الْیَمَانِ یَقُوْلُ کَانَ یَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ وَکُنْتُ اَسْاَلُہٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَۃَ اَنْ یُّدْرِکَنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا فِیْ جَاھِلِیَّۃٍ وَّشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰہُ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَ ھٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِیْہِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُہٗ قَالَ قَوْمٌ یَّھْدُوْنَ بِغَیْرِ ھَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُ قُلْتُ فَھَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ الشَّرِّ قَالَ نَعَمْ دُعَاۃٌ اِلٰی اَبْوَابِ جَھَنَّمَ مَنْ اَجَابَ ھُمْ اِلَیْھَا قَذَفُوْہُ فِیْھَا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِفْھُمْ لَنَا قَالَ ھُمْ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَیَتَکَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِمَامَھُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُمْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْکَ الْفِرَقَ کُلَّھَا وَلَوْاَنْ تَعُضَّ بِاَصْلِ شَجَرَۃٍ حَتّٰی یُدْرِکَکَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِکَ.

ترجمہ:

ابوادریس خولانی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں دریافت کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی کے بارے میں دریافت کرتا تھا اس اندیشہ سے کہ کہیں مجھے لاحق نہ ہو جائے۔

میں نے عرض یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں تھے اور بہت برے حال میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی (اسلام) عطا کی۔ کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے عرض کی کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تاہم اس میں کچھ کدورت ہوگی میں نے عرض کی وہ کدورت کیا ہوگی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری ہدایت کے بجائے دوسری ہدایت حاصل کریں گے ان کی کچھ باتیں تمہیں اچھی لگیں گی اور کچھ باتیں بُری۔ میں نے عرض کی کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کچھ دعوت دینے والے ہوں گے جو جہنم کی طرف بلائیں گے جو ان کی دعوت قبول کرے گا اس کو جہنم میں پھینک دیں گے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صفات ہمارے سامنے بیان فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہم جیسے لوگ ہوں گے ہماری زبان بولیں گے میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر مجھے ان کا زمانہ مل گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا میں نے عرض کیا اس وقت اگر مسلمانوں کی جماعت یا امام نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تمام فرقوں سے الگ رہنا خواہ تمہیں درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے۔ جب تمہیں موت آئے تو تم اسی حالت میں رہو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ636 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَا مَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام حدیث نمبر 3606.
بخاری جلد2 صفحہ 592 کتابُ الْفِتَنِ باب کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَةٌ حدیث نمبر 7084.
مسلم جلد2 صفحہ135 کتابُ الْاِمَارَةِ باب وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ.... نمبر 4784.
ابن ماجہ صفحہ423 کتابُ الْفِتَنِ باب الْعُزْلَةِ حدیث نمبر 3979.
مسندامام احمد بن حنبل 23438. صحیح ابن حبان 117. المستدرک للحاکم 386. السنن الکبریٰ للنسائی 8032. السنن الکبریٰ للبیہقی 16387. مسند ابو داود طیالسی 442.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے وقت میں بھلائی اور برائی کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا اسلام کی اس بھلائی کے بعد برائی ہوگی۔ اس برائی کے بعد پھر کدورت کے ساتھ بھلائی ہوگی۔

کدورت کی وضاحت بھی فرمائی کہ لوگ میری ہدایت کے علاوہ کوئی دوسری ہدایت حاصل کریں گے ان کی کچھ باتیں اچھی اور کچھ باتیں بری ہوں گی۔ اس بھلائی کے بعد پھر برائی آئے گی کچھ لوگ جہنم کی دعوت دیں گے جو ان کی دعوت کو قبول کرئے گا اس کو جہنم میں پھینک دیں گے پھر ان کی علامت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ لوگ ہم جیسے ہوں گئے اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔

حدیث نمبر 70:

احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے

عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا یہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ60 کتابُ الْمُغَازِی باب اُحُدٌ یُحِبُّنَا قَالَہٗ..... حدیث نمبر 4083.4084.
بخاری جلد1صفحہ596 کتابُ اَحَادِیْثِ الاَنْبِیَآءِ باب یَزِفُّوْنَ النَّسَلَانَ فِی الْمَشْیِ نمبر 3367.
بخاری جلد1صفحہ512 کتابُ الْجِهَادِ وَالسِّیرِ بالفَضْلِ الْخِدْمَةِ فِی الْغَزْوِ حدیث نمبر 2889.
بخاری جلد2صفحہ328 کتابُ الاَطْعِمَةِ باب الْحَیْسِ حدیث نمبر 5425.
بخاری جلد2صفحہ468 کتابُ الدَّعَوَاتِ باب التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ حدیث نمبر 6363.
بخاری جلد2صفحہ639 کتابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ باب مَا ذَکَرَ النَّبِیُّ حدیث نمبر 7333.
مسلم جلد1صفحہ508 کتابُ الحجِّ باب فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ وَدُعَاءَ النَّبِیِّ .... نمبر .3321.3322.
مسلم جلد1 صفحہ514 کتابُ الحج باب فضلِ احد حدیث نمبر 33371.3372.3373.
السنن الکبریٰ للنسائی 5503. مسند امام احمد بن حنبل 1237. صحیح ابن حبان 4725.
السنن الکبریٰ للبیھقی 12535.18082. مسند ابو یعلیٰ 3703.

تشریح:

اس پر فتن دور میں کچھ کم عقل لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ ارے بیوقوفو! دیوار تو چند اینٹوں یا پتھروں کو ترتیب کے ساتھ جوڑ دینے کا نام۔ میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو اتنے بڑے پہاڑ کے بارے میں جانتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔

اس جدید دور میں کئی ایسے آلے تیار ہو چکے ہیں کہ جنہوں نے پوری دنیا کو ایک گاؤں کی مانند کر دیا ہے انسان گھر بیٹھے دنیا کے کسی بھی کام کو اسی وقت دیکھنا چاہے تو دیکھ اور سن سکتا ہے لیکن دنیا میں کوئی ایسا آلہ تیار نہیں ہوا جس کی مدد سے پہاڑ تو پہاڑ ہے کسی ایک اینٹ کی محبت یا نفرت کو معلوم کیا جا سکے لیکن قربان جاؤں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف انسانوں اور جانوروں

کے دلوں کے رازوں سے واقف ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔

اور فرمایا ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں آج کے دور میں علم مصطفٰے پر اعتراض کرنے والے بدبختوں سے تو احد پہاڑ ہی اچھا ہے جو میرے کریم آقا ﷺ سے محبت کرتا اور آقا ﷺ اس سے محبت فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 71:

لوگ گمراہوں کو پیشوا بنالیں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ علم کو یوں نہیں اٹھائے گا کہ لوگ اس سے بے بہرہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنا پیشوا بنالیں گے جن سے مسائل دریافت کیے جائیں گے اور وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتوٰی دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ79کتاب العلم باب کیف یقبض العلم و کتب حدیث نمبر99.
بخاری جلد2صفحہ635کتاب الاعتصام بالکتاب....باب مایذکر من ذم الرای....نمبر7307.
مسلم جلد2صفحہ344کتاب العلم باب رفع العلم و قبضہ....نمبر6799.6798.6797.6796.
جامع ترمذی جلد2صفحہ550کتاب العلم باب ما جاء فی ذھاب العلم حدیث نمبر2606.
ابن ماجہ صفحہ101کتاب السنہ باب اجتناب الرای والقیاس حدیث نمبر52.
سنن دارمی239. مسند امام احمد بن حنبل651. صحیح ابن حبان4571. السنن الکبریٰ للنسائی 5907. المعجم الکبیر للطبرانی459. المعجم الاوسط للطبرانی55. مسندابوداود طیالسی 2292. مسند حمیدی581السنن الکبریٰ للبیھقی20139. مصنف عبدالرازق20481. مصنف ابن ابی شیبہ2019.

تشریح:

اس حدیث میں پیارے آقا ﷺ نے غیب کی درج ذیل خبریں ارشاد فرمائیں:
علماء کو اٹھالیا جائے گا جس کی وجہ سے علم بھی اٹھ جائے گا۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا لوگ جہلاء کو پیشواء بنالیں گے۔ جو غلط مسائل بتائیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

حدیث نمبر72:

فتنے نازل ہوئے/خزانے کھول دیئے گے

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَیْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ.

ترجمہ:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتیں ہیں ایک رات نبی اکرم ﷺ بیدار

ہوئے تو ارشاد فرمایا سبحان اللہ! آج کی رات کتنے فتنے نازل ہوئے ہیں اور کتنے ہی خزانے کھول دیئے گئے ہیں گھروں میں سوئی ہوئی عورتوں کو جگاؤ کیونکہ ممکن ہے کہ دنیا میں لباس پہننے والی کوئی عورت آخرت میں بے لباس ہو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ82 کتاب العلم باب العلم و العظة باللیل حدیث نمبر 114.
بخاری جلد1 صفحہ227 کتاب ابواب التھجد باب تحریض النبی علی صلوة اللیل نمبر1126.
بخاری جلد1 صفحہ636 کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر3599.
بخاری جلد2 صفحہ392 کتاب اللباس باب ما کان النبی یتجوز من اللباس و البسط نمبر5844.
بخاری جلد2 صفحہ445 کتاب الادب باب التکبیر و التبیح عند التعجب حدیث نمبر6218.
بخاری جلد2 صفحہ589 کتاب الفتن باب لایأتی زمان الذی .... حدیث نمبر7069.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ490 کتاب الفتن باب ماجاء ستکون فتن...... حدیث نمبر2156.
مسند امام احمد بن حنبل 2587. صحیح ابن حبان691. المستدرک للحاکم8552. مسند ابو یعلٰی 6988. المعجم الاوسط للطبرانی1962. المعجم الکبیر للطبرانی835. مصنف عبدالرازق20748. مسند حمیدی 159.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے نزول، خزانے کے کھولنے اور آخرت میں کچھ خواتین کے بے لباس ہونے کی خبر ارشاد فرمائی ہے۔

حدیث نمبر73:

اُمت مصطفٰے کو قیامت کے روز کس نام سے پکارا جائے گا

عَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِیْتُ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلٰی ظَھْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّا فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

فَمَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡکُمۡ اَنۡ یُطِیۡلَ غُرَّتَهٗ فَلۡیَفۡعَلۡ.

ترجمہ:

نعیم مجمر بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد کی چھت پر چڑھا آپ نے وہاں وضو کیا اور فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کو قیامت کے دن وضو کے اثرات کی بدولت چمکدار پیشانیوں والے کہہ کر بلایا جائے گا اس لیے تم میں جو بھی اپنی چمک میں اضافہ کر سکتا ہے وہ ایسا کرے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 86 کتاب الوضوء باب فضل الوضوء والغر...... حدیث نمبر 135.
مسلم جلد 1 صفحہ 159 کتاب الطهارت باب استحباب اطالة الغرة...... حدیث نمبر 580.
ابن ماجه صفحه 453 كتاب الزهد باب صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 4282.
مسندامام احمد بن حنبل 9184. السنن الكبرىٰ للبيهقي 262. صحيح ابن خزيمه 106.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف قیامت کا علم ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں قیامت کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کس نام سے پکارا جائے گا۔ اس لیے فرمایا کہ اس چمک میں اضافہ کرو۔

حدیث نمبر 74:

مساجد کی آرائش وزیبائش کرو گے

قَالَ ابۡنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا لَتُزَخۡرِفُنَّهَا کَمَا زَخۡرَفَتِ الۡیَهُوۡدُ وَالنَّصَارٰی.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں تم لوگ بھی (مساجد) کی اسی طرح آرائش وزیبائش کرو گے جیسے یہود ونصاریٰ (اپنی عبادت گاہوں کی آرائش) کرتے تھے

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ130 کتاب ابواب المساجد باب بنیان المساجد بطور تعلیق.
ابوداود جلد1صفحہ76 کتاب الصلوۃ باب فی بناء المسجد حدیث نمبر 448.

تشریح:

امام بخاری اس حدیث کو تعلیق کے طور پر لائے ہیں اور ابوداود میں سند کے ساتھ موجود ہے اس حدیث پاک میں فرمایا یہود ونصاریٰ کی طرح مسلمان بھی اپنی مساجد میں آرائش زیبائش کریں گے۔

حدیث نمبر 75:

تم برے لوگوں کے درمیان رہو گے

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو كَيْفَ بِکَ اِذَا بَقِيْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ بِهٰذَا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم برے لوگوں کے درمیان رہو گے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ135 کتاب ابواب المساجد باب تشبیک الاصابع فی المسجد نمبر 478.

مسند حمیدی 772. مصنف عبدالرزاق 20741. مسند ابو یعلیٰ 5593. صحیح ابن حبان 5950
5951. المعجم الکبیر للطبرانی 5884.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی زندگی اور موت سے واقف ہیں۔ اور نہ صرف آپ ﷺ یہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کن لوگوں میں رہ جائیں گے بلکہ ان لوگوں کے اعمال سے بھی واقف ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ظاہر و باطن اور زندگی و موت سے واقف ہیں۔

حدیث نمبر 76:

اپنے پروردگار کا دیدار کرو گے

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰی الْقَمَرِ لَیْلَۃً یَعْنِیْ الْبَدْرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَاتَضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ ....

ترجمہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے آپ ﷺ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف پیش نہیں آ رہی۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 145 کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل صلوۃ العصر حدیث نمبر 554.
بخاری جلد 1 صفحہ 148 کتاب مواقیت الصلوۃ باب فضل صلوۃ الفجر حدیث نمبر 573.
بخاری جلد 2 صفحہ 219 کتاب التفسیر باب قولہ (وسبح بحمد ربک.........) نمبر 4851.

بخاری جلد2صفحہ659 کتاب التوحید باب قولہ(وجوہ یومئذناضرۃ.............) نمبر7434.
مسلم جلد2صفحہ415 کتاب الزھد والرقائق باب نمبر1022 حدیث نمبر7438.
ابوداود جلد2صفحہ306 کتاب السنہ باب فی الرویۃ حدیث نمبر4728.
ابن ماجہ صفحہ111 کتاب السنہ باب فیما انکرت الجھمیۃ نمبر180.179.178.177.
مسند امام احمد بن حنبل19213. صحیح ابن حبان7442. السنن الکبریٰ للنسائی460. السنن الکبریٰ للبیھقی2015. المعجم الکبیر للطبرانی2224. المستدرک للحاکم8736. مسند حمیدی799.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ بعداز قیامت مومنین کواللہ تعالیٰ کے دیدار کی نعمت عطا کی جائے گی کیسے دیدار ہوگا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ بہتر جانتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا ایمان ہے۔

اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے غیب کی خبرارشادفرمائی کہ بعداز قیامت مومنین اللہ عزوجل کا دیدار کریں گے۔

حدیث نمبر 77:

قیامت کوتلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا وَّ قَصَہٗ بَعِیْرُہٗ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّ کَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُمِسُّوْہُ طِیْبًا وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّیًا

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے اونٹ سے گرگیا اور فوت ہوگیا ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ وہ شخص حالت

احرام میں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت کی اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دینا اور اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کے سر کو نہ ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 247 کتاب الجنائز باب کیف یکفن المحرم حدیث نمبر 1267.1268.
بخاری جلد 1 صفحہ 247 کتاب الجنائز باب الکفن فی ثوبین حدیث نمبر 1265.
بخاری جلد 1 صفحہ 247 کتاب الجنائز باب الحنوط للمیت حدیث نمبر 1266.
بخاری جلد 1 صفحہ 338 کتاب ابواب الاحصار.... باب المحرم یموت بعرفة.... نمبر 1849.1850.
بخاری جلد 1 صفحہ 338 کتاب ابواب الاحصار.... باب سنة المحرم اذا مات نمبر 1851.
مسلم جلد 1 صفحہ 448.449 کتاب الحج باب ما یفعل بالمحرم اذا مات حدیث نمبر 2891.2892.2893.2894.2895.2896.2899.2899.2900.2901.
نسائی جلد 1 صفحہ 269 کتاب الجنائز باب کیف یکفن المحرم اذا مات حدیث نمبر 1903.
نسائی جلد 2 صفحہ 12 کتاب مناسک الحج باب تخمیر المحرم .... نمبر 2712.2713.
نسائی جلد 2 صفحہ 28 کتاب مناسک الحج باب النهی عن تخمیر رأس المحرم .... نمبر 2858.
ابن ماجه صفحہ 394 کتاب مناسک الحج باب المحرم یموت حدیث نمبر 3084.
ترمذی جلد 1 صفحہ 313 کتاب الحج باب ما جاء فی المحرم یموت فی احرامه حدیث نمبر 918.
ابو داود جلد 2 صفحہ 107 کتاب الجنائز باب یف یصنع بالمحرم اذ مات حدیث نمبر 3241.
سنن دارمی 1852. مسند امام احمد بن حنبل 1850. صحیح ابن حبان 3957. السنن الکبری للنسائی 3693. السنن الکبری للبیهقی 6429. مسندابو یعلی 2473. المعجم الکبیر للطبرانی 215. المعجم الکبیر للطبرانی 12239. مسندابو داود طیالسی 2623. مسندحمیدی 466. مصنف ابن ابی شیبه 14429. دارقطنی 264.

تشریح:

اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے اس صحابی کے قیامت کے روز اٹھنے کی حالت بیان فرمائی کہ وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھیں گے۔ اس حدیث پاک سے ثابت ہوا

کہ نبی اکرم ﷺ کو قیامت کے بعد کا بھی علم ہے۔

حدیث نمبر 78:

لمبے ہاتھ والی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَةً یَذْرَعُوْنَهَا فَکَانَتْ سَوْدَةُ اَطْوَلَهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَتْ طُوْلَ یَدِهَا الصَّدَقَةُ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهٖ وَکَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں بعض ازواج نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ ﷺ سے آکر ملے گی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ طویل ہے۔ ان خواتین نے چھڑی کے ذریعے ہاتھ ناپنا شروع کیے تو سیدہ سودہ کا ہاتھ سب سے لمبا تھا لیکن بعد میں ہمیں اس بات کا پتا چلا کہ لمبے ہاتھ سے مراد زیادہ صدقہ کرنا تھا اور پھر وہی زوجہ محترمہ سب سے پہلے آپ ﷺ سے جا ملیں جو صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 273 کتاب الزکوۃ باب ای صدقة الفضل...... حدیث نمبر 1420.
مسلم جلد 2 صفحہ 296 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل زینب ام المومنین نمبر 6316.
سنن نسائی جلد 1 صفحہ 352 کتاب الزکوۃ باب فضل الصدقة حدیث نمبر 2540.
مسند امام احمد بن حنبل 24943. صحیح ابن حبان 3314. المستدرک للحاکم 6776. السنن

الکبریٰ للنسائی 2321. المعجم الکبیر للطبرانی 133. مسند ابو یعلیٰ 7430.

تشریح:

مسلم شریف میں سیدہ زینب کا ذکر ہے۔

اس حدیث پاک سے امہات کا عقیدہ معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ بعد کی باتیں اور لوگوں کی زندگی اور موت کے اوقات کو جانتے ہیں۔ اسی لیے انہوں نے سوال کیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی منع نہیں کیا کہ تم کیسی باتیں کر رہی ہو بلکہ ان کے سوال کا جواب دے کر ان کے اس عقیدے پر مہر لگا دی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی زندگیوں اور موت کا علم عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 79:

سب سے بہتر میرا زمانہ ہے

قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَّخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ.

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانوں کے بعد یہ بات بیان فرمائی تھی یا تین زمانوں کے بعد یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔ کہ تمہارے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جو خیانت سے کام لیں گے حالانکہ انہیں امین نہیں بنایا جائے گا۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی جائے گی وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے۔ اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ464 کتاب الشهادت باب لا یشهد علی شهادة..... حدیث نمبر2651.
بخاری جلد1صفحہ644 کتاب فضائل الصحابه باب فضائل الصحابه النبی حدیث نمبر3650.
بخاری جلد2صفحہ478 کتاب الرقاق باب ما یحذر من زهرة الدنیا..... حدیث نمبر6428.
بخاری جلد2صفحہ522 کتاب الایمان و النذور باب اثم من لا یعنی بالنذور نمبر6695.
مسلم جلد2صفحہ313 کتاب فضائل الصحابه باب فضل الصحابه..... حدیث نمبر
.6469.6473.6474.6475.6476.6477
سنن نسائی جلد2صفحہ146 کتاب الایمان و النذور باب الوفاء بالنذور حدیث نمبر3813.
ابو داود جلد2صفحہ295 کتاب السنه باب فضل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر4657.
مسند امام احمد بن حنبل19920. صحیح ابن حبان4328. السنن الکبریٰ للنسائی4751.
المستدرک للحاکم4871. السنن الکبریٰ للبیهقی20174. مسند ابو یعلیٰ5103. المعجم الصغیر للطبرانی96. مسند ابو داود طیالسی299. مصنف ابن ابی شیبه32416.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیبوں سے پردہ اٹھایا ہے:
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین زمانے بہتر ہوں گے۔ پھر ایسی قوم ہوگی جو خیانت کرے گی۔ حالانکہ ان کو امین بھی نہیں بنایا گیا ہوگا۔ گواہی دیں گے۔ حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی۔ وہ نذر مانیں گے۔ لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 80:

سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُم ثُمَّ یَجِیءُ اَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ یَمِیْنَہٗ وَیَمِیْنُہٗ شَھَادَتَہٗ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں پھراس کے بعد والے زمانے کے ہیں پھراس کے بعد والے زمانے کے ہیں اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے جس میں آدمی کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ464 کتاب الشھادت باب لا یشھد علی شھادۃ..... حدیث نمبر2652.
بخاری جلد1 صفحہ644 کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل الصحابہ النبی حدیث نمبر3651.
بخاری جلد2 صفحہ478 کتاب الرقاق باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا..... حدیث نمبر6429.
بخاری جلد2 صفحہ516 کتاب الایمان والنذور باب اذا قال اشھد باللّٰہ.....حدیث نمبر6685.
مسلم جلد2 صفحہ313 کتاب فضائل الصحابہ باب فضل الصحابہ..... نمبر6470.6472.6478.
ترمذی جلد2 صفحہ504 کتاب الشھادت باب ماجاء فی شھادۃ الزور حدیث نمبر2261.2262.
ابن ماجہ صفحہ290 کتاب ابواب الشھادت باب کرایۃ الشھادت...... حدیث نمبر2362.
مسند امام احمدبن حنبل7123. صحیح ابن حبان6729. المستدرک للحاکم390. السنن الکبریٰ للبیھقی20387. المعجم الکبیر للطبرانی527.

تشریح:

اوپر والی حدیث پاک میں زمانے کا ذکر ہے جب کہ اس حدیث پاک میں لوگوں

کا ذکر ہے۔ اور فرمایا پھر وہ لوگ آئیں گے جن کی گواہی سے پہلے قسم ہوگی اور قسم سے پہلے گواہی ہوگی۔

حدیث نمبر 81:

جب اونٹنیاں راتوں رات بھگا کر لے جائیں گی

ایک دفعہ جب حضرت ابن عمر کے ہاتھ اور پاؤں خیبر کے یہودیوں نے مروڑے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو خیبر سے نکالنے کا پختہ ارادہ کرلیا تو انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ادھر رہنے کی اجازت دی اور آپ نکال رہے ہیں تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِکَ قَلُوْصُکَ لَیْلَۃً بَعْدَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ کَانَتْ ھٰذِہٖ ھُزَیْلَۃً مِّنْ اَبِی الْقَاسِمِ قَالَ کَذَبْتَ یَاعَدُوَّ اللّٰہِ فَاَجْلَاھُمْ عُمَرُ.....

ترجمہ:

کیا تم یہ گمان رکھتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھلا دیا ہے: اس وقت تمہارا کیا معاملہ ہوگا؟ جب تمہیں خیبر سے نکال دیا جائے گا اور تمہاری اونٹنیاں راتوں رات تمہیں بھگا کر لے جائیں گی وہ شخص بولا! (حضرت) ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مذاق کے طور پر ایسا کہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے دشمن تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں سے نکال دیا۔-----

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 481 کتاب الشروط باب اذا اشترط فی المزارعۃ...... حدیث نمبر 2730.

حدیث نمبر 82:

میرے بعد خلفاء اور بہت سے دعویدار ہوں گے

عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَّاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلُ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.

ترجمہ:

ابوحازم بیان کرتے ہیں میں پانچ برس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے. بنی اسرائیل پر انبیاء حکمرانی کیا کرتے تھے جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آجاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت سے دعویدار ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کی سب سے پہلے بیعت ہو اس کی پیروی کرو اور ان خلفاء کو ان کا حق دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی رعایا کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 614 کتاب احادیث الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر 3455.
مسلم جلد 2 صفحہ 134 کتاب الامارۃ باب وجوب الوفاء ببعۃ..... نمبر 4775.4774.4773.
ابن ماجہ صفحہ 333 کتاب الجہاد باب الوفاء بالبیعۃ حدیث نمبر 2871.
مسند امام احمد بن حنبل 7974. صحیح ابن حبان 4555. السنن الکبریٰ للبیہقی 16325. مسند ابو یعلیٰ 6211.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعد ہونے والے واقعات کی خبر دی ہے کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت سارے دعویدار ہوں گے۔
اور یہ بھی فرمایا کہ جس کی سب سے پہلے بیعت ہو کر لینا۔ اس حدیث پاک میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اول ہونے کا ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 83:

حکومت قریش کے پاس رہے گی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَّا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ معاملہ (حکومت) قریش میں باقی رہے گا جب تک ان میں سے دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 622 کتاب المناقب باب مناقب قریش حدیث نمبر 3502.
بخاری جلد 2 صفحہ 601 کتاب الاحکام باب الامراء من قریش حدیث نمبر 7140.
مسلم جلد 2 صفحہ 128 کتاب الامارة باب الناس تبع القریش حدیث نمبر 4704.
مسند امام احمد بن حنبل 4832. صحیح ابن حبان 6266. السنن الکبریٰ للبیھقی 5079. مسند ابویعلیٰ 5589 مسند ابو داود طیالسی 1956.

حدیث نمبر 84:

سب سے زیادہ محبوب میری زیارت ہوگی

ایک طویل حدیث ہے جس کا پہلا حصہ باب نمبر 2 حدیث نمبر 6 کے تحت آرہا ہے اور اس حدیث کے آخر میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَّاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ.

ترجمہ:

لوگ کان کی مانند ہیں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے اور عنقریب تم پر وہ زمانہ آئے گا جب کسی شخص کے نزدیک اس کا میری زیارت کرنا اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 634 کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3589.
مسلم جلد 2 صفحہ 270 کتاب الفضائل باب فضل النظر الیہ وتمنیۃ حدیث نمبر 6129.
مسند امام احمد بن حنبل 8126. صحیح ابن حبان 6765. السنن الکبریٰ للنسائی 327. مسند حمیدی 447. المعجم الاوسط للطبرانی 4835.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ اگرچہ مسلمانوں کی حالت پستی کی طرف جائے گی لیکن اس وقت بھی ایسے مسلمان ہوں گے جن کو ہر چیز سے زیادہ محبوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے کی زیارت ہوگی۔

حدیث نمبر 85:

حضرت ثابت بن قیس جنتی ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُ لَکَ عِلْمَہٗ فَاَتَاہُ فَوَجَدَہٗ جَالِسًا فِیْ بَیْتِہٖ مُنَکِّسًا رَاْسَہٗ مَاشَاْنُکَ فَقَالَ شَرٌّ کَانَ یَرْفَعُ صَوْتَہٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَتَی الرَّجُلُ فَاَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ قَالَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ مُوْسَی بْنُ اَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّۃَ الْاٰخِرَۃَ بِبِشَارَۃٍ عَظِیْمَۃٍ فَقَالَ اذْھَبْ اِلَیْہِ فَقُلْ لَہٗ اِنَّکَ لَسْتَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَلٰکِنْ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو موجود نہیں پایا۔ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کے بارے میں آ کر بتاتا ہوں۔ وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان کو گھر میں بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا اس شخص نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے وہ بولے بڑے برے حال میں ہوں کیونکہ ان کی آواز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان کے عمل ضائع ہو چکے ہیں اور وہ جہنمی ہو چکے ہیں وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا وہ ایسے کہہ رہے ہیں۔

موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص دوسری مرتبہ عظیم بشارت لے کر حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جا کر ان سے کہو کہ وہ جہنمی نہیں ہیں بلکہ جنتی ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 638 کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3613.

بخاری جلد2صفحہ218کتاب التفسیر باب قولہ(لا ترفعوا اصوات....) حدیث نمبر4846.
مسلم جلد1صفحہ101کتاب الایمان باب مخافة المومن ان یحبط عملہٗ نمبر314.315.316.317.
مسند ابو یعلیٰ3331. صحیح ابن حبان7168. السنن الکبریٰ للنسائی8227. المستدرک للحاکم5036. المعجم الکبیر للطبرانی1308.

تشریح:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا بلکہ وہ اہل جنت سے ہے اور اس بات پر نبی ﷺ کے سوا کوئی اور شخص مطلع نہیں ہوسکتا تھا، سو یہ غیب کی خبر ہے اور آپ ﷺ کا معجزہ ہے (نعمۃ الباری ج6 ص660)

حدیث نمبر86:

عنقریب تمہارے پاس اونی بچھونے ہوں گے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا 'کیا تم نے قالین لے لیے ہیں میں نے عرض کی ہمارے پاس قالین کہاں سے آسکتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب آجائیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ641کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر3631.
بخاری جلد2صفحہ281کتاب النکاح باب الانماط و نحوها للنساء حدیث نمبر5161.
مسلم جلد2صفحہ202کتاب اللباس والزینہ باب جواز اتخاذ الانماط حدیث نمبر5450.

سنن نسائی جلد2 صفحہ93 کتاب النکاح باب الانماط حدیث نمبر 3386.
ترمذی جلد2 صفحہ566 کتاب الادب باب ماجاء فی الرخصة فی اتخاذ الانماط نمبر 2727.
ابو داود جلد2 صفحہ218 کتاب اللباس باب فی الفرش حدیث نمبر 4145.
مسند امام احمد بن حنبل 14264. صحیح ابن حبان 6683. مسند حمیدی 1227. مسند ابو یعلیٰ 1978.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ نے مستقبل میں ایسی چیز کے ہونے کی خبر دی ہے جس کا بالکل نام ونشان نہیں ہے۔ اوراس حدیث میں اس بات کا جواب ہے کہ آپ ﷺ (معاذ اللہ) کل کی بات نہیں جانتے۔

حدیث نمبر 87:

امیہ کو ابوجہل قتل کروائے گا

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی دوستی امیہ بن خلف سے تھی ایک مرتبہ وہ مکہ مکرمہ آئے تو ابوجہل نے مخالفت کی اور طواف کرنے سے روکنے کی کوشش کی جب بات بڑھنے لگی تو امیہ درمیان میں آ گیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

...........يَا أُمَيَّةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُمْ قَاتِلُوْكَ قَالَ بِمَكَّةَ قَالَ لَا اَدْرِیْ...........

ترجمہ:

------اے امیہ اللہ کی قسم! میں نے اللہ عزوجل کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا یہی لوگ تمہیں قتل کروائیں گے۔ امیہ نے دریافت کیا؟ کیا مکہ میں؟ فرمایا یہ میں نہیں جانتا------

(پھر امیہ نے مکہ سے باہر نکلنا چھوڑ دیا غزوہ بدر کے روز ابوجہل اس کو مجبور کر کے ساتھ لے گیا اور وہ وہاں مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوگیا)

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ37 کتاب المغازی باب ذکر النبی ﷺ من یقتل ببدر حدیث نمبر3950.
بخاری جلد1صفحہ601 کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر3632.
مسند امام احمد بن حنبل3794. المعجم الکبیر للطبرانی5350.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کی زندگی اور موت کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کیسے کہاں مرے گا اور اس کی موت کا سبب کیا ہو گا اور کون ہوگا۔ یہاں تک کہ جو کفار ان کو نہیں مانتے وہ لوگ بھی جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کو علم غیب ہے اور دوسری طرف کلمہ پڑھنے والے کچھ لوگ اس قدر بے باک ہیں کہ وہ شیطان اور ملک الموت کے علم کو تو قرآن وحدیث کی رو سے مانیں اور نبی پاک ﷺ کے لیے علم غیب ماننے کو قرآن وحدیث سے شرک قرار دیں۔ (معاذ اللہ) (براہین قاطعہ ص55 طبع کراچی۔ص51 طبع دیوبند)

کوئی محبوب ﷺ کی شان بیان کر کے اپنے نصیب چمکاتے ہیں اور کوئی بے عیب محبوب ﷺ کی شان میں نقص تلاش کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ اپنی اپنی قسمت کی بات ہے۔

حدیث نمبر88:

علم مصطفٰے کا انکار کرنے والے کا انجام

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِیًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَاَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَکَانَ یَکْتُبُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِیًّا فَکَانَ یَقُوْلُ مَا یَدْرِیْ مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا کَتَبْتُ لَہٗ

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهٗ فَاَعْمَقُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهٗ فَاَعْمَقُوْا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْهُ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اس نے سورہ بقرہ اورسورہ آل عمران سیکھ لی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحریر کرتا تھا وہ دوبارہ پھر عیسائی ہوگیا اور کہتا تھا۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کوصرف انہیں باتوں کا علم ہے جو میں نے انہیں لکھ کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اس کے ساتھیوں نے اسے دفن کیا تو صبح کے وقت زمین اسے باہر پھینک چکی تھی وہ لوگ بولے یہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اوران کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ شخص انہیں چھوڑ آیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اسے باہر پھینک دیا ہے۔ ان لوگوں نے اس شخص کی دوبارہ قبر کھودی اور گہری کھودی اگلے دن صبح پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ ان لوگوں نے یہی کہا یہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اوران کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ شخص انہیں چھوڑ آیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھود کر اسے باہر پھینک دیا ہے۔ ان لوگوں نے اس شخص کی دوبارہ قبر کھودی اور گہری کھودی جتنی وہ گہری کھود سکتے تھے اگلے دن صبح پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ تو انہیں پتہ چل گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے انہوں نے اسے اس

کے حال پر چھوڑ دیا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 639 کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3617.
مسلم جلد 2 صفحہ 373 کتاب صفات المنافقین واحکامهم باب نمبر 996 حدیث نمبر 7041.
مسند امام احمد بن حنبل 12236. صحیح ابن حبان 744. مسند ابو یعلی 3919.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ علم مصطفیٰ ﷺ پر اعتراض کرنے والا ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور لوگوں کو اس کا عبرت ناک انجام بھی دکھا دیا گیا کہ علم مصطفیٰ ﷺ پر اعتراض کرنے والے کو زمین بھی قبول نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿ خواب میں آنکھوں کی بصارت ملنے کی بشارت ﴾

عبداللہ بن محمد السمسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے سنا کہ امام محمد بن اسماعیل (امام بخاری) کی بچپن میں دونوں آنکھوں کی بینائی چلی گئی' ان کی والدہ نے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت کی' آپ نے فرمایا: اے خاتون! تمہارے بہ کثرت رونے اور بہت زیادہ دعا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی بصارت واپس کر دی پھر امام بخاری نے اس حال میں صبح کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی بینائی لوٹا چکا تھا۔

﴿ تاریخ دمشق ج 55 ص 42۔ سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 278.277۔ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 1 ص 425۔ نعمۃ الباری ج 1 ص 68۔ تیسیر الباری ج 1 ص 45 مصنفہ نواب وحید الزماں وہابی ﴾

باب نمبر 2:

علامات قیامت

ضروری وضاحت:

قیامت اور علامات قیامت کا علم بھی ایک قسم کا علم غیب ہی ہے لیکن ہم نے ایک الگ باب بنا دیا ہے تا کہ ان کے اعتراض کا جواب بھی مل جائے جو کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) آپ ﷺ کو قیامت کا علم نہیں ہے۔

حدیث نمبر 1:

لونڈی اپنے آقا کو جنے گی

اس حدیث پاک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام انسانی شکل میں آکر ایمان، اسلام، اور احسان کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور اس حدیث کے آخر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سوال بھی کرتے ہیں:

قَالَ مَتَی السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ فِی الْبُنْیَانِ فِی خُمُسٍ لَّا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ).

ترجمہ:

انہوں نے دریافت کیا قیامت کب آئے گی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس بارے

میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سائل (یعنی حضرت جبرائیل سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے رب (یعنی آقا) کو جنم دے گی اور چرواہے بلند و بالا عمارتیں قائم کرنے لگیں گے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ارشاد فرمایا) پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اِنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ.

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (پارہ نمبر 21 سورۃ لقمان آیت نمبر 34)

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 69 کتابُ الایمان باب سُؤَالِ جِبْرِیْلَ النَّبِیَّ عَنِ الْاِیْمَانِ .... نمبر 50.

بخاری جلد 2 صفحہ 201 کتابُ التَّفْسِیْر باب قَوْلِهٖ(اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ)حدیث نمبر 4777.

مسلم جلد 1 صفحہ 49 کتابُ الْاَیْمَانِ حدیث نمبر 93.94.95. 96.97.98.99.

ابن ماجه صفحه 102 کتابُ السُنه باب فِی الْاِیمانِ حدیث نمبر. 63.64.

ابن ماجه صفحه 430 کتابُ الْفِتَنِ باب اَشْرَاطُ السَّاعَه حدیث نمبر 4044.

ترمذی جلد 2 صفحہ 542 کتابُ الایمان باب مَا جَآءَ فِی وَصْفِ جِبْرِیْلَ لِلنَّبِیِّ..... نمبر 2564.

سنن النسائی جلد 2 صفحہ 263 کتابُ الایمان وَشَرَائعه باب نَعْتِ الْاِسْلَامِ حدیث نمبر 5005.

سنن ابو داود جلد 2 صفحہ 300.301 کتاب حدیث نمبر 4695.4697.4696.

مسند امام احمد بن حنبل 9497. صحیح ابن حبان 3351. مسند ابو یعلیٰ 257. المعجم الکبیر للطبرانی 13581. مصنف ابن ابی شیبه 3309.

تشریح:

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی تین علامتیں بیان فرمائی ہیں:

لونڈی اپنے آقا کو جنے گی یعنی اولاد ماں سے لونڈیوں جیسا سلوک کرے گی دوسرے لفظوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قرب قیامت میں اخلاقی اقدار بالکل پامال ہو جائیں گی لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں گے برہنہ پاؤں، برہنہ جسم والے لوگ لوگوں کے سردار بن جائیں گے۔

نوٹ:

یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مروی ہے،ہم نے دونوں کی تخریج کر دی ہے۔
اس حدیث سے بعض لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب خاص کر قیامت کے علم اور علوم خمسہ کی نفی کرتے ہیں۔ہم یہاں پر حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفی اعظمی صاحب کی شاندار تحقیق پیش کرتے ہیں جسے پڑھ کر ان شاء اللہ حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

قیامت کا علم:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کرنے والے اس حدیث سے بڑے طنطنے کے ساتھ دلیل لاتے ہیں کہ دیکھو حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کا وقت دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب دیا کہ میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ لقمان کی آیت تلاوت فرما کر صاف طور سے بتا دیا کہ پانچ چیزوں کا علم خدا کی ذات کے سوا کسی کو بھی نہیں ہے۔
خدا گواہ ہے کہ مجھے ان فاضلوں کے اس استدلال کو سن کر انتہائی تعجب ہوتا ہے اللہ اکبر! کتنا بڑا ستم ہے کہ جس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیامت کا علم ثابت ہوتا ہے اسی حدیث کو یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم قیامت کی نفی پر بطور دلیل کے پیش کرتے ہیں۔
سیدھی سی بات ہے کہ اگر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی بتانا تھا کہ مجھے قیامت کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے تو اس مفہوم و معنیٰ کو ادا کرنے کے لیے بہت سے الفاظ ہو سکتے

تھے مثلاً 'لَا اَعْلَمُهَا' میں اس کو نہیں جانتا یا لَسْتُ بِعَالِمِهَا میں اس کا جاننے والا نہیں ہوں یا مَالِیْ بِذَالِکَ مِنْ عِلْمٍ مجھے اس چیز کا کوئی علم نہیں ہے یا لَیْسَ عِلْمُهَا عِنْدِیْ میرے پاس اس کا علم نہیں ہے یا اس کا ہم معنٰی دوسرا جملہ ارشاد فرما دیتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان جملوں میں سے یا اس قسم کا کوئی جملہ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ سائل کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا کہ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ یعنی جس سے قیامت کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

اس عبارت کا کھلا ہوا اور صاف صاف مطلب یہی ہوا کہ اے جبریل! میں قیامت کے بارے میں تم سے زیادہ نہیں جانتا۔

عالم تو خیر عالم کسی عربی خواں طالب علم سے بھی اگر آپ اس کا ترجمہ کرائیں گے تو یقیناً وہ بھی یہی ترجمہ کرے گا جو میں نے لکھا ہے۔ اب آپ ٹھنڈے دل سے غور کیجئے اور ایمان سے کہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میں جبریل سے زیادہ قیامت کو نہیں جانتا اس کا کیا مطلب ہوا! یہ مطلب ہوا کہ قیامت کے بارے میں مجھ کو اور جبریل دونوں کو علم ہے اور میرا علم اس معاملے میں جبریل سے زیادہ نہیں یا یہ مطلب ہوا کہ میں اور جبریل قیامت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

اب آپ انصاف کیجئے کہ اس حدیث سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ جبریل حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو قیامت کے بارے میں علم ہے یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل دونوں کو قیامت کا علم نہیں ہے۔

واللہ! اگر آپ میں ذرہ بھی انصاف کا مادہ ہوگا تو آپ یہی کہیں گے کہ واقعی اس حدیث کا مفہوم یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل دونوں کو قیامت کا علم ہے۔

افسوس! ان لوگوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ما الْمَسْئولُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ میں اَعْلَمُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور اسم تفضیل کی نفی سے بالکل ہی فعل کی نفی لازم نہیں ہے اگر آپ یہ کہیں کہ زید عمرو سے زیادہ حسین نہیں ہے۔ تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ زید میں بالکل ہی حُسن نہیں ہے ظاہر ہے کہ بالکل ہی حسن والا نہ ہونا یہ اور بات ہے اور زیادہ حسن والا نہ ہونا یہ اور بات ہے۔ بہر کیف اس حدیث سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا بالکل ہی علم نہیں تھا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبریل دونوں کے لیے قیامت کا علم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

چنانچہ شیخ احمد صاوی نے سورہ احزاب کی آیت یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَة ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ (پارہ 22 سورۃ الاحزاب:63)

ترجمہ کنز الایمان: لوگ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے'' کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے:

فَلَمْ يَخْرُجْ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اطَّلَعَهُ اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُغِيْبَاتِ وَمِنْ جُمْلَتِهَا السَّاعَةُ لٰكِنْ اَمَرَ بِكَتْمِ ذٰلِكَ.

(حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین سورۃ الاحزاب تحت الآیۃ ٦٣ ج ۵ ص ١٦٥٨)۔

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس وقت تک تشریف نہیں لے گئے یہاں تک کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام غیوب کے علوم پر مطلع فرما دیا اور انہیں میں سے قیامت کا علم بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دے دیا تھا کہ قیامت کب آئے گی اس علم کو امت سے چھپائیں۔ اب رہ گیا یہ سوال کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ لقمان کی آیت تلاوت فرما کر یہ فرما دیا کہ ان پانچوں باتوں کا بجز خدا کے کسی کو علم نہیں اس

کا کیا جواب ہے۔

پانچ چیزوں کا علم:

تو اس جواب میں ہم یہی عرض کریں گے کہ اس سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ حضور اکرم ﷺ کو ان پانچوں چیزوں کا علم نہیں تھا کیونکہ اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ ان پانچوں چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کوئی انسان یا، جن، یا فرشتہ اگر اپنی عقل وفہم سے ان پانچ چیزوں کو جاننا چاہے تو ہرگز ہرگز نہیں جان سکتا لیکن اگر خداوندِ عالم کسی کو بتا دے تو یقیناً وہ جان لے گا۔ اس آیت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ خدا ہی جانتا ہے اور خدا کسی اور کو ان پانچوں چیزوں کا علم عطا نہیں کرے گا بلکہ اس آیت کے آخر میں اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پارہ 21 لقمان: 34) کا جملہ تو صاف صاف بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان پانچ چیزوں کو جانتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے ان پانچ چیزوں کی بھی خبر دے دیتا ہے کیونکہ وہ صرف علیم (علم والا) ہی نہیں بلکہ خبیر (خبر دینے والا) بھی ہے۔

یہ صرف میری ناقص عقل کا تیر تکہ نہیں ہے بلکہ بڑے بڑے علم تفسیر وحدیث کے ماہرین فن کی بھی یہی تحقیق ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے (مشکوۃ شریف کی شرح اشعۃ اللمعات ج 1 ص 44 (اشعۃ اللمعات کتاب الایمان الفصل الاول ج 1 ص 48) میں اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ان غیب کی چیزوں کو بغیر اللہ کے بتائے ہوئے عقل کے اندازے سے کوئی نہیں جان سکتا مگر وہ جس کو اللہ تعالیٰ بذریعہ وحی یا الہام بتا دے وہ جانتا ہے۔

اسی طرح حضرت علامہ ملا جیون (استاد عالمگیر بادشاہ) نے اسی آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اگرچہ ان پانچ باتوں کو کوئی نہیں جانتا مگر یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ

عزوجل اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے بتادے کیونکہ لفظ خبیر، مخبر (خبر دینے والا) کے معنٰی میں ہے (تفسیرات احمدیہ سورۃ لقمان تحت الآیۃ 34 ص 608.609)
(منتخب حدیثیں ص 69 تا 73 مکتبۃ المدینہ)

مولانا غلام رسول سعیدی صاحب علامات قیامت پر احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

خاص وقوع قیامت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت واقع ہونے سے پہلے اس کی تمام نشانیاں بیان فرمائیں اور موخر الذکر تین حدیثوں میں یہ بھی بتادیا کہ محرم کے مہینہ کی دس تاریخ کو جمعہ کے دن، دن کی آخری ساعت میں قیامت واقع ہوگی مہینہ، تاریخ، اور خاص وقت سب بتادیا صرف سن نہیں بتایا کیونکہ اگر سن بھی بتادیتے تو آج ہم جان لیتے کہ قیامت آنے میں اب اتنے سال باقی رہ گئے ہیں اور ایک دن بلکہ ایک گھنٹہ پہلے لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اب ایک گھنٹہ بعد قیامت آئے گی اور قیامت کا آنا اچانک نہ رہتا اور (معاذ اللہ) قرآن جھوٹا ہوجاتا کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے:
لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً (الاعراف:۱۸۷) قیامت تمہارے پاس اچانک ہی آئے گی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے مکذب نہیں مصدق ہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے صدق کو قائم رکھنے کے لیے سن نہیں بتایا اور اپنا علم ظاہر فرمانے کے لیے باقی سب کچھ بتادیا۔ (نعمۃ الباری ج 1 ص 280 تا 284)

حدیث نمبر 2:

جب امانت ضائع کی جائے گئی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضُیِّعَتِ

الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ .

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امانت کو ضائع کیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ضائع کیسے کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بھی معاملے کو نا اہل کے سپرد کیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحه 488 کتابُ الرِّقَاق باب رَفْعِ الْاَمَانَةِ حدیث نمبر 6496.

بخاری جلد1 صفحه 71 کتابُ الْعِلْمِ باب فَضْلِ الْعِلْمِ ...... حدیث نمبر 59.

مسند امام احمد بن حنبل 8714. صحیح ابن حبان 104. السنن الکبریٰ 20150.

تشریح:

اس حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ امانت کو ضائع کیا جانے لگے اس کا مطلب بھی ارشاد فرمادیا کہ جب کوئی کام نا اہل کو سونپا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

جیسے خلافت، قضا، اور افتا، کے معاملات نا اہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں جس طرح شرعی علوم سے نابلد لوگوں کو ہائی کورٹ اور اور سپریم کورٹ کا جج بنا دیا جائے اور دینی علوم سے بے بہرہ لوگوں کو صوبائی، قومی اسمبلی اور سینٹ کا رکن بنا دیا جاتا ہے اور ان کو اسلامی ریاست چلانے کا استحقاق دیا جاتا ہے جس کی وجہ

سے آج سارا نظام الٹ پلٹ ہے اور ادارے تباہ ہو رہے ہیں۔

حدیث نمبر 3:

زنا اور شراب عام ہو گی

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَاُ حَدِّثَنَّكُمْ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَآءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

ترجمہ:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے آج تمہیں میں ایسی حدیث سناؤں گا جو میرے بعد تمہیں کوئی اور نہیں سنا سکے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ قیامت کی علامات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ علم کم ہو جائے گا' جہالت بڑھ جائے گی' زنا عام ہو جائے گا' عورتیں بکثرت ہوں' اور مرد کم رہ جائیں گے' یہاں تک پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہو گا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 76 کتابُ الْعِلْمِ باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ حدیث نمبر 82.81.
بخاری جلد 2 صفحہ 295 کتابُ النِّکَاحِ باب یَقِلُّ الرِّجَالُ یَکْثُرُ النِّسَآءُ حدیث نمبر 5231.
بخاری جلد 2 صفحہ 352 کتابُ الْاَشْرِبَةِ حدیث نمبر 5577.
بخاری جلد 2 صفحہ 539 کتابُ الْمُحَارِبِیْنَ مِنْ اَهْلِ الْکُفْرِ وَالرِّدَّةِ باب اِثْمِ الزُّنَاةِ نمبر 6808.
مسلم جلد 2 صفحہ 343 کتاب الْعِلْمِ باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَقَبْضِهٖ وَظُهُوْرِ ..... نمبر 6787.6786.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 491 کتاب الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِیْ اَشْرَاطُ السَّاعَةِ نمبر 2165.
ابن ماجہ صفحہ 430 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِیْ اَشْرَاطُ السَّاعَةِ حدیث نمبر 4045.
مسند امام احمد بن حنبل 12549. صحیح ابن حبان 6768. السنن الکبریٰ للنسائی 5906.

مسند ابو یعلٰی 2892. مسند ابو داود طیالسی 1984.

تشریح:

اس حدیث میں درج ذیل قیامت کی علامتیں بیان کی ہیں۔
علم کم ہو جائے گا۔ جس کا مطلب ہے کہ علماء اٹھتے چلے جائیں گے جہلاء پیرو پیشوا ہوں گے۔ جہل کا غلبہ ہو گا۔ جس کی وجہ سے لوگ غلط مسئلے بیان کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ زنا بکثرت ہو گا۔ عورتیں زیادہ ہوں گئی اور مرد کم ہوں گے حتیٰ کہ ایک مرد پچاس عورتوں کا کفیل ہو گا۔

حدیث نمبر 4:

قتل اور فتنے عام ہوں گئے

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاُصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے زمانہ قریب آجائے گا عمل کم ہو جائیں گے بخل ڈال دیا جائے گا ہرج زیادہ ہو جائے گا لوگوں نے دریافت کیا ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل قتل۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 418 کتابُ الْاَدَبِ باب حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ...... حدیث نمبر 6037.
بخاری جلد 2 صفحہ 589 کتابُ الْفِتَنِ باب ظُهُوْرِ الْفِتَنِ حدیث نمبر 7062.7063.7065.
بخاری جلد 1 صفحہ 77 کتابُ الْعِلْمِ باب مَنْ اَجَابَ الْفُتْيَا بِاِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّاْسِ حدیث نمبر 86.
مسلم جلد 2 صفحہ 344 کتابُ الْعِلْمِ باب رَفْعِ الْعِلْمِ...... نمبر 6792.6793.6794.6795.

جامع ترمذی جلد2صفحہ490 کتاب الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِیْ الْھَرْجِ وَالْعِبَادَۃِ فِیْہِ نمبر2160.
ابن ماجہ صفحہ430 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ فِیْ ذِھَابِ الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ حدیث نمبر4047.
مسند امام احمد بن حنبل9523. صحیح ابن حبان6711. المستدرک للحاکم 8412. مسند ابو یعلی6323.

تشریح:

اس حدیث میں درج ذیل علامات قیامت بیان کی گئی ہیں۔
علم اٹھالیا جائے گا۔ جہالت عام ہوگی۔ فتنے عام ہوں گے۔ ہرج یعنی قتل وغارت عام ہوگی۔

حدیث نمبر5:

زلزلوں کی کثرت ہوگی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَتَظْھَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْھَرْجُ وَھُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتّٰی یُکْثَرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگئی یہاں تک کہ علم قبض کرلیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ سمٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، اور ہرج کی کثرت ہوگی اس سے مراد قتل ہے اور تمہارے درمیان مال زیادہ اور عام ہوجائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ214 کتابُ اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءَ باب مَا قِیْلَ فِیْ الزَّلَازِلِ وَالْاٰیَاتِ نمبر1036.
بخاری جلد2صفحہ589 کتابُ الْفِتَنِ باب ظُھُوْرِ الْفِتَنِ حدیث نمبر7061.

مسند امام احمد بن حنبل 7480. صحیح ابن حبان 6718. مسند ابو یعلیٰ 6323.

تشریح:

اس حدیث میں پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ ﷺ نے درج ذیل قیامت کی علامات بیان فرمائی ہیں:

علم قبض ہو جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، زمانہ سمٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج یعنی قتل کی کثرت ہوگی، مال زیادہ اور عام ہو جائے گا۔

حدیث نمبر 6:

قبل قیامت ترکوں سے جنگ کرو گے

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وَجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْماً نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ.

ترجمه:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ترکوں کے ساتھ جنگ نہیں کر لیتے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں جن کے چہرے خشک ہوتے ہیں ناکیں چپٹی ہوتی ہیں اور ان کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی مانند ہوتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہ کرلو جو بالوں سے بنی جوتیاں پہنتے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ518 كتابُ الْجِهَادِ والسِّيَرِ باب قِتَالِ التُّرْكِ حديث نمبر2928 .
بخاری جلد1 صفحہ 518 كتابُ الْجِهَادِ والسِّيَرِ باب قِتَالِ الَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ نمبر2929.
بخاری جلد1 صفحہ634 كتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ حيث نمبر 3587.
مسلم جلد2 صفحہ400 كتابُ الْفِتَنِ ...باب نمبر1014 نمبر.7310.7311.7312.7313.7314.
جامع ترمذی جلد2صفحہ492 كتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَاءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ حديث نمبر2175.
ابوداود جلد2صفحہ242 كتابُ الْمَلَاحِمِ باب فِي قِتَالِ التُّرْكِ حديث نمبر4304.
ابن ماجه صفحه 438 كتابُ الْفِتَنِ باب التُّرْكِ حديث نمبر 4096.4097.
مسند امام احمد بن حنبل20696. صحیح ابن حبان6746. السنن الكبرىٰ للنسائی4386.
السنن الكبرىٰ للبیهقی18374. المعجم الاوسط للطبرانی45. مسندابوداودطیالسی1171.
مسندحمیدی1100.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا ﷺ نے وضاحت کے ساتھ غیب کی خبریں ارشادفرماتے ہوئے قیامت سے قبل ہونے والی ایک جنگ کا ذکر کیا اس قوم کی نشانیاں بیان فرمائیں۔
کہ تم ایسی قوم سے جنگ کروگے جو بالوں سے بنی ہوئی جوتیاں پہنے گی ان کے منہ چوڑی ڈھالوں جیسے ہوں گے آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناکیں چپٹی ہوں گی۔

حدیث نمبر 7:

قیامت سے پہلے قحطان کا ایک فرد لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی جب تک قحطان سے ایک ایسا فرد نہیں نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ذریعے سے ہانک کر لے جائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ624 كتابُ الْمَنَاقِبِ باب ذِكْرِ قَحْطَانَ حديث نمبر 3517.
بخاری جلد2 صفحہ597 كتابُ الْفِتَنِ باب تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تُعْبَدُ الْاَوْثَانُ حديث نمبر 7117.
مسلم جلد2 صفحہ400 كتابُ الْفِتَنِ باب نمبر حديث نمبر 7310.
ترمذی جلد2 صفحہ494 كتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ اِنَّ الْخُلَفَاءَ مِنَ الْقُرَيْش حديث نمبر 2188.
مسند امام احمد بن حنبل 9395. المعجم الكبير للطبرانی 13198.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت سے پہلے کون کون حکومت کرے گا۔ ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہے جو علم مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں۔

علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اس شخص کا نام نہیں ہے لیکن قرطبی (اور ترمذی) نے اس کا نام جہجاہ ذکر کیا ہے۔ مسلم نے کتابُ الفتن میں (حضرت) ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی ہے کہ زمانہ ختم نہ ہوگا حتی کہ ایک شخص دنیا کا مالک ہوگا اس کو جہجاہ کہا جائے گا قولہ يَسُوقُ النَّاسُ اس میں یہ اشارہ ہے کہ لوگوں کو مسخر کرے گا اور ان کو اپنی رعیت بنائے گا جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہے توضیح میں ہے کہ قحطان کی حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ شخص جبراً خلیفہ ہوگا نعیم بن حماد نے فتن میں ارطاۃ بن منذر سے ذکر کیا کہ قحطانی مہدی علیہ السلام کے بعد

ہوگا اور ان کی سیرت اختیار کرے گا اور وہ ملک میں بیس برس رہے گا (عینی)
واللہ ورسولہ اعلم !(تفہیم البخاری جلد 5 صفحہ 391)

حدیث نمبر 8:

دو گروہ جنگ کریں گے/تیس جھوٹے دجال آئیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ یَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ وَ حَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ یَعْنِیْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ حِیْنَ (لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا) وَلَتَقُوْ مَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَا یَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ وَلَتَقُوْ مَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ وَ لَتَقُوْ مَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ یَلُوْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے اوران دونوں کے درمیان زبردست قتل وغارت ہوگی اوران کی دعوت ایک ہوگی (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک تیس جھوٹے دجالوں کو نہیں بھیجا جائے گا اوران میں ہرایک یہ کہے گا وہ اللہ کا رسول ہے (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک علم کو قبض نہ کرلیا جائے گا اور زلزلے زیادہ نہیں آئیں گے اور زمانہ سمٹ نہیں جائے گا، اور فتنے ظاہر نہیں ہوں گے، اور ہرج کثرت کے ساتھ نہیں ہوگا (راوی کہتے ہیں) اس سے مراد قتل ہے (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تمہارے درمیان مال زیادہ نہیں ہوگا وہ اتنا پھیل جائے گا کہ کوئی مالک یہ آرزو کرے گا کہ کوئی اس کے صدقے کو قبول کرلے لیکن وہ جس کے سامنے بھی اسے پیش کرے گا وہ کہے گا اسے اس کی کوئی طلب نہیں ہے (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند تعمیرات نہیں کریں گے (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک کوئی شخص کسی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزر کر یہ نہیں کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا (اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی) جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوجائے گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے اور سب لوگ ایمان لے آئیں گے اور یہ وہ وقت ہوگا جب کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا. (پارہ نمبر 8 سورۃ الانعام آیت نمبر 158)

ترجمہ کنزالایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔
اور قیامت ایسے عالم میں قائم ہوگی جب دو آدمیوں نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوگا اور اس کا سودا بھی نہیں کر سکیں گے اور وہ اس کو سمیٹ بھی نہیں سکیں گے اور قیامت ایسے عالم میں قائم ہوگی جب کوئی شخص اپنے جانور کا دودھ لے جا رہا ہوگا اور اس میں سے کچھ پی نہیں سکے گا اور قیامت ایسے عالم میں قائم ہوگی جب کوئی شخص اپنا حوض درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے کچھ پی نہیں سکے گا اور قیامت ایسے عالم میں قائم ہوگی جب کوئی شخص اپنا لقمہ اٹھا کر اپنے منہ کی طرف لے جائے گا لیکن اسے کھا نہیں سکے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ 598 کتابُ الْفِتَنِ حدیث نمبر 7121.
بخاری جلد2صفحہ562 کتابُ اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ...... باب قَوْلِ النَّبِيِّ لَا تَقُمُ السَّاعَةُ....نمبر6935.
بخاری جلد2صفحہ490 کتابُ الرِّقَاقِ باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا .....حدیث نمبر 6506.
بخاری جلد1صفحہ637 کتابُ المَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةَ فِي الْاِسْلَامِ حدیث نمبر 3609.
بخاری جلد2صفحہ156 کتابُ التَّفْسِيرِ باب قَوْلِهٖ(لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا)حدیث نمبر4635.4636.
بخاری جلد1صفحہ272 کتابُ الزَّكٰوةِ باب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ حدیث نمبر 1412.
بخاری جلد2صفحہ 597 کتابُ الْفِتَنِ باب لَا تَقُوْمُ السَّاعَةِ....حدیث نمب7115.
مسند امام احمد بن حنبل 8121. صحیح ابن حبان6734. السنن الکبریٰ للبیهقی16485.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا ﷺ نے درج ذیل غیوب اور قیامت کی علامات بیان فرمائی ہیں۔
قبل از قیامت دو گروہ جنگ کریں گے، دونوں کی دعوت ایک ہی ہوگی، اور اس جنگ میں بہت زیادہ قتل و غارت ہوگی۔ تیس جھوٹے دجال آئیں گے ہر ایک نبی

ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ علم قبض ہو جائے گا۔ زلزلے بکثرت ہوں گے۔ زمانہ سمٹ جائے گا۔ فتنے ظاہر ہوں گے۔ قتل کثرت سے ہوں گے۔ مال کی کثرت ہوگئی کوئی صدقہ قبول نہیں کرے گا۔ لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارتیں بنائیں گے۔ کوئی شخص قبر کے پاس سے گزرے گا تو یہ خواہش کرے گا کاش اس میں وہ ہوتا۔ سورج مغرب سے نکلے گا سب لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان قابل قبول نہیں ہوگا۔ قیامت اچانک آئے گی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے۔

اس حدیث مبارک میں نبی رحمت ﷺ قبل قیامت ہونے والے واقعات بیان فرمارہے ہیں اب بھی اگر کوئی اعتراض کرے کہ فلاں چیز فلاں چیز کا علم نہیں ہے تو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے لوگ سورج کو واپس مڑتے ہوئے دیکھ کر اور چاند کو دو ٹکڑے ہوتا ہوا دیکھ کر بھی نہیں مانتے تھے۔

حدیث نمبر 9:

امت مسلمہ کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

قَالَ قَالَ حَمِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ خَطِیْبًا یَّقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت حمید فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران

یہ بیان کرتے ہوئے سُنا فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کے لیے بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کا فہم عطا کر دیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ عطا فرماتا ہے یہ امت ہمیشہ اللہ جل جلالہ کے حکم پر قائم رہے گی اور قیامت تک کسی کی مخالفت اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ74 کتابُ الْعِلْمِ باب مَنْ یُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا .... حدیث نمبر72.
بخاری جلد2 صفحہ637 کتابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ... نمبر7312.
بخاری جلد2 صفحہ666 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی(اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا....... نمبر7460.
بخاری جلد1 صفحہ550 کتابُ فَرْضِ الْخُمُسِ باب قَوْلِهٖ(فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ)...... نمبر3116.
بخاری جلد1 صفحہ643 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب سُؤَالِ الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّرِیَهُمُ النَّبِیُّ ..... نمبر3641.
مسند امام احمد بن حنبل16956 .10 .المعجم الکبیر للطبرانی755 .المعجم الاوسط للطبرانی8766.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

اس امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر قائم رہے گا۔ اس حق والے گروہ کے مخالف بھی ہوں گے لیکن اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ وہ گروہ حق پر قائم ہی رہے گا کہ قیامت آجائے گی۔

حدیث نمبر10:

قیامت کی چھ علامتیں

قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةِ تَبُوْکٍ وَهُوَ فِی قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِی ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَاْخُذُ فِیْکُمْ کَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ

الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا یَبْقٰی بَیْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَکُوْنُ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَکُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ کُلِّ غَایَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا.

ترجمہ:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے خیمے میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ باتیں ہوں گی انہیں یاد رکھنا، میں وصال کر جاؤں گا پھر بیت المقدس فتح ہوگا، پھر دو وباؤں کے نتیجے میں عام لوگوں کی موت ہوگی جیسے بکریوں کو پیٹ کی بیماری ہوتی ہے، اس کے بعد مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ اگر کسی شخص کو سو دینار دے دیئے جائیں تو وہ راضی نہیں ہوگا، پھر ایک ایسا فتنہ آئے گا جو عربوں کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا اس کے بعد صلح ہوگی وہ تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر وہ تمہارے ساتھ غداری کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر تمہارے اوپر حملہ کرنے کے لیے آئیں گے اور ان میں سے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 562 کتابُ الْجِزْیَةِ باب مَا یُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ حدیث نمبر 3176.
ابن ماجه صفحه 429 کتابُ الْفِتَنِ باب اَشْرَاطُ السَّاعَه حدیث نمبر 4042.
مسند امام احمد بن حنبل 24017. صحیح ابن حبان 6675. السنن الکبری للبیهقی 18597.
المعجم الکبیر للطبرانی 72. المستدرک للحاکم 6342.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی چھ علامتیں بیان فرمائیں

ہیں اور کتنی تفصیل کے ساتھ ایک ایک چیز بیان فرمادی یہاں تک کہ جب رومی مسلمانوں پر حملہ کریں گے تو ان کے جھنڈوں اور فوجیوں کی تعداد بھی بیان فرمادی ایک مسلمان کے لیے علم غیب کی بہت بڑی دلیل ہے لیکن نہ ماننے والے پتھروں کو کلمہ پڑھتے ہوئے دیکھ کر نہیں مانتے تھے۔

حدیث نمبر 11:

قیامت اور شہادت کی انگلی کی مثال

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَبِاِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِىْ تَلِىْ الْاِبْهَامَ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیان والی انگلی اور جو انگلی انگوٹھے کے قریب ہے اس سے اس طرح اشارہ کیا اور فرمایا: میرا مبعوث ہونا اور قیامت کا آنا ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہے

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ238 کتابُ التُّفسِیر باب تَفْسِیْرُ سُوْرَةُ وَالنّٰازِعَاتِ حدیث نمبر4936.
بخاری جلد2 صفحہ308 کتابُ الطَّلَاقِ باب اللِّعَان حدیث نمبر5301.
بخاری جلد2 صفحہ490 کتابُ الرِّقَاقِ باب قَوْلِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ اَنَا ....حدیث نمبر6503.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ492 کتابُ اَبْوَاب الْفِتَنِ باب ما جآء فِی قَوْلِ النَّبِیِّ ......حدیث نمبر2173.
ابن ماجہ صفحہ 429 کتابُ الْفِتَنِ باب اشراط الساعة حدیث نمبر4040.
سنن دارمی2759. مسند امام احمد بن حنبل13343. صحیح ابن حبان6641. مسند ابو داود طیالسی2089. مسند حمیدی925. المعجم الکبیر للطبرانی743. مسند ابو یعلیٰ2925.

تشریح:

علامہ عینی فرماتے ہیں اس حدیث سے قیامت کے جلد آنے کی طرف اشارہ ہے
(عمدۃ القاری جلد 19 صفحہ 398)

حدیث نمبر 12:

ذوالخلصہ بت کا طواف کیا جائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِى الْخَلَصَةِ وَذُوالْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِیْ يَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دوس قبیلے کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد طواف کرتے ہوئے حرکت نہیں کریں گے (راوی کہتے ہیں) ذوالخلصہ دوس قبیلے کا بت تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 597 کتابُ الْفِتَنِ باب تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تُعْبَدَ الْاَوْثَانُ حدیث نمبر 7116.
مسند امام احمد بن حنبل 7663.

تشریح:

یعنی دوس قبیلہ کی آمدورفت ذی الخلصہ پر ہوگی اور وہ مرتد ہو جائیں گے قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین اس کے اردگرد طواف کرنے کی وجہ سے ہلیں گے یعنی وہ کافر ہو جائیں گی اور بتوں کی پوجا شروع کردیں گی۔

حدیث نمبر 13:

حجاز کی سرزمین سے آگ نکلے گی

قَالَ سَعِیْدُ بْنُ مُسَیَّبِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک حجاز کی سرزمین سے وہ آگ نہیں نکلے گی جو بصرٰی میں موجود اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ598 کتابُ الْفِتَنِ باب خُرُوْجِ النَّارِ حدیث نمبر7118.
جامع ترمذی جلد2صفحہ492 کتابُ الْفِتَنِ باب مَا جَآءَ تَقُوْمَ السَّاعَہ حدیث نمبر2177.
صحیح ابن حبان6839. المعجم الکبیر للطبرانی1229. المستدرک للحاکم 8369.

تشریح:

حجاز کی سرزمین سے آگ کا نکلنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں:

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا کہ چھ سو پنجاہ (650) ہجری میں جو ہمارا زمانہ ہے مدینہ منورہ کی شرقی جانب حرہ سے عظیم آگ بلند ہوئی تھی جسے تمام لوگوں نے دیکھا تھا یہ شیخ محقق عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ مدینہ میں بھی ذکر کیا ہے۔ (تفہیم البخاری جلد 10 صفحہ 654)

حدیث نمبر 14:

نہر فرات سونے کے پہاڑ اُگل دے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفَرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا.....

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب فرات میں سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ598 کتابُ الفِتَنِ باب خُرُوْجِ النَّارِ حدیث نمبر7119.
مسلم جلد2 صفحہ395.396 کتابُ باب حدیث نمبر7272.7273.7274.7275.7276.
ابوداود جلد2 صفحہ243 کتابُ الْفِتَنِ باب حسرات الْفرات عن کنزٍ حدیث نمبر4313.4314.
صحیح ابن حبان6693.

تشریح:

علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں۔
یعنی دریائے فرات کا پانی خشک ہوجائے گا اور اس میں سونا ظاہر ہوگا اسے پکڑنے کے لیے اس لیے منع فرمایا کہ اس کے پس منظر عظیم مصائب ہیں کیونکہ یہ قیامت کی علامات سے ہے چنانچہ مسلم شریف میں ابی بن کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے حدیث مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جب لوگ سنیں گے تو اس کی طرف جائیں گے اور وہاں لڑیں گے حتیٰ کہ سو میں سے ننانوے قتل ہوجائیں گے (تفہیم البخاری جلد 10 صفحہ 655 فیصل آباد)

حدیث نمبر 15:

پہلے لوگوں کی بالشت بھر پیروی کریں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَعًا بِذِرَاعٍ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفَارِسَ وَالرُّوْمِ فَقَالَ وَمَنُ النَاسُ اِلَّا اُو لٰٓئِکَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت پہلے لوگوں کی بالشت کے برابر اور گز کے برابر پیروی نہیں کرے گی عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ایرانی اور رومی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے علاوہ اور کون لوگ ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ638 کتابُ الْاِعْتِصَامِ...باب قَوْلِ النَّبِیِّ لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ نمبر7319.

مسند امام احمد بن حنبل 8414.

حدیث نمبر 16:

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر بولیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حتّٰی تُقَاتِلُوا یَهُوْدَ حتّٰی یَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَائَهُ الْیَهُوْدِیُّ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں قیامت اس وقت

تک قائم نہیں ہوگی جب تک وہ پتھر جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہو وہ یہ نہ کہے اے مسلمان یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کردو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ517 کتابُ الْجِهَادِ وُالسِّیر باب قِتَالِ الْیَهُوْدِ حدیث نمبر2926.
مسلم جلد2 صفحہ402 کتابُ الْفِتَنِ وَ اَشْرَاطُ السَّاعَة باب نمبر 1014 حدیث نمبر 7339.
مسند امام احمد بن حنبل 6032. صحیح ابن حبان 6806. السنن الکبریٰ للبیھقی 18371.
مسند ابویعلی 5523.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے جامد اشیاء بھی گفتگو کریں گی اور پتھر بول کر مسلمانوں کو بتائیں گے کہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔

حدیث نمبر 17:

حج وعمرہ کب تک ہوں گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُحَجَّنَ الْبَیْتَ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ .قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُحَجَّ الْبَیْتُ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔ ایک اور روایت میں ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج ہوتا رہے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ302 کتاب الحج باب قوله(جعل الکعبة البیت.......)حدیث نمبر1593. مسند امام احمد بن حنبل11233. صحیح ابن حبان6832. صحیح ابن خزیمہ2507. مسند ابو یعلیٰ1030.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی حج وعمرہ ہوتا رہے گا۔ اور جب تک حج وعمرہ ہوتا رہے گا قیامت قائم نہیں ہوگی یعنی قیامت سے پہلے حج وعمرہ بند ہو جائے گا۔

حدیث نمبر18:

میرا منبر میرے حوض پر ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنبَرِیْ عَلٰی حَوْضِی.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا باغ ہے اور یہ میرا منبر (قیامت کے روز) میرے حوض پر ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ236 کتاب ابواب التطوع باب فضل ما بین القبر والمنبر نمبر1196.1195.
بخاری جلد1 صفحہ343 کتاب فضائل المدینہ باب کراهیة النبی ﷺ.... حدیث نمبر1888.
بخاری جلد2 صفحہ504 کتاب الرقاق باب فی الحوض حدیث نمبر6588.
بخاری جلد2 صفحہ640 کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ماذکر النبی...... نمبر7335.

حدیث نمبر19:

قیامت ایک شفاف زمین پر قائم ہوگی

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن لوگوں کو ایک شفاف سفید زمین پر اکٹھا کیا جائے گا جو صاف ٹکیہ کی طرح ہوگی۔

بخاری جلد2صفحہ493 کتاب الرقاق باب یقبض اللّٰہ الارض یوم القیامۃ... حدیث نمبر 6521.

تشریح 18.19:

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت ایک شفاف زمین پر قائم ہوگی اور بروز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر حوض پر ہوگا۔ قیامت کا علم تو ایک طرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قیامت کے بعد بھی ہونے والی ایک ایک چیز بیان فرمادی ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد محمد

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

باب نمبر 3:

علامات فتنہ عظیم

چونکہ اس باب میں بھی ایک عظیم فتنہ برپا کرنے والے گروہ کی علامات بیان کی گئی ہیں جو علم غیب ہی ہے اس لیے اس باب کو تیسرے نمبر پر رکھا ہے۔

حدیث نمبر 1:

نجد کے لیے دعا نہ فرمائی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَیَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ شَامِنَا وَ یَمَنِنَا قَالَ قَالُوْا وَفِیْ نَجْدِنَا قَالَ قَالَ هُنَاکَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت دے۔ کچھ لوگوں نے عرض کیا ہمارے نجد کے لیے بھی دعا کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت دے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا ہمارے نجد کے لیے بھی دعا کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 215 کتاب اَبْوَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ باب مَا قِیْلَ فِی الزَّلَازِلِ وَالْاٰیَاتِ نمبر 1037۔

بخاری جلد2صفحہ594 کتابُ الْفِتَنِ با ب قَوْلَ النَّبِيِّ الفتنةُ مِنْ قِبَلِ اَلْمشرق حديث نمبر7094.
جامع ترمذی جلد2صفحہ713 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب فِیْ فَضْلِ الْيَمَنِ حديث نمبر3920.
مسند امام احمد بن حنبل 5987. صحیح ابن حبان 7301.

حدیث نمبر 2:

فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَاَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَآئِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلاثًا مِّنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ کے حجرے کی سمت اشارہ کرتے ہوئے فرمایا : فتنہ اس طرف سے آئے گا یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) یہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ547 کتابُ فَرْضِ الْخُمُسِ باب مَا جَآءَ فِی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ....نمبر3104.

تشریح 1.2:

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے اس حدیث کی تشریح بڑی تفصیل سے کی ہے ہم اس میں سے چند اقتباس نقل کرتے ہیں۔

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کو اپنی دعا سے محروم رکھا۔نجد کی جنوبی وادی حنیفہ کے ایک مقام عیینہ میں مسلیمہ کذاب پیدا ہوا تھا اور اسی جگہ محمد بن عبدالوہاب پیدا ہوا' اس کی پھیلائی ہوئی بدعقیدگیوں سے مسلمانوں کے عقائد

میں زلزلہ اور زبردست فتنہ پیدا ہوا۔

حسین احمد مدنی (دیوبندی) محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق لکھتا ہے:

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداً تیرہویں صدی' نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالاتِ باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت والجماعت سے قتل وقتال کیا' ان کو بالجبر اپنے عقائد کی تکلیف دیتا رہا' ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا' ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب اور رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے' بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیفِ شدیدہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار اور فاسق شخص تھا۔ اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصًا اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے' اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے اور نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ (الشہاب الثاقب ص ۴۲' میر محمد کتب خانہ کراچی)

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار' مشرک وکافر ہیں ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ (یعنی تعارف) میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے. (الشہاب الثاقب ص ۴۳ میر محمد کتب خانہ کراچی)

اور اب انور شاہ کشمیری (دیوبندی) کی رائے پیش کر رہے ہیں' وہ لکھتا ہے:

اور رہا محمد بن عبدالوہاب نجدی تو وہ پلید شخص تھا' کم علم تھا مسلمانوں پر کفر کا حکم لگانے میں بہت جلدی کرتا تھا۔ (فیض الباری ج 1 ص 171.170 بحوالہ نعمۃ الباری ج 3 ص 160 تا 163)

اور محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بھائی علامہ سلیمان بن عبد الوہاب نے خود اس نجدی کے رد میں ''الصواعق الالهية'' کے نام سے کتاب لکھی اور اس کا رد بلیغ کیا۔

حدیث نمبر 2 میں آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کی طرف اشارہ کیا جس سے مراد مشرق کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ کچھ بد بخت لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اس سے مراد سیدہ کے حجرے کو لیتے ہیں اگر یہ مطلب لیا جائے تو حضور اکرم ﷺ کا روضہ مبارک بھی وہاں ہے۔ معلوم ہوا کہ اس حدیث سے سیدہ کے حجرے کو مراد لینا غلط ہے اور کچھ لوگ اس حدیث سے مراد کوفہ لیتے ہیں اور سیدنا امام اعظم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی غلط ہے کیونکہ حدیث نمبر 1 میں صاف نجد کے الفاظ موجود ہیں تو اس حدیث میں بھی نجد کی طرف اشارہ ہے یعنی حدیث نمبر 2 حدیث نمبر 1 ہی کی تفسیر ہے اور دونوں سے مراد نجد ہی ہے۔

حدیث نمبر 3:

علاماتِ گستاخِ رسول

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَهُوَ بِالْیَمَنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَیْبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَافَقَسَمَهَا بَیْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ مُجَاشِعٍ وَ بَیْنَ عُیَیْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَبَیْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ كِلَابٍ وَبَیْنَ زَیْدِ الْخَیْلِ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ فَقَالُوْا یُعْطِیْهِ صَنَادِیْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَیَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِی الْجَبِیْنِ كَثُّ اللِّحْیَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ

يَامُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِيْعُ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهٗ فَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَهٗ اُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو یمن میں موجود تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہاں کی مٹی ملا ہوا سونا بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع سے تعلق رکھتا تھا' عیینہ بن بدر فزاری' علقمہ بن علاثہ عامری' جو بنو کلاب سے تعلق رکھتا تھا اور زید الخیل طائی' جو بنو نبہان سے تعلق رکھتا تھا' ان کے درمیان تقسیم کر دیا اس پر کچھ قریش اور انصاری ناراض ہو گئے اور بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سونا نجد کے سرداروں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کی تالیف قلب کے لیے ایسا کیا ہے پھر ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھی' پیشانی ابھری ہوئی تھیں' اس کی داڑھی گھنی تھی' رخسار ابھرے ہوئے تھے' سر منڈا ہوا تھا' وہ بولا اے محمد اللہ تعالیٰ سے ڈریئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس کی نافرمانی کروں گا تو پھر کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنایا ہے لیکن تم لوگ مجھے امین نہیں سمجھتے۔ حاضرین میں سے ایک شخص

نے اس کے قتل کی اجازت مانگی راوی بیان کرتے ہیں میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی اولاد میں سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پاک پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا اور وہ اسلام سے یوں باہر نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر نکل جاتا ہے یہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کو پایا تو میں انہیں ایسے قتل کروں گا جیسے قوم عاد کو قتل کیا گیا تھا۔

تخریج :

بخاری جلد2 صفحہ658 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قَوْلِہٖ(تَعْرُجُ الْمَلَائِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْہِ) حدیث نمبر7432.
بخاری جلد2 صفحہ688 کتابُ التَّوْحِیْدِ باب قِرَائَۃِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ...... حدیث نمبر7562.
بخاری جلد2 صفحہ163 کتابُ التَّفْسِیرِ باب قَوْلِہٖ(وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ)حدیث نمبر 4767.
بخاری جلد2 صفحہ102 کتابُ الْمُغَازِیْ باب بَعْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ .... حدیث نمبر 4351.
بخاری جلد1 صفحہ589 کتابُ اَحَادِیْثِ الْاَنْبِیَاءِ باب قَوْلِہٖ(وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ)نمبر3343.
مسلم جلد1 صفحہ398 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب اِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَۃِ وَمَنْ یُخَافُ... نمبر.2451.2452.
سنن نسائی جلد1 صفحہ359 کتابُ الزَّکٰوۃِ باب الْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ حدیث نمبر 2577.
سنن نسائی جلد2 صفحہ 173 کتابُ تحریم الدم باب مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ .... نمبر4112.
ابو داود جلد2 صفحہ312 کتابُ السنّہ باب قتل الخوارج حدیث نمبر4764.
مسند امام احمد بن حنبل1171 .11666 .11021 .صحیح ابن حبان25 .صحیح ابن خزیمہ 2237 .السنن الکبریٰ للبھقی12962 .مسند ابو یعلیٰ1163.

تشریح :

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدی سرداروں کو تالیف قلب کے لیے سونا عطا فرمایا لیکن وہ پھر بھی نہ سدھرے۔

جس شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات

پراعتراض کیا اس کی علامتیں درج ذیل ہیں۔
آنکھیں اندر کودھنسی تھیں، رخسار(گال)ابھرے ہوئے تھے، پیشانی (ماتھا) ابھراہوا تھا، داڑھی گھنی تھی، سر منڈا ہوا تھا۔
اور ایک روایت میں ہے مُشَمَّرُ الْاِزَارِ یعنی تہبند اونچا باندھا ہوا تھا۔

بخاری جلد2صفحہ102 کتابُ الْمُغَازِیْ باب بَعْثِ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ..... حدیث نمبر5351.

جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کی اجازت نہ دیتے ہوئے غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں اور مستقبل میں پائی جانے والی علامتیں بھی ارشاد فرمائیں جیسا کہ فرمایا:
اس کی اولاد میں سے وہ لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ یہ لوگ اہل اسلام کو تو قتل کریں گے لیکن بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔
لہذا ہم نے اس حدیث کی رو سے دیکھنا ہے کہ یہ علامتیں کن لوگوں میں پائی جاتی ہیں وہ کون لوگ ہیں جو مسلمانوں کو کبھی میلاد کی محفل میں قتل کر رہے ہیں کبھی بزرگان دین کے درباروں پر حاضری دینے والوں کو خودکش دھماکوں کا نشانہ بنا رہے ہے کبھی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سر بسجود ہونے کی حالت میں مسلمانوں کو بے دردی کے ساتھ شہید کر رہے ہیں۔
اور کون لوگ ہیں جو بت پرستوں غیر مسلموں سے دوستیاں کر رہے ہیں ان کے بڑوں کی قبروں پر پھول چڑھا رہے ہیں۔ لہذا ان لوگوں سے ہم نے خود بھی بچنا ہے اور امت کو بھی بچانا ہے۔ (اس کی وضاحت کے لیے ہماری کتاب ''آشکار حق'' ملاحظہ فرمائیں)
ان لوگوں کا فتنہ اس قدر سخت ہوگا کہ فرمایا اگر میں ان لوگوں کو پالوں تو قوم عاد کی

طرح قتل کروں کہ ایک بھی باقی نہ بچے۔

حدیث نمبر 4:

آخری زمانے میں کم عقل نوجوانوں کا فتنہ

قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاْتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَایُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِّمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آخری زمانے میں وہ لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی، عقلیں بھی کم ہوں گی، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کریں گے لیکن اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا تم جہاں کہیں بھی ان کے سامنے آؤ تو انہیں قتل کر دینا کیونکہ جو شخص ان کو قتل کرے گا اس کو ان کے قتل کرنے پر قیامت کے دن اسے اجر ملے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفہ 262 کتابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ باب اِثْمِ مَنْ رَائٰی بِقَرَائَةِ الْقُرْاٰنِ ..... نمبر 5057.
بخاری جلد1صفہ637 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَامِ حدیث نمبر 3611.
بخاری جلد2صفہ561 کتابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّیْنَ.... باب قتال الخوارج.... حدیث نمبر 6930.
مسلم جلد1صفہ 400 کتابُ الزَّکٰوةِ باب اِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ یُخَافُ.... نمبر. 2462.2463.2464.
سنن نسائی جلد2صفہ173 کتابُ تَحْرِیْمِ الدَّمِ باب مَنْ شَهَرَ سَیْفَهٗ....... حدیث نمبر 4113.
ابو داود جلد2 صفہ313 کتابُ السنہ باب فی قتل الخوارج حدیث نمبر 4767.

مسند امام احمد بن حنبل 616,912,1086. صحیح ابن حبان 6739. مسند ابو یعلیٰ 559.
السنن الکبریٰ للبیہقی 16474, 16558. مسند ابو یعلیٰ 616.

تشریح:

اس حدیث پاک میں ان لوگوں کی یہ نشانیاں بیان ہوئیں ہیں کہ احادیث پڑھیں گے قرآن پڑھیں گے لیکن ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ عقلیں اور عمریں کم ہوں گی۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے یعنی کبھی بھی واپس نہیں آئیں گے۔ ان کو قتل کرنا اجر کا باعث ہوگا۔ لہذا ہم نے ان لوگوں کی پہچان کرنی ہے کہ یہ علامتیں کن لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور کون لوگ بات بات پر احادیث پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے خود بھی بچنا ہے اور امت کو بھی بچانا ہے۔ اس حدیث پاک میں ان لوگوں کی ایک علامت کم عقلی بھی بیان کی گی ہے ہم یہاں پر اکابرین امت کے اقوال نقل کرتے ہیں کہ آدمی کی عقل کب کم ہو جاتی ہے اور کب وہ احمق بن جاتا ہے اس سے حدیث پاک کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

جیسا کہ امام غزالی نقل فرماتے ہیں۔ حضرت نخعی فرماتے ہیں کہ مجھے طویل داڑھی والے عقل مند پر تعجب ہوتا ہے کہ وہ اپنی داڑھی کو کیوں نہیں کاٹتا اور اسے دو داڑھیوں کے درمیان کیوں نہیں کرتا اس لیے کہ ہر چیز میں اعتدال اچھا لگتا ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب داڑھی (زیادہ) بڑھ جاتی ہے تو عقل رخصت ہو جاتی ہے۔ (احیاء العلوم جلد 1 ص 446۔ لباب الاحیاء ص 57۔ قوت القلوب ج 2 ص 244)

امام ابن جوزی ''اخبار الحمقی والمغفلین'' میں نقل فرماتے ہیں:
بعض حکماء کہتے ہیں کہ داڑھی کا لمبا ہونا عقل کی کمی کی علامت ہے (اخبار الحمقی والمغفلین ص 33) روایت کیا گیا ہے کہ تورات شریف میں لکھا ہے کہ داڑھی دماغ سے نکلتی

ہے تو جس آدمی کی داڑھی لمبی ہوتی ہے اس کا دماغ کم ہوتا ہے جس کا دماغ کم ہوتا ہے اس کی عقل کم ہوتی ہے جس کی عقل کم ہوتی ہے وہ احمق ہوتا ہے۔ بعض حکماء فرماتے ہیں حماقت داڑھی کی کھاد ہے تو جس کی داڑھی لمبی ہوتی ہے اس میں احمق پن زیادہ ہوتا ہے۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تو بڑی کھوپڑی والا اور لمبی داڑھی والے آدمی کو دیکھے تو اس پر بے شرم ہونے کا حکم لگا دے اگر چہ وہ امیر بن عبد الشمس ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی جس پر آپ غصے ہوئے تھے فرمایا کہ ہمارے پاس تیری حماقت اور کم عقلی کی شہادت کے لیے تیری داڑھی کا لمبا ہونا ہی کافی ہے۔

عبد الملک بن مروان کا قول ہے کہ جس کی داڑھی لمبی ہوتی ہے وہ کم عقل ہوتا ہے۔ (اخبار الحمقی والمغفلین ص 73)

بعض حکماء فرماتے ہیں کہ عقل کا مقام دماغ ہے اور روح کا رشتہ ناک ہے اور بیوقوفی کا مقام لمبی داڑھی ہے۔

سعید بن منصور سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ابن ادریس سے پوچھا کہ آپ نے سلام بن ابی حفصہ کو دیکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہاں دیکھا ہے لمبی داڑھی والا احمق ہے۔

امام ابن سیرین فرماتے ہیں۔

جب آپ کسی لمبی داڑھی والے شخص کو دیکھیں تو اس کی عقل میں حماقت کو پہچان لیں۔

زیاد بن امیر فرماتے ہیں۔جس آدمی کی داڑھی ایک مٹھی سے زیادہ ہو جاتی ہے جتنی زیادہ ہوتی جاتی ہے اتنی ہی عقل کم ہوتی جاتی ہے۔(اخبار الحمقی والمغفلین ص 74)

حدیث نمبر 5:

بدترین مخلوق کون؟

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے (جو کفار والی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں) وہ یہ فرماتے تھے اب ان لوگوں نے ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں اہل ایمان پر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 561 کتابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ ....تحت باب قتل الخوارج

تشریح:

امام بخاری نے "کتابُ اسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّيْنَ ...." میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ خوارج کفار والی آیات اہل ایمان پر چسپاں کرتے ہیں اس لیے یہ بدترین مخلوق ہیں اس دور میں بھی ایک مخلوق ایسی ہے جو بڑے زور و شور کے ساتھ بتوں اور کفار والی آیات انبیاء اولیاء اور اہلسنت پر چسپاں کرتے ہیں لہذا ہم نے ان کی پہچان کر کے ان سے خود کو بھی بچانا ہے اور امت مسلمہ کو بھی۔

حدیث نمبر 6:

قرآن حلق سے نیچے نہیں اترے گا

حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَاَهْوٰى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ .

ترجمہ:

یسیر بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کے بارے میں کچھ کہتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک عراق کی طرف بڑھا کر فرمایا تھا: یہاں سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ562 کتاب استابۃ المرتدین.... باب من ترک قتال الخوارج.... نمبر 6934.

تشریح:

اس حدیث پاک میں فرمایا وہ قوم قرآن پڑھے گی لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ کیا مطلب قرآن پڑھیں گے تو سہی لیکن اس پر غور نہیں کریں گے اور اسے نہیں سمجھیں گے یا عمل نہیں کریں گے۔

یاد رہے کہ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر شرک کا فتویٰ بھی قرآن کی آیت اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (پارہ نمبر 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 57) پڑھ کر لگایا تھا اور اس دور میں بھی قرآن کو بغیر سمجھے من مانے مطلب بیان کرتے ہوئے امت پر شرک کے فتوے لگائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت کو محفوظ رکھے۔

﴿امام بخاری کی قبر مبارک کے وسیلہ سے بارش﴾

نواب وحید الزماں وہابی لکھتا ہے: ''قسطلانی نے ارشاد الساری میں نقل کیا ابو علی حافظ سے انہوں نے کہا مجھ کو خبر دی ابو الفتح نصر ابن الحسن سمرقندی نے جب وہ آئے ہمارے پاس ۴۶۴ھ میں کہ ایک مرتبہ بارش کا قحط ہوا لوگوں نے پانی کے لیے کئی بار دعا کی پر پانی نہ پڑا۔ آخر ایک نیک شخص آئے قاضی سمرقند کے پاس اور ان سے کہا میں تم کو ایک اچھی صلاح دیا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا بیان کرو۔ وہ شخص بولے تم سب لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ سے دعا کرو شاید اللہ جل جلالہ ہم کو پانی عطا فرماوے۔ یہ سن کر قاضی نے کہا تمہاری رائے بہت خوب ہے۔ اور قاضی سب لوگوں کو ساتھ لے کر امام بخاری کی قبر پر گیا۔ اور لوگ وہاں روئے اور صاحب قبر کے وسیلہ سے پانی مانگا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شدت کا پانی برسانا شروع کیا یہاں تک کہ شدت بارش سے سات روز تک لوگ خرتنگ سے نکل نہ سکے''۔

﴿ارشاد الساری ج 1 ص 39۔ تیسیر الباری ج 1 ص 64 مصنفہ وحید الزماں وہابی﴾

باب نمبر 4:

بے مثل بشریت

ضروری وضاحت:

بعض لوگ اہلسنت پر بہتان تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں اہلسنت حضور اکرم ﷺ کی بشریت کے منکر ہیں جبکہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک آپ ﷺ نورانیت اور بشریت کے جامع ہیں یعنی آپ ﷺ نوری بشر ہیں آپ ﷺ کی نورانیت و بشریت دونوں بے مثل و بے مثال ہیں۔ اور اہلسنت ان لوگوں کا رد بلیغ کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں۔

حدیث نمبر 1:

میں تمہارے جیسا نہیں ہوں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَیْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اِنِّیِ اَظَلُّ اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنے شروع کیے تو لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنے شروع کیے یہ بات لوگوں کے لیے بڑی مشکل کا باعث بنی تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن ہم نے عرض کیا آپ ﷺ بھی تو صوم وصال رکھ رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں

تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ348 کتابُ الصَّوْمِ باب بَرَکَةِ السَّحُوْرِ مِنْ غَیْرِ........ حدیث نمبر1822.
بخاری جلد1 صفحہ354 کتابُ الصَّوْمِ باب الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ لَیْسَ فِی اللَّیْلِ صِیَامٍ نمبر1963.1964.
بخاری جلد1 صفحہ355 کتابُ الصَّوْمِ باب الْوِصالِ اِلَی السَّحَرِ حدیث نمبر 1967.
مسلم جلد1 صفحہ410 کتابُ الصِّیَام باب النَّھْیِ عَنِ الْوَصَالِ حدیث نمبر2563.
ابو داود جلد1 صفحہ342 کتاب الصیام باب فی الوصال حدیث نمبر. 2360 2361.
مؤطا امام مالک صفحہ242 کتاب الصِّیَام باب النَّھْیِ عَنِ الْوَصَالِ فِی الصِّیَامِ نمبر671.670.
سنن دارمی جلد1 صفحہ656 کتاب الصَّوْمِ باب النَّھْیِ عَنِ الْوَصَالِ فِی الصَّوْمِ نمبر1742.
مسند امام احمد بن حنبل 4721.4752.5795. صحیح ابن حبان .3576 3574.3575.
صحیح ابن خزیمہ2070.2069.2068. السنن الکبریٰ للبیہقی .8155 8156.8157.
السنن الکبریٰ للنسائی3263. مسند ابو یعلیٰ .1407.1133 2874. المعجم الکبیر للطبرانی 13300. المعجم الاوسط للطبرانی1783. مسند ابو داود طیالسی1579. مسند حمیدی 1009. مصنف عبدالرزاق7754. مصنف ابن ابی شیبہ9595.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی مبارک زبان سے اپنے پیارے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم میں میری مثل کوئی نہیں۔ جب صحابہ کرام علیھم الرضوان جو کہ انبیاء علیھم السلام کے بعد سب سے افضل ہیں ان میں آقا دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی نہیں تو کتنے ظلم کی بات ہے کہ اس پر فتن دور میں گناہوں اور گندگیوں سے لتھڑا ہوا فرد کھڑا ہو کر دعوٰی کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہے (معاذ اللہ)۔

حدیث نمبر2:

میں تمہاری مثل نہیں ہوں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ اِنِّی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی اَوْ اِنِّی اَبِیْتُ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے رات کو کھلا اور پلا دیا جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 354 کتابُ الصَّوْم باب الْوَصَالِ وَمَنْ قَالَ لَیْسَ فِی اللَّیْلِ صِیَام نمبر 1961.
مسلم جلد 1 صفحہ 411 کتابُ الصِّیَام باب النَّہْی عَنِ الْوَصَالِ حدیث نمبر 2567.
جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 282 کتابُ الصَّوْم باب مَا جَآءَ کَرَاهِیَةِ الْوَصَالِ لِلصَّائِم نمبر 745.
سنن دارمی جلد 1 صفحہ 656 کتاب الصَّوْم باب النَّہْی عَنِ الْوَصَالِ فِی الصَّوْم نمبر 1740.

حدیث نمبر 3:

میں تمہاری طرح نہیں ہوں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوْا اِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال

رکھنے سے منع کیا لوگوں نے عرض کی آپ ﷺ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری مانند نہیں ہوں مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ354 كتابُ الصوم باب الوصال و مَنْ قَالَ لَيْسَ.... حديث نمبر1962.
مسلم جلد1 صفحہ 411 کتابُ الصيام باب النّهى عَنِ الْوَصالِ حديث نمبر2564.2565.
سنن دارمی جلد1صفحہ656 كتابُ الصوم باب النّهى عَنِ الْوَصال..... نمبر2460.2461.2466.
مسند امام احمد بن حنبل16080. صحیح ابن حبان3560. صحیح ابن خزیمہ2028. السنن الكبرىٰ للنسائی2602. السنن الكبرىٰ للبیہقی7945. مسندابو یعلیٰ4654.

حدیث نمبر4:

میں تمہاری مانند نہیں ہوں

عَنْ اَنَسٍ رِضَیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ اُنَاسٌ مِّنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مُدَّنِیُ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیِ اَظَلُّ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیِ وَيَسْقِيْنِیْ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے صوم وصال رکھنا شروع کیے یہ مہینے کے آخری دنوں کی بات ہے آپ ﷺ کو دیکھ کر لوگوں نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کیے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ مہینہ لمبا ہو جاتا تو میں مسلسل صوم وصال رکھتا رہتا اور اپنے اوپر سختی کرنے والوں کو ان کی سختی کی حالت میں رہنے دیتا۔ میں تم لوگوں کی مانند نہیں ہوں۔ میرا پروردگار مجھے کھلا بھی دیتا ہے پلا بھی دیتا ہے۔

تخریج :

بخاری جلد2صفحہ622 کتابُ التَّمَنِّی باب مَا یَجُوزُ مِنَ اللَّوْحدیث نمبر 7241.
مسلم جلد1 صفحہ411 کتابُ الصِّیامِ باب النَّھْیِ عَنِ الْوَصَالِ حدیث نمبر 2541.

حدیث نمبر 5:

کون میری مانند ہے؟

اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ قَالُوْا فَاِنَّکَ تُوَاصِلُ قَالَ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ یَسْقِیْنِیْ ....

ترجمہ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھنے سے منع کیا ہم نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کون میری مانند ہے میں رات بسر کرتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے

تخریج :

بخاری جلد2 صفحہ622 کتابُ التَّمَنِّی باب مَا یَجُوزُ مِنَ اللَّوْحدیث نمبر 7242.
بخاری جلد1 صفحہ355 کتابُ الصَّوم باب التنکیل لِمَنْ اَکْثَرَالْوِصَالِ..... حدیث نمبر 1965.
مسلم جلد1 صفحہ411 کتابُ الصِّیامِ باب النَّھْیِ عَنِ الْوَصَالِ حدیث نمبر 2566.

تشریح 2.3.4.5 :

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں۔ کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل و بے مثال بنا کر معبوث فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات

بہت ارفع واعلیٰ ہے جس کو پیارے آقا ﷺ سے نسبت ہو جائے اس کی مثال نہیں ملتی۔ جیسا کہ وہ پاک بیبیاں جن کو زوجیت محبوب کا شرف حاصل ہے۔

حدیث نمبر 6:

ازواج مطہرات دوسری عورتوں کی مثل نہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَضَحِکَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ.

ترجمہ:

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ حق بات سے شرماتا نہیں ہے اگر عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اگر وہ پانی دیکھ لے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسکرادیں اور بولیں عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر بچہ اس سے مشابہہ کیوں ہوتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ 426 کتابُ الاَدَبِ باب التَّبَسُّمِ وَالضَّحِکِ حدیث نمبر 6091.
بخاری جلد1 صفحہ586 کتابُ اَحَادِیْثِ الْاَنْبِیَاءِ باب قَوْلِہٖ وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ.... نمبر 3328.
بخاری جلد1 صفحہ85 کتابُ الْعِلْمِ باب الْحَیَاءِ فِی الْعِلْمِ حدیث نمبر 129.
مسلم جلد1 صفحہ179 کتابُ الْحَیْضِ باب وُجُوْبِ الْغسل عَلَی الْمَرْاَةِ نمبر 712.713.714.
ابن ماجہ صفحہ145 کتابُ ابواب التَّیَمُّمْ باب فی الْمَرْاَةِ حدیث نمبر 600 .

ابو داود جلد 1 صفحہ 43 کتابُ الطھارت باب فی المراۃ تری ....حدیث نمبر 237.
سنن نسائی جلد 1 صفحہ 41 کتابُ الطھارۃِ باب غسل المراۃِ حدیث نمبر 197.196
مؤطا امام مالک جلد صفحہ 38 کتاب الطھارۃَ باب غسل المراۃِ حدیث نمبر 117.
سنن دارمی جلد 1 صفحہ 305 کتابُ الطھارۃَ باب فی المراۃِ تزی..... حدیث نمبر 786.
مسند امام احمد بن حنبل 26546 .صحیح ابن حبان 1165 . المعجم الکبیر للطبرانی 794.
مصنف عبدالرزاق 1094 . السنن الکبریٰ للنسائی 763 . مسند حمیدی 298 . مصنف ابن ابی شیبہ 31366.878.

تشریح:

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احتلام پر تعجب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن احتلام سے محفوظ تھیں۔ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تعجب سے معلوم ہوا کہ ہر وہ خاتون جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں متوقع ہوا گرچہ وہ کسی زمانہ میں کسی اور کے نکاح میں ہو وہ بھی احتلام سے محفوظ ہوتی ہیں۔جیسے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو اس سے پہلے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں مگر اس زمانہ میں بھی کبھی ان کو احتلام نہیں ہوا اسی لیے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فوت ہونے کے بعد جب وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں تو انہوں نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال پر تعجب کیا۔پتا چلا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن عام عورتوں کی مثل نہیں ہیں جب دیگر عورتیں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی مثل نہیں ہو سکتی تو دوسرے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ برے عقیدے سے محفوظ فرمائے۔آمین۔

حدیث نمبر 7:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے بھی دیکھتے ہیں

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ

فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّىْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِىْ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے ارشاد فرمایا صفیں درست رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھتا ہوں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ169 کتابُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِمَامَةِ باب اِقْبَالِ الْاِمَامِ عَلَى النَّاسِ..... نمبر719.
بخاری جلد1 صفحہ168 کتابُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِمَامَةِ باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ ....نمبر 718.
بخاری جلد1 صفحہ169 کتابُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِمَامَةِباب اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ............. نمبر725.
بخاری جلد1 صفحہ172 کتاب صِفَةِ الصَّلٰوةِ باب الْخُشُوْعِ فِى الصَّلٰوةِ نمبر741.742.
بخاری جلد1 صفحہ125 کتابُ اَبْوَبَ الْمَسَاجِدِ باب عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسِ........ نمبر418.419.
بخاری جلد2 صفحہ513 کتابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِباب كَيْفَ كَانَتْ يَمِيْنُ النَّبِىُّ حدیث نمبر664.
مسلم جلد1 صفحہ219 کتابُ الصلوۃ باب الامر بتحسین الصلوۃ......حدیث نمبر960.
مؤطاامام مالک صفحہ152 کتابُ قصر االصلوۃ فی السفر باب الْعَمْلُ فی جامع الصلوۃ نمبر401.
مسند امام احمد بن حنبل8864.8011.8756.صحیح ابن حبان 6337.مسندابو یعلی 2971.6335.مسند ابو داود طیالسی1995 .مسند حمیدی961.

تشریح:

اس حدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے لوگوں کی مثل نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا ہے۔ جو عقل کے اندھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں ان لوگوں کو اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر 8:

لعاب مبارک سے آنکھوں کو شفاء

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَّفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فَقَامُوْا يَرْجُوْنَ لِذَالِكَ اَيُّهُمْ يُعْطٰى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُّعْطٰى فَقَالَ اَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيْلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَاَمَرَ فَدُعِيَ لَهٗ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ مَكَانَهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَ اللّٰهِ لَاَنْ يُّهْدٰى بِكَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے دن ارشاد فرماتے ہوئے سنا عنقریب میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جسے اللہ تعالیٰ فتح نصیب کرے گا۔ لوگ اس امید میں کھڑے ہوگئے کہ دیکھیے جھنڈا کسے ملتا ہے۔

اگلے دن جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہر ایک کی یہی آرزو تھی کہ اسے جھنڈا دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علی کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھ رہی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو بلایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں گویا کبھی تکلیف ہی نہیں تھی انہوں نے

عرض کی میں اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ آرام سے رہو جب تم ان کے سامنے جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ ان پر کیا چیز لازم ہوگی۔ پس اللہ کی قسم! اگر کوئی شخص تمہارے سبب سے ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ521 کتابُ الْجِھَادِ السِّیَر باب دُعَآءِ النَّبِیِّ النَّاسَ اِلَی الْاِسْلَامِ ....نمبر2942.
بخاری جلد1 صفحہ 530 کتابُ الْجِھَادِ السِّیَر باب فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْہِ رَجُلٌ نمبر3009۔
بخاری جلد1 صفحہ556 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَہ باب مناقب علی بن ابی طالب نمبر 3701.
بخاری جلد2 صفحہ81 کتابُ الْمُغَازِیْ باب غَزْوَۃِ خَیْبَرَ حدیث نمبر 4210.
مسلم جلد2 صفحہ284 کتابُ فضائِلِ الصَّحابہ باب مِنْ فضائل علی بن ابی طالب حدیث نمبر 6222,6220.6223.6224.

مسند امام احمد بن حنبل22872. صحیح ابن حبان 6932. السنن الکبریٰ للنسائی8149. السنن الکبریٰ للبیھقی8009. المعجم الکبیر للطبرانی5818. مسند ابو یعلیٰ354. مصنف عبدالرزاق9637. مصنف ابن ابی شبیہ 32096. المستدرک للحاکم 5844.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں آپ ﷺ کی مثل کائنات میں کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ اور لوگوں کے تھوک سے ڈاکٹروں کے نزدیک بیماریاں پھیلتی ہیں لیکن میرے محبوب ﷺ کے مبارک لعاب دہن میں شفاء ہے آپ ﷺ کے لعاب مبارک سے نہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو شفاء ملی ہے بلکہ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کا جلا ہوا بازو ٹھیک ہو گیا حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ کا کٹا ہوا بازو جڑ گیا۔ حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ کی ٹانگ اور سر لعاب دہن کی برکت سے ٹھیک ہو گیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ لعاب مبارک

سے ٹھیک ہو گئی (البرہان ص 175)

لعاب مبارک کی برکت:

حدیبیہ والے دِن آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن کنوئیں میں ڈالا تو اس کی برکت سے پانی اس قدر زیادہ ہو گیا کہ چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے خود بھی پیا اور اپنے جانوروں کو پلاتے رہے۔

بخاری جلد 2 صفحہ 73 کتابُ الْمغازی باب غَزْوَةِ الْحُدَیبِیه حدیث نمبر 4150.4151.

بخاری جلد 1 صفحہ 631 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب علامات النُّبوۃِفِی الْاِسلام حدیث نمبر 3577.

اس حدیث سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی معلوم ہوا کہ وہ آپ ﷺ کو بے مثل و بے مثال سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر 9:

جو آپ ﷺ دیکھتے ہیں میں نہیں دیکھ سکتی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَایَاعَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِیْلُ یَقْرَأُ عَلَیْکِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ تَرٰی مَا لَا اَرٰی تُرِیْدُ النَّبِیَّ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عائشہ یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا انہیں بھی سلام ہو ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں آپ ﷺ وہ چیز دیکھ لیتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ570 کتابُ بَدْءِ الْخَلْقِ باب ذِکْرِ الْمَلَائِکَةِ حدیث نمبر3217.
بخاری جلد1صفحہ665 کتابُ فَضَائِلِ الصَّحَابه باب فضل عائشه حدیث نمبر3768.
بخاری جلد2صفحہ442 کتابُ الادبُ باب من دعاءِ صاحبه..حدیث نمبر6201.
بخاری جلد2صفحہ450 کتابُ الْاِسْتِئْذَانُ باب تسلیم الرجال علی النساء...... ..نمبر6249.
جامع ترمذی جلد2صفحہ760 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب مِنْ فَضْلِ عائشه نمبر2846.2845.
سن نسائی جلد2صفحہ96 کتابُ عشرة النسآء باب حُبُّ الرُّجُلِ بَعْضَ... نمبر3964.3963.
ابوداود جلد2صفحہ370 کتابُ الادب باب فی الرجل یقول فلانٌ...... حدیث نمبر5232.
سنن دارمی2638. مسند امام احمد بن حنبل24326. صحیح ابن حبان 7098. السنن الکبرٰی للنسائی8901. المعجم الاوسط للطبرانی782. المعجم الکبیر للطبرانی86. الادب المفرد للبخاری827.

تشریح:

اس دور میں کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کے مثل ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں اور دلیل کے طور پر کہتے ہیں ان کے بھی دو ہاتھ اور ہمارے بھی دو ہاتھ۔ ان کے بھی دو پاؤں ہمارے بھی دو پاؤں۔ ان کی بھی دو آنکھیں ہماری بھی دو آنکھیں۔ لہذا ہم (معاذ اللہ) آپ ﷺ کے مثل ہیں۔ انہیں اس حدیث سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ جب آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ جو کچھ آپ ﷺ کی مقدس نگاہیں دیکھ لیتی ہیں وہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ یعنی ہم آپ ﷺ کی مثل نہیں ہیں۔ جب آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کی مثل نہیں ہیں تو اس پُرفتن دور کا بدعقیدہ اور بدمذہب آپ ﷺ کی مثل کیسے ہوسکتا ہے۔
اور دوسرا یہی مثال بیان کر کے وہ خود کو ابوجہل، ابولہب، نمرود، فرعون، وغیرہ کی مثل قرار کیوں نہیں دیتے۔

حدیث نمبر 10:

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْهِ رِکْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَالَکُمْ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَیْنَ یَدَیْکَ فَوَضَعَ یَدَهُ فِی الرِّکْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَثُوْرُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ کَاَمْثَالِ الْعُیُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَّکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک برتن آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس پینے اور وضو کرنے کے لیے پانی نہیں ہے صرف وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پیالے میں رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی چشموں کی طرح پھوٹ پڑا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کرلیا۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا آپ کتنے لوگ تھے انہوں نے فرمایا! اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمارے لیے کافی تھا ویسے ہم پندرہ سو تھے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 631 کتابُ الْمَنَاقِبِ باب عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِی الْاِسْلَام حدیث نمبر 3576.
بخاری جلد 2 صفحہ 73 کتابُ الْمُغَازِی باب غَزْوَةَ الْحُدَیْبِیَه حدیث نمبر 4152.

بخاری جلد2 صفحہ360 کتابُ الْاَشْرِبَہ باب شرب الْبَرْکَۃُ والْمَاءِ حدیث نمبر5639.
مسلم جلد2صفحہ252 کتابُ الْفَضَائِلِ باب فِی مُعْجَزَاتِ النَّبِیِّ نمبر.5941.5942.5943.
مسلم جلد2صفحہ91 کتابُ اللقطہ باب استجاب خلط...... حدیث نمبر4518.
سنن دارمی28. صحیح ابن خزیمہ124. مسند ابو یعلیٰ4510. المعجم الکبیر للطبرانی3121.
المستدرک للحاکم3731.

نوٹ:

مبارک انگلیوں سے پانی کے جاری ہونے کا واقعہ ایک سے زیادہ بار کا ہے اور اس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تعداد بھی مختلف تھی۔ لیکن ہم نے اسی حدیث پاک کے تحت باقی مقامات کی بھی تخریج کر دی ہے۔

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلنے والا پانی بابرکت ہے جیسا کہ امام بخاری نے باب کا نام ہی 'شرب البرکۃ والمَاء' رکھا ہے۔

حدیث نمبر 11:

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں دیکھا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَخْمَ الْیَدَیْنِ وَ الْقَدَمَیْنِ حَسَنَ الْوَجْہِ لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَکَانَ بَسْطَ الْکَفَّیْنِ

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں اور دونوں ہاتھ پُر گوشت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بھی بڑا خوبصورت تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

دونوں ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ400 کتابُ اللباس باب الْجَعْدِ حدیث نمبرُ.5906.5907.5908.
مسند امام احمد بن حنبل12288 .مسندابو یعلیٰ2875.

تشریح:

اس حدیث سے پتا چلا کہ ہمارے پیارے محبوب ﷺ کی مثل کوئی نہیں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ نے آپ ﷺ سے پہلے اور نہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔ ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ وسوسہ آئے کہ حضرت انس یا دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کون سا پوری دنیا دیکھی ہے ہو سکتا کوئی آپ ﷺ کی مثل ہوتا۔ اس وسوسے کا جواب مداح محبوب اکبر ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے اشعار میں اس طرح دیا ہے:

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ   وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءِ

(دیوانِ حسان ص10)

اے محبوب ﷺ آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ حسن و جمال کا پیکر کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔
یہ صرف حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہی عقیدہ نہیں ہے بلکہ حضور اکرم ﷺ کے تمام غلاموں کا یہی عقیدہ ہے۔
حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وہی ذات ہے جن کو محبوب ﷺ نے اپنی اس دعا سے نوازا ہے۔
اے اللہ روح القدس کے ذریعے مدد فرما:

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.

اے اللہ روح القدس کے ذریعے سے اس کی (حضرت حسان رضی اللہ عنہ) کی مدد کر۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ 131 کتابُ الصلوۃ ابواب المساجد باب الشعر فی المسجدُ نمبر 453.
بخاری جلد1 صفحہ 570 کتابُ بَدْءِ الْخلق باب ذِکر الملائکۃ حدیث نمبر 3212.
بخاری جلد2 صفحہ 435 کتابُ الادب باب ہجاءِ المشرکین حدیث نمبر 6152.
مسلم جلد2 صفحہ 304 کتابُ فضائل الصحابہ باب فضائل حسان بن ثابت نمبر 6384.6385.6386.
سنن نسائی جلد1 صفحہ 117 کتابُ المساجد باب الرخصہ فی انشاد الشعر حدیث نمبر 715.
مسند امام احمد بن حنبل 7632. صحیح ابن حبان 1663. صحیح ابن خزیمہ 1307. المستدرک للحاکم 6058. السنن الکبریٰ للنسائی 795. السنن الکبریٰ للبیہقی 4145. مسند ابو یعلیٰ 4591. المعجم الکبیر للطبرانی 3580. المعجم الصغیر للطبرانی 769. المعجم الاوسط للطبرانی 668. مسند ابو داود طیالسی 2309. مسند حمیدی 1105. مصنف عبدالرزاق 26022. مصنف ابن ابی شیبہ 7644.

اعتراض:

بعض لوگ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل قرار دینے کے لیے قرآن کریم کی اس آیت کے ایک حصے کو بڑا پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مثل ہیں

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ. (پارہ نمبر 24 سورۃ حم السجدۃ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ آدمی ہونے میں، میں تمہیں جیسا ہوں۔

جواب:

اس کے جواب ہم دو طرح سے دیں گے تحقیقی جواب اور الزامی جواب:

تحقیقی جواب نمبر 1:

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم قُل آپ کہہ دیجئے۔ یعنی یہ کلمہ کہنے کی صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطور عاجزی فرما دیں۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ 'قولو انما ھو بشر مثلنا' اے لوگو تم کہا کرو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم جیسے بشر ہیں۔

جواب نمبر 2:

جب سابقہ لوگوں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (اللہ کے حکم سے) مردوں کو زندہ فرما رہے ہیں۔ کوڑھ کے مریضوں کو شفاء دے رہے ہیں۔ مٹی کا پرندہ بنا کر اس کو پھونک مارتے ہیں تو وہ زندہ ہو جاتا ہے۔ اور حضرت عزیر علیہ السلام سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر آ گئے ہیں۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ایسا انسان تو کر ہی نہیں سکتے لہذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں (معاذ اللہ)۔ لیکن جب پیارے آقا علیہ السلام تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس سے بڑے معجزے جیسے سورج کا واپس آنا' چاند کے دو ٹکڑے ہونا' پتھروں کا بولنا اور سلام کرنا' درختوں کا گواہی دینا' اور اس طرح کے کثیر معجزے ظاہر ہوئے تو کہیں لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ یا اللہ کا بیٹا نہ کہنے لگیں لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو فرما دیں۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ. (پارہ نمبر 24 سورۃ حم السجدۃ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ آدمی ہونے میں' میں تمہیں جیسا ہوں۔

یعنی نہ تو میں اللہ ہوں نہ اللہ کا بیٹا ہوں اور نہ ہی اللہ کا شریک ہوں۔ بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوں اللہ عزوجل نے مجھے ختم المرسلین' رحمۃ العلمین، شفیع المذنبین اور تمام مخلوقات سے اعلیٰ و افضل بنا کر معبوث فرمایا ہے۔

جواب نمبر 3:

قرآن پاک میں انبیاء علیہم السلام کے اقوال ملتے ہیں۔ کہ کسی نے عاجزی کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے لیے لفظ ''ظلم'' استعمال کیا۔ کسی نے ''ضال'' کہا تو اگر اب کوئی ان کے متعلق ایسا کہے گا تو اسلام سے خارج ہو جائے گا اسی طرح حضور ﷺ نے عاجزی فرماتے ہوئے کہا اب کسی کو کہنے کی اجازت نہیں ہے اگر کوئی آپ ﷺ کو عام لوگوں کی سطح پر کھڑا کرے اور اپنی مثل کہے گا تو وہ گستاخ ہوگا۔

الزامی جواب نمبر 1:

قرآن واحادیث اور سیرت وتاریخ کی کتب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا اعلان کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے اعلان کیا ہے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔ اب نہ کوئی دوسرا اللہ ہے اور نہ کوئی دوسرا رسول ہے لہذا اب کسی کو ایسا کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں اس کے علاوہ شیطان نے انبیاء کو عام بشر کہا (سورۃ الحجر آیت نمبر 33) اور کفار نے انبیاء کو اپنی مثل بشر کہا ہے جیسا کہ (المؤمنون آیت نمبر 24.34.47 'یٰس آیت 15 التغابن آیت نمبر 6 'ہود آیت نمبر 27') اب جو کوئی خود کو شیطان سمجھتا ہے یا خود کو کافر سمجھتا ہے تو وہ شیطان اور کفار کی پیروی کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کا مقام ومرتبہ گھٹاتے ہوئے ان کو اپنی مثل بشر کہنے کی جرأت کرسکتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح ایمان لانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ

اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 13)

تو صحابہ کرام' تابعین' تبع تابعین اور آئمہ مجتہدین میں سے کسی کا بھی انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر کہنا معمول نہیں تھا لہذا ہم ان بزرگوں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کو اپنی مثل بشر نہیں کہیں گے بلکہ بے مثل و بے مثال بشر

کہیں گے۔ 'نصیب اپنا اپنا'

جواب نمبر 2:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ط

(پارہ نمبر 7 سورۃ الانعام آیت نمبر 38)

ترجمہ کنز الایمان: اورنہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں۔

لہذا ان لوگوں کو قرآن کی اس آیت پر عمل کرتے ہوئے اعلان کرنا چاہیے کہ وہ سور کتا' گدھا' اور چیل' کوا وغیرہ کی مثل ہیں۔ جب کہ وہ ایسا نہیں کرتے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں بغض رسول اور کینہ رسول ہے جس کی وجہ سے وہ خود کو رسول ﷺ کا مثل قرار دیتے ہیں (معاذ اللہ)۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 12:

جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے میری ہی زیارت کی

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِيْ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر

سکتا اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ575 کتاب التعبیر باب من رای النبی فی المنام نمبر6994.6996.6997.
بخاری جلد1 صفحہ81 کتاب العلم باب اثمہ من کذب علی النبی ﷺ حدیث نمبر109.
مسلم جلد2صفحہ249 کتاب الرؤیاباب نمبر805 حدیث نمبر5917.5919.5920.5921.
جامع ترمذی جلد2صفحہ501 کتاب الرؤیا باب ما جاء فی قول النبی من .... نمبر2236.
جامع ترمذی جلد2صفحہ502 کتاب الرؤیا باب فی تاویل الرؤیا ما یستحب......نمبر2240.
ابن ماجہ صفحہ414 کتاب تعبیر الرؤیا باب رؤیۃ النبی فی المنام نمبر.3900.3901.3902.3903.3904.3905.

مسندامام احمدبن حنبل3559.سنن دارمی2139.المستدرک للحاکم8186.مسندابوداود للطیالسی2420.المعجم الکبیر للطبرانی8180.المعجم الاوسط للطبرانی954.مسند ابو یعلیٰ 3285.مصنف ابن ابی شیبہ30466.السنن الکبریٰ للنسائی7629.الادب المفرد للبخاری1046.

حدیث نمبر13:

جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب عالَم بیداری میں دیکھے گا

اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فِیْ الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الیَقَظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری کے عالم میں دیکھ لے گا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ575 کتاب التعبیر باب من را ی النبی ﷺ فی المنام حدیث نمبر6973.
مسلم جلد2صفحہ249 کتاب الرؤیا باب نمبر835 حدیث نمبر5918.

ابو داود جلد2 صحہ334 کتاب الادب باب فی الرویہ حدیث نمبر5023.

تشریح 12.13:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ خواب میں بھی شیطان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ یاد رہے شیطان ملعون انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صورتیں اختیار کرسکتا ہے جب شیطان جو بہت زیادہ شکلیں اختیار کرسکتا ہے وہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مماثلت اختیار نہیں کرسکتا تو اور کون ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہوسکتا ہے۔

پچھتر مرتبہ بیداری میں زیارت:

جس نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی وہ عنقریب بیداری میں زیارت کرے گا۔ اس کے بارے میں مختلف اقوال ہیں اور بزرگان دین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کرنا اور مختلف احادیث کی تصحیح کی معلومات کرنا کثرت سے منقول ہے جیسا امام سیوطی نے 75 مرتبہ بیداری میں زیارت کی ہے اور اس کے علاوہ مخالفین کی کتب سے بھی ثابت ہے جیسا کہ

انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتا ہے:

اور میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کرنا ممکن ہے. جس شخص کو اللہ تعالیٰ یہ نعمت عطا فرمائے (اس کو زیارت ہو جائے) کیونکہ منقول ہے کہ علامہ سیوطی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیس مرتبہ خواب میں زیارت کی ہے (علامہ عبد الوہاب شعرانی نے خود علامہ سیوطی کے حوالے سے لکھا کہ پچھتر مرتبہ بیداری میں زیارت کی اور بالمشافہ ملاقات کی 'میزان الشریعہ الکبریٰ ج 1 ص 44 'لواقع الانوار القدسیہ ص 17' سعیدی غفرلہٗ) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے متعلق

سوال کیا اور نبی ﷺ کی تصحیح کے بعد ان کو صحیح قرار دیا' (الی قولہ) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ انہوں نے بھی نبی ﷺ کی بیداری میں زیارت کی ہے اور آٹھ رفقاء کے ساتھ آپ ﷺ سے ''صحیح بخاری'' پڑھی پھر امام شعرانی نے ان میں سے ہر ایک کا نام بھی لیا' ان میں سے ایک حنفی تھا' اخیر میں انور شاہ کشمیری نے کہا: بیداری میں آپ ﷺ کی زیارت متحقق ہے اور اس کا انکار کرنا جہالت ہے۔ (فیض الباری ج1 ص204)

اور ایک دوسرے دیوبندی عالم سید احمد رضا بجنوری نے بھی الفاظ کے اختلاف کے ساتھ یہی لکھا ہے (انوار الباری شرح صحیح بخاری ج6 ص218۔ بحوالہ نعمۃ الباری ج1 ص431.432)

حدیث نمبر 14:

سونے سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَلٰى يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں ایک رات میں سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں سو گیا نبی اکرم ﷺ بھی اس رات وہاں تھے۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے۔ میں اٹھا اور آ کر آپ ﷺ کے

بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور دائیں طرف کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعت نماز ادا کی پھر آپ ﷺ سو گئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ خراٹے لینے لگے۔ جب آپ ﷺ سوتے تھے تو خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر موذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ تشریف لے گئے اور فجر کی نماز پڑھائی از سر نو وضو نہیں کیا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ166 کتاب الجماعة والامامة باب اذا قام الرجل عن یسار..... نمبر698.
بخاری جلد1 صفحہ92 کتاب الوضوء باب قرائة القرآن بعد الحدث وغیرہ حدیث نمبر182.
بخاری جلد1 صفحہ86 کتاب الوضوء باب التخفیف فی الوضوء حدیث نمبر137.
بخاری جلد1 صفحہ82 کتاب العلم باب السمر فی العلم حدیث نمبر116.
بخاری جلد1 صفحہ166 کتاب الجماعة والامامة باب یقومه عن یمین.....حدیث نمبر697.
بخاری جلد1 صفحہ169 کتاب الجماعة والامامة باب اذا قام الرجل عن یسار..... نمبر726.
بخاری جلد1 صفحہ189 کتاب صفة الصلوة باب وضو الصبیان و متٰی.... حدیث نمبر859.
بخاری جلد1 صفحہ208 کتاب ابواب الوتر باب ماجاء فی الوتر حدیث نمبر992.
بخاری جلد1 صفحہ236 کتاب ابواب العمل فی الصلوة باب استعانة الید فی الصلوة.....نمبر1198.
بخاری جلد2 صفحہ143 کتاب التفسیر باب ان فی خلق السموات والارض...... نمبر4569.
بخاری جلد2 صفحہ144 کتاب التفسیر باب ربنا اننا سمعنا...... حدیث نمبر4572.
بخاری جلد2 صفحہ665 کتاب التوحید باب ماجاء فی تخلیق السموات والارض نمبر7452.
مسلم جلد1 صفحہ311 کتاب صلوة المسافرین باب صلوة النبی ودعائه باللیل نمبر1793.1791.1788
ابوداود جلد1 صفحہ201 کتاب الصلوة باب فی صلوة اللیل حدیث نمبر1364.
سنن نسائی جلد1 صفحہ111 کتاب الاذان باب ایذان الموذنین حدیث نمبر685.
سنن نسائی جلد1 صفحہ241 کتاب قیام اللیل.......باب ذکر ما یستفتح به القیام نمبر1619.
ابن ماجه صفحہ207 کتاب اقامة الصلوة باب ما جاء فی کم یصلی باللیل حدیث نمبر1363.
صحیح ابن حبان1445 .سنن دارمی1255 .مسند امام احمد بن حنبل1843 .صحیح ابن خزیمه 127 .السنن الکبریٰ للنسائی397 .السنن الکبریٰ للبیهقی596 .مسند ابو یعلٰی2465 .المعجم الکبیر للطبرانی11272 .المعجم الاوسط للطبرانی1322.

تشریح:

ہر شخص جانتا ہے کہ سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لیکن پیارے آقا ﷺ ایسے سوئے کہ خراٹے لینے لگے پھر اٹھے اور جا کر بغیر وضو کیے نماز پڑھا دی۔ تو معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ دوسرے لوگوں کی مثل نہیں۔

حدیث نمبر 15:

آپ ﷺ کے ہاتھ ریشم سے زیادہ ملائم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا وَّلَا دِیْبَاجًا اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِیْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْیَبُ مِنْ رِّیْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم کسی حریر یا دیباج کو نہیں چھوا اور میں نے آپ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ کسی پاکیزہ خوشبو کو نہیں سونگھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 629 کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ حدیث نمبر 3561.

بخاری جلد 1 صفحہ 356 کتاب الصوم باب ما یذکر من صوم النبی و افطارہ نمبر 1973.

مسند امام احمد بن حنبل 13341. صحیح ابن حبان 6303. مسند ابو یعلیٰ 3400. المعجم الکبیر للطبرانی 109.

تشریح:

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو دس سال نبی پاک ﷺ کی خدمت کرتے رہے وہ تو یہ کہتے

ہیں کہ آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ ریشم سے زیادہ خوبصورت وملائم ہیں اور آپ ﷺ کی ذات بابرکات کی خوشبو سے پیاری خوشبو کہیں نہیں دیکھی۔ اور دوسری طرف آج کے دور کے کچھ بد بخت لوگ ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی مثل ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں اللہ تعالٰی اس برے عقیدے اور ان برے لوگوں سے محفوظ رکھے۔

حدیث نمبر 16:

آپ ﷺ کے تیر کی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا

حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صلح حدیبیہ کے روز نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے ایک کونے میں پڑاؤ کیا وہاں پر موجود کنوئے میں تھوڑا سا پانی تھا لوگوں نے کنوئے سے پانی لینا شروع کیا یہاں تک کہ ختم کر دیا اور پھر وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ.........

ترجمہ:

نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیاس کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور لوگوں کو یہ حکم دیا یہ اس میں ڈال دیں تو اللہ کی قسم! اس کا پانی جوش مارنے لگا یہاں تک کہ وہ سب لوگ سیراب ہو کر واپس آئے۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 482 کتاب الشروط باب الشروط فی الجهاد..... حدیث نمبر 2732.

تشریح:

مختلف حدیثوں میں مختلف طریقوں سے پانی ملنے کی روایات ہیں ان میں اختلاف نہیں ہے بلکہ ہوسکتا ہے یہ مختلف سفروں اور مختلف موقعوں کے کئی واقعات ہوں۔
اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کی ذات پاک تو دور کی بات ہے آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیزوں میں ایسا کمال پیدا ہو جاتا کہ ان کی نظیر نہیں ملتی جیسا کہ آپ ﷺ کے تیر کی برکت سے خشک کنواں پانی سے بھر گیا۔

حدیث نمبر 17:

آپ ﷺ کی پھونک سے گہرا زخم ٹھیک

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍقَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍفِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَّا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ فَقَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةَ.

ترجمہ:

یزید بن ابوعبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا تو دریافت کیا: اے ابومسلم! رضی اللہ عنہ یہ زخم کیسے لگا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ زخم مجھے غزوہ خیبر کے موقع پر لگا تھا لوگوں نے تو یہ کہہ دیا تھا: اب سلمہ رضی اللہ عنہ شہید ہو جائے گا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے تین بار اس میں پھونک ماری اس وقت سے لے کر آج تک مجھے اس میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ 81 کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 4206.

ابو داو دجلد2صفحہ187 کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر3898.
مسند امام احمد بن حنبل16562. صحیح ابن حبان6510.

تشریح:
اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس قدر بلند و بالا ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو جان لیوا زخم کو پھونک مار کر ٹھیک فرما دیں۔ جو لوگ مِثلُکُم کا شور ڈالتے ہیں ان کی پھونکوں سے تو بیماریاں پھیلتی ہیں لیکن قربان جائیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھونک سے جان لیوا زخم ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

﴿امام بخاری کا شوق تلاوت﴾

نسج سعید بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی تو امام محمد بن سماعیل بخاری اپنے اصحاب کو جمع کرتے اور ان کونماز پڑھاتے اور ہر رکعت میں بیس (۲۰) آیتیں پڑھتے اور اسی طرح پڑھتے رہتے یہاں تک کہ قرآن مجید ختم کر لیتے اور سحری کے وقت نصف سے لے کر تہائی قرآن تک پڑھتے اور تین راتوں میں قرآن ختم کر لیتے اور دن میں ہر روز قرآن ختم کرتے اور شام میں افطار کے وقت قرآن ختم کرتے اور فرماتے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

تاریخ بغداد ج1 ص335۔نعمۃ الباری ج1 ص70۔تیسیر الباری ج1 ص'ن'49' وحید الزماں وہابی

باب نمبر 5:

میلاد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلّم

حدیث نمبر 1:

ولادت مصطفےٰ ﷺ کی خوشی کا صلہ

.........قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُوْ لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْلَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ.

ترجمہ:

عروہ نامی راوی بیان کرتے ہیں ثویبہ ابولہب کی کنیز تھی ابولہب نے اسے (نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں) آزاد کیا تھا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

جب ابولہب مر گیا تو اس کے اہل خانہ میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت بری حالت میں ہے اس نے دریافت کیا تمہارا کیا حال ہے؟ ابولہب نے جواب دیا تم سے بچھڑنے کے بعد مجھے صرف یہی سہولت ملی ہے کہ مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے اور یہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ270 کتاب النکاح باب قَوْلِهٖ (وَاُمَّهَاتُکُمُ اللَّاتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ) نمبر 5101.

تشریح:
ابولہب وہ شخص ہے جس کے رد میں پوری سورہ لہب نازل ہوئی ہے۔ کفر کی زندگی گزاری اور کفر پر مرا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھتیجا سمجھ کر ثویبہ کو آزاد کیا تھا نہ کہ اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھ کر۔ تو جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر خوشی منائے اس کا کیا مقام ہوگا۔

محمد بن صالح العثیمین النجدی المتوفی ۱۴۲۱ھ اس بحث میں لکھتا ہے:
ابولہب کو اپنے انگوٹھے کے سوراخ سے دوزخ میں پانی پلایا گیا اور یہ نبی علیہ وسلم کی برکت ہے ورنہ ابولہب کافر اس کا کب مستحق تھا کہ اس کو دوزخ میں انگوٹھے سے پانی پلایا جاتا ہے اور اس کے عذاب میں تخفیف نبی علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔
(شرح صحیح البخاری ج4 ص456 مکتبہ الطبری' القاہرہ' ۱۴۲۹ھ)

سلیم اللہ خان دیوبندی اس بحث میں لکھتا ہے:
اور اس کو خصوصیت بھی قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اس واقعہ کا تعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس کی وجہ سے ابولہب کے ساتھ یہ خصوصی رعایت کی گئی۔
(کشف الباری' کتاب فضائل القرآن ص ۱۹۴ مکتبہ فاروقیہ کراچی ۱۴۲۶ھ۔ نعمۃ الباری ج ۹ ص ۴۶۹ لاہور)

علماء اہلسنت کا انعقاد میلاد کے متعلق نظریہ:

اہل سنت و جماعت کے نزدیک محفلِ میلاد منعقد کرنا مستحب ہے جیسے تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اور قرآن مجید کو ایک مصحف میں اور ایک جلد میں جمع کرنا مستحب ہے اور جیسے قرآن مجید میں حرکات' سکنات اور اعراب کو لگانا جائز ہے اور جیسے قرآن مجید میں سورتوں کا نام لکھنا اور آیات کی تعداد لکھنا جائز ہے اور جیسے مساجد میں وسط کے تعین کے لیے محراب کا بنانا جائز ہے اور قرآن مجید

کے تیس پارے مقرر کرنا جائز ہے اور اسی طرح صحیح بخاری کے تیس پارے مقرر کرنا جائز ہے اور دینی خطابات اور مواعظ کے لیے مقام' دن اور تاریخ کو مقرر کرنا جائز ہے اسی طرح اذان کے بعد دوبارہ تثویب کرنا یعنی لوگوں کو متنبہ کرنے کے لیے جماعت کا اعلان کرنا اور گھڑیوں کے حساب سے دن اور رات کی پانچ نمازوں اور عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی نمازوں کے اوقات مقرر کرنا اور مساجد میں گھڑیوں کو لٹکانا جائز ہے اور اسی طرح ایصال ثواب کے لیے سوئم' دہم' چہلم اور برسی اور عرس کی محافل کو مقرر کرنا جائز ہے اور یہ تمام امور مخالفین کے نزدیک بھی معمول اور مروج ہیں۔

سو اسی طرح بارہ ربیع الاول کے دن بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی منانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بیان کرنا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فضائل اور کمالات اور معجزات اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت طیبہ طاہرہ کا بیان کرنا اور محفل میں وعظ اور تقریر سے پہلے نعت خوانی کرنا اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے محامد میں نعتیں پڑھنا اور اختتام مجلس پر ایصال ثواب کرنا اور تبرک تقسیم کرنا اور ان تمام نیک اعمال کا ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا' یہ بھی مستحب و مستحسن ہے اور صدیوں سے مسلمانوں میں بلا انکار رائج ہے۔

عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے دودھ پلایا' جو ابولہب کی آزاد کردہ تھی' ابولہب نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا تھا جب اس ابولہب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت دی تھی' موت کے بعد ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا اور اس سے پوچھا گیا تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا جہنم میں ہوں لیکن ہر پیر کے دن میرے عذاب میں تخفیف

کی جاتی ہے اور اس نے اپنی انگلی کے سر کی طرف اشارہ کر کے کہا میں اس کو چوستا ہوں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت دی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا' ابن جوزی نے کہا ہے کہ وہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا جب اس کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے پر جزا دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اس مسلمان اور موحد کا کیا صلہ ہوگا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی خوشی مناتا ہے۔

(مختصر سیرۃ الرسول ص 13 مطبع عربیہ لاہور طبع اول ۱۳۹۹ھ)

[نوٹ: سعودی عرب سے یہ کتاب دوبارہ چھپی ہے اس میں اس عبارت کو نکال دیا ہے ہمارے پاس اس کتاب کا پہلا ایڈیشن موجود ہے اور وہ بھی غیر مقلدین کا چھاپا ہوا ہے۔ (نعمۃ الباری ج 9 ص 470)]

اگر یہ شبہ ہو کہ ابولہب کے بھائی جنہوں نے یہ خواب دیکھا ہے وہ اس وقت کافر تھے اور ایک کافر کے خواب سے کوئی مسئلہ کیسے ثابت ہوگا اور شرعًا کیسے معتبر ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے قید خانے میں دو کافروں نے خواب بیان کیا اور آپ نے اس کا شرعًا اعتبار کیا علاوہ ازیں امت مسلمہ کے اجلہ علماء کرام نے اس خواب کی روشنی میں مسئلہ میلاد بیان کیا ہے۔

انور شاہ کشمیری (دیوبندی) نے بھی اس خواب کو تسلیم کر کے اور اس کا شرعًا اعتبار کر کے لکھا ہے: فیہ دلیل ان طاعات الکفار تنفع شیئا ولولم تدرء العذاب اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ کفار کی اطاعت سے انہیں کچھ فائدہ پہنچتا ہے اگرچہ بالکلیہ عذاب نہیں اٹھتا۔ (فیض الباری ج 4 ص 278 مطبع مصر حجازی)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ثویبہ کو آزاد کرنے اور ابولہب کے عذاب میں تخفیف کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی شب محفل میلاد منعقد کرنے والوں اور اس پر خوشی منانے والوں کے لیے دلیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مال خرچ کریں کیونکہ ابولہب جو کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہوا جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے میلاد کی خوشی کی اور اس کو اس کی جزا ملی تو جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی محبت اور خوشی میں مال خرچ کریں گے ان کی جزا کا کیا عالم ہوگا! لیکن عوام نے جو اس موقع پر بدعات شروع کرلی ہیں اور آلات محرمہ کے ساتھ گانا بجانا ہوتا ہے اس سے محفل خالی ہونی چاہیے تا کہ اسلام کی پیروی سے محرومی نہ ہو۔
(مدرج النبوت ج4 ص19)

حاجی امداداللہ مہاجر مکی کا نظریہ:

مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے البتہ جو زیادتیں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے (امدادالمشتاق ص52 اسلامی کتب خانہ لاہور)

حاجی امداداللہ فرماتے ہیں۔ اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں
(فیصلہ ہفت مسئلہ ص5 مدنی کتب خانہ لاہور، کلیات امداد ص80 دارالاشاعت کراچی)

اور حاجی صاحب کا یہ ارشاد ایمان افروز ہے: اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تو ان عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کردیا جائے ایسے امور سے انکار کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام

آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر سردار عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا۔ (امداد المشتاق ص 91 لاہور)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں۔ شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے عرس کے دنوں میں میرے پاس آپ ﷺ کی نیاز دینے کے لیے کوئی چیز میسر نہ تھی آخر کار کچھ بھنے ہوئے چنے اور گڑ نیاز دی اسی رات بچشم حقیقت دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کے پاس انواع واقسام کے طعام حاضر ہیں اور ان کے درمیان وہ گڑ اور چنے بھی رکھے ہوئے ہیں آپ ﷺ نے کمال مسرت سے توجہ فرمائی اور ان کو طلب فرمایا۔ کچھ آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور کچھ آپ ﷺ نے اصحاب میں تقسیم فرمایا (انفاس العارفین ص 118 لاہور مترجم)

حدیث نمبر 2:

میلا د شریف کو عید کہہ سکتے ہیں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ قَالَ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰیَةٌ فِیْ کِتَابِکُمْ تَقْرَءُ وْنَهَا لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ عِیْدًا قَالَ اَیُّ اٰیَةٍ قَالَ (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا) قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَالْمَکَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ یَوْمَ جُمُعَةٍ.

ترجمہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی نے ان سے کہا اے امیر المومنین! آپ کی کتاب (قرآن مجید) میں ایک ایسی آیت موجود ہے اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو ہم اس آیت کے نزول کے دن کو عید کا دن بناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا وہ کونسی آیت ہے؟ اس یہودی نے عرض کیا یہ آیت ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا. (پارہ نمبر 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 3)

ترجمہ کنز الایمان: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس دن اور جس جگہ یہ آیت نازل ہوئی ہے ہم اس سے واقف ہیں اس دن جمعہ کا دن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں قیام پذیر تھے (یعنی وہ دو عیدوں کا دن تھا)۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 68 کتاب الایمان باب زیادۃ الایمان و نقصانہ حدیث نمبر 45.
بخاری جلد 2 صفحہ 112 کتاب المغازی باب حجۃ الوداع حدیث نمبر 4407.
بخاری جلد 2 صفحہ 150 کتاب التفسیر باب اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ حدیث نمبر 4606.
بخاری جلد 2 صفحہ 627 کتاب الْاِعْتِصام بالکتاب والسنہ باب حدیث نمبر 7268.
مسلم جلد 2 صفحہ 426 کتاب التفسیر باب نمبر 1038 حدیث نمبر 7525.7556.7557.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 601 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المائدہ نمبر 3001.3002.
سنن نسائی جلد 2 صفحہ 43 کتاب مناسک الحج باب ماذکر یوم العرفہ حدیث نمبر 3002.
سنن نسائی جلد 2 صفحہ 269 کتاب الایمان و شرائعہ باب زیادۃ الایمان حدیث نمبر 5027.
مسند امام احمد بن حنبل 183. السنن الکبریٰ للنسائی 11343. السنن الکبریٰ للبیہقی 5412.

مسند حمیدی31.

تشریح:

میلا د شریف سے جلنے والے کچھ لوگ اس طرح اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں تم نے تیسری عید اپنے پاس سے بنالی ہے اس حدیث میں ان کے اس اعتراض کا جواب ہے۔

نعمت ملنے کے دن کو عید کہنا:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس دن کوئی نعمت ملے اس دن کو عید کا دن کہہ سکتے ہیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی:
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
ترجمہ کنز الایمان: اے اللہ! اے رب! ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی (پارہ نمبر 7 سورۃ المائدہ آیت نمبر 114)
بخاری شریف میں ہے وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نِعْمَۃُ اللّٰہِ. اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں۔

بخاری جلد2صفحہ41 کتاب المغازی باب قتل ابی جھل حدیث نمبر 3977.

المعجم الاوسط میں ہے کعب احبار بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا میں ایک ایسی قوم کو پہچانتا ہوں کہ اگر ان میں یہ آیت نازل ہوتی تو وہ اس دن میں غور کرتے اور اس دن کو عید بنا لیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ انہوں نے کہا:
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ نمبر3) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے یہ آیت کون سے دن نازل ہوئی تھی وہ جمعہ کا دن تھا عرفہ کا دن تھا اور یہ

دونوں ہمارے لیے عیدیں ہیں۔ (المعجم الاوسط حدیث نمبر 834)
اور جامع ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایک یہودی نے ایسا ہی کہا تو آپ نے فرمایا جس روز یہ آیت نازل ہوئی تھی اس دن دو عیدیں تھی، جمعہ اور عرفہ۔

ترمذی جلد2 صفحہ 601 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورة المائده حديث نمبر 3002.

جس دن آسمان سے کھانے کا دستر خوان اترے وہ دن عید ہوسکتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی نعمت ہے اور جس دن قرآن پاک کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت پوری ہو وہ بھی عید کا دن ہوسکتا تو جس دن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو کائنات میں اپنی رحمت اور نعمت بنا کر معبوث فرمائے اور فرمائے کہ ہم نے مؤمنین پر احسان کیا ہے جیسا کہ فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ.

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پارہ نمبر 4 سورۃ آل عمران آیت نمبر 164)

اس دن کو عید کا دن کیوں نہیں کہہ سکتے بلکہ ساری خوشیاں اور عیدیں اسی محبوب ﷺ کے طفیل عطا ہوئی ہیں اور عطا ہوں گی۔

حدیث نمبر 3:

آپ ﷺ کے تمام آباء واجداد مومن ہیں

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِىْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِىْ كُنْتُ فِيْهِ.

ترجمہ:
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اولاد آدم کی بہترین نسلوں میں معبوث (منتقل) کیا گیا یہاں تک کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاندان ہے۔

تخریج:
بخاری جلد 1 صفحہ 629 کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3557.
مسند امام احمد بن حنبل 8844. مسند ابو یعلیٰ 6553. کنز العمال 32205.

تشریح:
علامہ اسماعیل کورانی لکھتے ہیں: اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جن آباء کی پشتوں میں اور جن امہات کے ارحام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوتے رہے وہ سب خیر تھے (یعنی مومن اور صالح تھے)۔
(الکوثر الجاری ج 6 ص 377۔ نعمۃ الباری ج 6 ص 621)

آپ کا نور معزز پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوا:
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو میں ان کی پشت میں تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو میں ان کی پشت میں تھا میرے والدین کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا' میری صفت مہدی ہے۔ اور جب بھی دو شاخیں

ملیں ہیں میں سب سے خیر (اچھی) شاخ میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے نبوت کا میثاق اور اسلام کا عہد لیا اور تورات اور انجیل میں میرا ذکر پھیلایا اور ہر نبی نے میری صفت بیان کی اور زمین میرے نور سے چمک اٹھی اور بادل میرے چہرے کی برکت سے برستا ہے اور مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا اور اپنے ناموں میں سے میرا نام بنایا پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں۔
(البدایہ والنہایہ ج 2 ص 21)۔

تمام آباؤ امہات زنا اور جہالت سے محفوظ ہیں:

محمد بن سائب کلبی فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سو امہات کے حالات کو لکھا۔۔۔۔تو ان میں' میں نے زنا اور جہالت کی برائیوں میں سے کوئی برائی بھی نہ پائی۔ (الطبقات الکبری ج 1 ص 60۔تاریخ دمشق ج 1 ص 203)

ہم کہتے ہیں کہ صحاح اور دیگر کتب میں ان الفاظ کی کثیر احادیث ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سات یا اس سے زیادہ مسلمانوں سے زمین کبھی خالی نہیں رہی۔ (مصنف عبدالرزاق 9162)

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: اِنَّمَا الْمُشْرِ کُوْنَ نَجَسٌ.
(پارہ نمبر 10 سورۃ التوبۃ آیت نمبر 28) ترجمہ کنز الایمان: مشرک نرے ناپاک ہیں۔

ان احادیث سے پتا چلا کہ دنیا پر حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر ہر وقت کم از کم سات مومن رہے ہیں۔ قرآن کی اس آیت کی رو سے مشرک تو ہیں ہی نجس وہ تو کسی طرح مومنوں سے افضل نہیں ہو سکتے۔ لہذا معلوم ہوا کہ سب سے بہتر مومن ہی ہوتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے بہتر لوگوں سے منتقل ہوتا ہوا آیا ہوں۔ تو ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک جن پشتوں سے منتقل ہوتا

ہوا آیا حضرت آدم تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء اور تمام امہات مومن اور مومنہ ہیں (اس موضوع پر تفصیلات کے لیے امام جلال الدین سیوطی کے تقریباً سات رسائل، سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے رسائل، علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر تبیان القرآن، ج 8 ص 470 تا 510 اور مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی کی کتاب ''ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کا مطالعہ کیجئے)۔

﴿امام بخاری کے مزارِ مبارک کی مٹی بطورِ تبرک﴾

امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت مدید تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آ کر امام بخاری کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے۔ ﴿ ہدی الساری ج 2 ص 266﴾

﴿امام بخاری کی موئے مبارک سے محبت﴾

امام بخاری کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک تھے، انہوں نے اپنے لباس میں ان کو رکھا تھا۔

﴿ تیسیر الباری ج 1 ص 49 مصنفہ وحید الزمان وہابی ﴾

باب نمبر 6:

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری وضاحت:

ہر شے کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس نے اپنی خاص عطا اور فضل عظیم سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو کونین کا حاکم اور ساری خدائی کا والی اور مختار بنایا ہے اللہ تعالیٰ کی عطا کے بغیر کوئی مخلوق کسی بھی ذرہ کی مالک ومختار نہیں ہے ہمارے پیارے آقا ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائب اکبر ہیں اسی مفہوم کو مختار کل کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

جبکہ کچھ لوگوں کا خیال فاسد ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی حیثیت صرف قاصد اور ڈاکیا کی ہے معاذ اللہ لیکن ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جن کی بدولت ہمارے پیارے آقا ﷺ ایک حکم کو کسی ایک کے لیے خاص بھی فرما دیتے ہیں اور آپ ﷺ جس کے لیے چاہیں اس کو رخصت بھی عطا فرما دیتے ہیں جیسا کہ احادیث میں بڑی وضاحت کے ساتھ آرہا ہے۔

(اس باب کے پہلے حصے میں وہ احادیث اور آیات ایک ساتھ لکھی گئی ہیں جن میں کوئی حکم عام ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اللہ کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے اس کو خاص فرما دیا)

حدیث نمبر 1:

مکہ مکرمہ کو حرم اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے

قَالَ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ .

ترجمہ:

فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ80 کتابُ الْعِلْمِ باب لِيُبَلِّغِ الْعَلْمِ........حدیث نمبر103.
بخاری جلد1 صفحہ335 کتابُ اَبْواب الاحصار.......باب لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحرام نمبر1832.
بخاری جلد2 صفحہ92 کتابُ الْمَغازِی باب منزل النَّبی ﷺ یوم الفتح حدیث نمبر4295.
مسلم جلد1 صفحہ505 کتابُ الحج باب تحریم مکه و تحریم صیدها.....حدیث نمبر3304.
جامع ترمذی جلد1 صفحہ287 کتابُ الحج باب ماجاء فی حرمة مکه حدیث نمبر776.
سنن نسائی جلد2 صفحہ30 کتابُ مناسک الحج باب تحریم القتال فیه حدیث نمبر2876.
مسندامام احمدبن حنبل27208. السنن الکبریٰ للنسائی13152. المعجم الکبیر للطبرانی484.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے خود حرم قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر2:

اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت عطا فرمادی

حَدَّثَنَااَبُوْهُرَيْرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ لَّهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَاوَ اِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰی شَوْكُهَاوَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَاوَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشَدٌ

وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا يُوْدٰى وَاِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ اُكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اُكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّمَا نَجْعَلُهٗ فِيْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اِلَّا الْاِذْخِرَ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے موقع پر خزاعہ قبیلے کے لوگوں نے بنولیث سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا اپنے اس مقتول کے عوض جو زمانہ جاہلیت میں قتل ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ میں ہاتھیوں کو داخل نہیں ہونے دیا۔ اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو غلبہ عطا کیا خبردار! یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال ہوا تھا اور اب اس وقت یہ قابل احترام ہے یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جائے گا' یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جائے گا یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جائے گا مگر اعلان کے لیے۔ جس شخص کا کوئی مقتول ہو تو اس کو دو میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اسے قصاص دیا جائے یا اسے دیت دی جائے گی راوی بیان کرتے ہیں یمن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابوشاہ کھڑے ہوئے اور بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ تحریر کروادیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوشاہ کو لکھ دو۔ اور پھر قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کھڑے ہوئے اور بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذخر نامی گھاس کاٹنے کی اجازت عطا فرما دیجیے کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اذخر کی اجازت ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 552 کتابُ الدِّیات باب مَنْ قُتِلَ لَهُ...... حدیث نمبر 6880.
بخاری جلد 1 صفحہ 81 کتابُ الْعِلْم باب كِتَابَةِ الْعِلْم حدیث نمبر 111.
بخاری جلد 1 صفحہ 428 کتابُ اللُّقَطَةِ باب كَيْفَ تُعَرَّفُ...... حدیث نمبر 2434.
مسلم جلد 1 صفحہ 504 کتابُ الحج باب تحریم صید مکہ وغیرہ حدیث نمبر 3302.3303.
ابن ماجہ صفحہ 356 کتابُ مناسک الحج باب فضل مکہ حدیث نمبر 3109.
ابو داود جلد 1 صفحہ 291 کتابُ الحج باب تحریم مکہ حدیث نمبر 2017.
سنن نسائی جلد 2 صفحہ 29 کتابُ مناسک الحج باب حرمة مكة حدیث نمبر 2874.
مسند امام احمد بن حنبل 7241. سنن دارمی 2600. مصنف ابن ابی شیبہ 36538. سنن دار قطنی 58. المعجم الاوسط للطبرانی 9624. السنن الکبرٰی للنسائی 5558 صحیح ابن حبان 3715. مسند ابو یعلٰی 1622.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ کی اذخر نامی گھاس کو مستثنیٰ فرمایا۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ بارگاہ محبوب میں عرض کرتے ہیں کہ اذخر کی اجازت عطا فرما دیں تو آپ ﷺ نے اذخر کی اجازت عطا فرما دی اس سے صحابہ کرام کا عقیدہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ جس چیز کو چاہیں خاص فرما دیں جس چیز کی چاہیں اجازت عطا فرما دیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اختیارات عطا فرمائے ہیں۔

موت اچانک آئے گی اور کسی کو مہلت نہیں ملے گی:

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ط

(پارہ نمبر 5 سورۂ النساء آیت نمبر 78)

ترجمہ کنز الایمان: تم جہاں کہیں (بھی) ہو موت تمہیں (وہیں) آ لے گی (تم) مضبوط قلعوں میں (چھپے) ہو۔

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ط وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ.

(پارہ نمبر 28 سورۃ المنافقون آیت نمبر 10.11)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہمارے دیئے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے تم میں (سے) کسی کو موت آجائے پھر (مرنے والا) کہنے لگے اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں نہ مہلت دی تا کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں (سے) ہوتا۔ اور ہر گز اللہ تعالیٰ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ (یعنی موت) آجائے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

وضاحت:

ان آیات سے معلوم ہوا کہ موت پر کسی کا کوئی زور نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آجائے گا کسی کو ذرہ برابر بھی مہلت نہیں ملے گی۔ اور جب موت کا وقت آئے گا تو موت آکر دبوچ لے گی۔

حدیث نمبر 3:

دنیا اور آخرت کا اختیار عطا فرمایا گیا

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا

عِنۡدَهٗ فَاخۡتَارَ مَاعِنۡدَاللّٰهِ فَبَكٰى اَبُوۡ بَكۡرِ الصِّدِّيۡقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ فَقُلۡتُ فِيۡ نَفۡسِيۡ مَا يُبۡكِيۡ هٰذَاالشَّيۡخُ اِنۡ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبۡدًا بَيۡنَ الدُّنۡيَا وَبَيۡنَ مَا عِنۡدَهٗ فَاخۡتَارَمَا عِنۡدَاللّٰهِ فَكَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ هُوَ الۡعَبۡدُ وَكَانَ اَبُوۡبَكۡرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ اَعۡلَمَنَا...

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اپنی بارگاہ (یعنی آخرت میں سے کسی ایک کو ترجیح دینے) کا اختیار دیا تو اس نے اللہ کی بارگاہ کو اختیار کیا (یہ سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے میں نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنی بارگاہ (میں سے کسی کو اختیار کرنے) کا اختیار دیا ہے تو یہ بزرگ کیوں رو رہے ہیں۔ (بعد میں پتا چلا) کہ بندہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ133 کتابُ الصلوۃ ابواب المساجدباب الخُوصۃِ وَالۡمَمَرِّفِی المَسجد نمبر466.
بخاری جلد1صفحہ645 کتابُ فضائل الصحابۃِ باب قَوۡلِ النَّبِيِّ سُدُّوۡاالۡاَبۡوَابَ.... نمبر3654.
بخاری جلد1صفحہ 687 کتابُ فضائل الصحابۃِ باب هِجۡرَةِ النَّبِيِّ وَاَصۡحَابِهٖ ..... نمبر3904.
مسلم جلد2صفحہ278 کتابُ فضائل الصحابۃِ باب مِنۡ فَضَائِلِ ابی بکرصدیق نمبر6169.6170.
جامع ترمذی جلد2صفحہ684 کتابُ الۡمناقب باب مناقب ابی بکر الصدیق حدیث نمبر3632.
مسند امام احمد بن حنبل1155. صحیح بن حبان6594. المعجم الکبیر للطبرانی3295. السنن الکبریٰ للنسائی2382. مسندابو یعلیٰ121. سنن دارمی79.82. مصنف ابن ابی شیبہ31665.

حدیث نمبر 4:

حضرت ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمُوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَام فَلَمَّا جَائَهٗ صَکَّهٗ فَفَقَأَ عَیْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَّا یُرِیْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَیْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهٗ یَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِکُلِّ مَا غَطَّتْ بِهٖ یَدَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ یُّدْنِیَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْیَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ کُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُکُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں موت پر متعین فرشتے کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے فرشتے کے منہ پر تھپڑ مارا اس کی آنکھ نکال دی وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اور عرض کی مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کی آنکھ واپس کی اور حکم ارشاد فرمایا اسے کہو کہ وہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھے اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض میں اسے ایک برس کی مزید زندگی دوں گا فرشتے نے یہ بات واپس آکر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! پھر کیا ہوگا فرشتے نے کہا پھر موت ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو پھر موت ابھی آجائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ مجھے ارضِ مقدس کے اتنا قریب کر دے (جتنے فاصلے پر) پتھر گرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اگر وہاں ہوتا تو میں تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو عام راستے سے ہٹ کر سرخ ٹیلے کے پاس موجود ہے

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 258 کتابُ الجنائز باب من احبَّ الدفن... حدیث نمبر 1339.

بخاری جلد 1 صفحہ 604 کتابُ احادیث الْاَنْبِیاء باب وفاتِہ موسٰی ذکرہٖ بعدُ حدیث نمبر 3407.

مسلم جلد 2 صفحہ 272 کتابُ الفضائل باب من فضائل موسٰی حدیث نمبر 6148.6149.6150

سنن نسائی جلد 1 صفحہ 296 کتابُ الجنائز باب نوع اٰخر حدیث نمبر 2088.

مسند امام احمد بن حنبل 7634. صحیح ابن حبان 6223. المستدرک للحاکم 4107.

حدیث نمبر 5:

ہر نبی کو اختیار دیا جاتا ہے

اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِیْحٌ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ یُقْبَضْ نَبِیٌّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُحَیّٰ اَوْ یُخَیَّرُ فَلَمَّا اشْتَكٰی وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهٗ عَلٰی فَخِذِ عَآئِشَةَ غُشِیَ عَلَیْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَبَصَرُهٗ نَحْوَسَقْفِ الْبَیْتِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی فَقُلْتُ اِذًالَّا یُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حَدِیْثُهُ الَّذِیْ كَانَ یُحَدِّثُنَا وَهُوَصَحِیْحٌ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب تندرست تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے کوئی بھی نبی اس وقت تک وصال نہیں کرتا جب تک جنت میں اسے اس کی مخصوص جگہ نہ دکھادی جائے اور پھر اس کا معاملہ اس کے حوالے نہ کیا جائے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اختیار نہ دیا جائے جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ کا سر مبارک سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زانوں پر تھا۔ آپ ﷺ

نے اپنی نگاہ گھر کی چھت کی طرف اٹھائی اور فرمایا: اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ اس وقت مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب آپ ﷺ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے اور اس وقت مجھے اس حدیث کا مفہوم پتہ چلا جو آپ ہمیں تندرستی کے زمانے میں سنایا کرتے تھے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ120 کتابُ المغازی باب مرض النبی ووفاتہ حدیث نمبر4437.4435.
بخاری جلد2صفحہ124 کتابُ المغازی باب اٰخِرِ مَا تَکَلَّمَ بِہِ النَّبِیُّ ﷺ حدیث نمبر4463.
بخاری جلد2صفحہ147 کتابُ التفسیر باب قولہٖ(فَاُوْلٰٓئِکَ مَعُ الَّذِیْنَ ...... حدیث نمبر4586.
بخاری جلد2صفحہ466 کتابُ الدعوات باب دعاءِ النبی اللّٰھُمَّ ...... حدیث نمبر6348.
بخاری جلد2صفحہ491 کتابُ الرقاق باب من احبَّ لقاءَ اللّٰہ احبَّ........حدیث نمبر6509.
مسلم جلد2صفحہ291 کتاب فضائل الصحابہ باب فی فضائل عائشہ نمبر6297.6296.6295.
ابن ماجہ صفحہ229 کتابُ الجنائز باب ما جاء فی ذکر مرض النبی ﷺ حدیث نمبر1620.
مؤطا امام مالک صفحہ220 کتابُ الجنائز باب جامع الجنائز حدیث نمبر563.

تشریح:3.4.5.

موت درِ مصطفیٰ ﷺ پر حاضر:

حدیث نمبر 3 سے معلوم ہوا کہ وفات اور زندگی کا اختیار مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمایا گیا تو آپ ﷺ نے رب اعلیٰ کو اختیار کیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اور لوگوں کی مثل نہیں ہیں کیونکہ قرآن پاک کی رو سے اور لوگوں کو موت آ کر دبوچ لیتی ہے انہیں لمحہ بھر بھی مہلت نہیں دی جاتی لیکن انبیاء اور خصوصاً بارگاہ مصطفیٰ علیہم السلام میں موت اجازت مانگتی ہے۔

جیسا کہ مشکوۃ باب وفاتۃ النبی ﷺ ص549: پر دلائل النبوۃ للبیھقی کے حوالے سے مذکور حدیث پاک کا خلاصہ ہے۔

آپ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دوسرا فرشتہ حضرت اسمعیل علیہ السلام آیا جو ایسے ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے جو ایک ایک لاکھ فرشتوں کے سردار ہیں اس نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی اور پھر حضرت عزرئیل علیہ السلام نے اجازت مانگی۔

اس حدیث کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں : حضرت ملک الموت علیہ السلام کی پہلی اجازت دولت خانے میں حاضری کی تھی اور دوسری اجازت طلبی قبض روح کی تھی یہ اجازت سارے نبیوں سے لی جاتی ہے (مراۃ المناجیح جلد 8 صفحہ 278)

حدیث نمبر 4 سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کلیم اللہ علیہ السلام بڑے جلال والے تھے۔

حضرت موسیٰ کے تھپڑ کی قوت:

انور شاہ کشمیری (دیوبندی) لکھتا ہے:

ان کی صرف آنکھ نکلی کیونکہ وہ ملک الموت علیہ السلام تھے ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے غضب کے تھپڑ سے ساتوں آسمان ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام غضب میں اس لیے آئے کہ ملک الموت علیہ السلام کا طریقہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے پاس جا کر انہیں یہ اختیار دیتے ہیں کہ وہ زندگی موت میں جسے چاہئیں اختیار کر لیں، اور جب ملک الموت نے اس طریقہ کو ترک کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے صرف موت کو پیش کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام غضب میں آئے اور ملک الموت کے ایک تھپڑ مار دیا۔ (فیض الباری ج 2 ص 476 بحوالہ شرح صحیح مسلم ج 6 ص 862)

ہم کہتے ہیں حضرت عزرائیل علیہ السلام مشیت خدا تعالیٰ کے تحت تشریف لائے تھے ورنہ حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے تھپڑ کو تو چودہ طبق بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ

تو حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کے بازو کی طاقت ہے تو پھر امام حضرت کلیم اللہ علیہ السلام یعنی حبیب اللہ علیہ السلام کے بازو کی طاقت کا کیا عالم ہوگا۔ حضرت ملا علی قاری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو تھپڑ اس لیے مارا کیونکہ انہوں نے روح قبض کرنے کا اختیار حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں دیا تھا حالانکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے زندگی اور موت کا اختیار دیا گیا ہے۔

(مرقاۃ ج11 ص20۔21)

دنیا یا پروردگار کی ملاقات کا اختیار:

اور حدیث نمبر 5۔ کے تحت نواب وحید الزماں وہابی لکھتا ہے:

ابوالاسود نے مغازی میں روایت کیا کہ جبرئیل اترے آپ پر حالت مرض میں اور مرضی مبارک کو دریافت کیا اور امام احمد نے روایت کیا کہ فرمایا آپ نے مجھے دنیا اور جنت کے خزانوں کی کنجیاں ملیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ دنیا کو لوں اور اپنے پروردگار کی ملاقات کو اور جنت کہ تو میں نے اختیار کیا اپنے رب کی ملاقات کو۔
(زرقانی) موطا امام مالک ص194)

اوپر والی آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایک لمحہ بھی مہلت نہیں دی جاتی جب کہ احادیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام اس سے مبرا ہیں اور ان نفوس قدسیہ کو اختیار دیا جاتا ہے یہی اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بے اختیار معبوث نہیں فرمایا اور نہ ہی ڈاکیا کی حیثیت سے معبوث فرمایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو اختیارات اور بہت بلند و بالا مقام عطا فرما کر معبوث فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 6:

بکری کا بچہ ذبح کرنے کی اجازت عطا فرمادی

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ مَنْ فَعَلَہٗ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا ھُوَ لَحْمٌ قَدَّمَہٗ لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ وَّ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَذَعَۃً فَقَالَ اذْبَحْھَا وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ ....

ترجمہ:

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دن ہم سب سے پہلے نماز ادا کریں گے پھر جا کر قربانی کریں گے جو شخص ایسا کرے گا اس نے سنت پر عمل کیا جس نے اس (نماز) سے پہلے قربانی کرلی وہ صرف گوشت تھا جو اس نے اپنے گھر والوں کو پہلے بھیج دیا اس کا قربانی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ ذبح کر چکے تھے وہ بولے میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اسے ذبح کردو لیکن اب یہ کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ347 کتابُ الضحی باب سنَّۃِ الاُضْحِیَّۃِ...حدیث نمبر5545.
بخاری جلد2صفحہ348 کتابُ الضحی باب قِسْمَۃِ الاِمَامِ ....حدیث نمبر 5547.
بخاری جلد1صفحہ203 کتابُ العیدین باب الاکل یوم النحر حدیث نمبر954.955.
بخاری جلد1صفحہ207 کتابُ العیدین باب کلام الامام ......حدیث نمبر983.
بخاری جلد2صفحہ348 کتابُ الضحی باب مستقبلی من ..حدیث نمبر5549.
بخاری جلد2صفحہ350 کتابُ الضحی باب من ذبح قبل الصلوۃ اعاد حدیث نمبر5561.
بخاری جلد2صفحہ517 کتابُ الایمان والنذور باب اذا حنث ناسیًا...... حدیث نمبر6665.

مسلم جلد2صفحہ162.163 کتابُ الضحی باب وقتھا نمبر5069.5070.5073.5077.
ابن جلد360صفحہ کتابُ الضحی باب النّھی عن ذبح....... حدیث نمبر3154.
سنن نسائی جلد1صفحہ232 کتابُ صلوۃ العیدین باب الخطبۃ یوم العید حدیث نمبر1562.
سنن نسائی جلد2صفحہ204 کتابُ الضحایا باب ذبح الضحیہ قبل الامام حدیث نمبر4406.
جامع ترمذی جلد1صفحہ409 کتابُ الضحی باب ما جاءَ فی ذبح بعد الصلوۃ حدیث نمبر1468.
ابوداود جلد2صفحہ39 کتابُ الضحایا باب ما یجوز فی الضحایا..... حدیث نمبر2800.
مؤطا امام مالک صفحہ495 کتابُ الضحایا باب النّھی عن ذبح..... حدیث نمبر1044.
مسند امام احمد بن حنبل 14801. صحیح ابن حبان5905. صحیح ابن خزیمہ 1427. سنن دارمی1999. سنن الکبریٰ للنسائی4487. سنن الکبریٰ للبیھقی 5959. المعجم الاوسط للطبرانی1158. المعجم الکبیر للطبرانی505.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جس کے لیے چاہیں اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے مخصوص فرمادیں جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کو چھ ماہ کا بکری کا بچہ قربانی کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ اور فرمایا کسی اور کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ صرف تیرے لیے مخصوص ہے محبوب خدا کی شان میں زبان طعن دراز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بخاری کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ اور وہ لوگ بھی پیارے آقا ﷺ کی شان کو سمجھ سکیں۔ امین۔

حدیث نمبر 7:

منٰی کی راتیں مکہ میں بسر کرنے کی اجازت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجَلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ منٰی میں بسر کی جانے والی راتیں مکہ میں بسر کرلیں کیونکہ انہوں نے لوگوں کو پانی پلانا ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ306 کتابُ الحج باب سقایة الحاجّ حدیث نمبر 1634.
بخاری جلد1 صفحہ322 کتابُ الحج باب هَلْ یبیتُ اصحٰبُ السقایةِ..... نمبر1745.1744.1743.
مسلم جلد1 صفحہ490 کتابُ الحج باب وجوب المبیت بمنیً.......... نمبر3178.3177.
ابن ماجه صفحہ350 کتابُ مناسکُ الحج باب البیوتة بمکه لیالی منًی نمبر3066.3065.
مسند امام احمد بن حنبل 4691. صحیح ابن حبان3889. صحیح ابن خزیمه2957. سنن الکبریٰ للنسائی 4177. السنن الکبریٰ للبیهقی9473. المعجم الکبیر للطبرانی 11307.

تشریح:

علامہ نووی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں ایک یہ کہ ایام تشریق کے دوران منٰی میں رات گزارنے کا حکم ہے اور یہ چیز فقہاء کرام کے درمیان متفق علیہ ہے لیکن اس میں اختلاف ہے آیا یہ حکم واجب ہے یا سنت ہے امام شافعی کے دو قول ہیں زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ واجب ہے امام مالک اور امام احمد کا بھی یہی قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔ حضرت ابن عباس، امام ابوحنیفہ اور امام حسن بصری کا بھی یہی نظریہ ہے۔۔۔۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آب زم زم پلانے والوں کے لیے اجازت ہے کہ وہ رات منٰی میں نہ رہیں مکہ چلے جائیں۔۔۔۔ (شرح مسلم امام نووی ج1 ص423)

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آب زمزم پلانے کے لیے منٰی میں بسر کی جانے والی راتیں مکہ میں بسر کرنے کی اجازت عطا فرما

دی۔ جبکہ دوسرے لوگوں کے لیے وہ راتیں منٰی میں بسر کرنے کا حکم ہے۔آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو مکہ میں راتیں بسر کرنے کی اجازت عطا فرما دی۔

حدیث نمبر 8:

مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِىْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور اس کے لیے دعا کی تھی۔ میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں اس کے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت کی وہی دعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے کی تھی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 380 کتابُ البیوع باب بَرَکَةِ صاعِ النَّبِیِّ ﷺ وَمُدِّہٖ حدیث نمبر 2129.
بخاری جلد 1 صفحہ 512 کتابُ الجہاد والسیر باب فضل الخدمۃ فی غزو حدیث نمبر 2889.
بخاری جلد 1 صفحہ 596 کتابُ احادیث الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی نمبر 3367.
بخاری جلد 2 صفحہ 60 کتابُ المغازی باب احدٌ یُحبنا..... حدیث نمبر 4084.
بخاری جلد 2 صفحہ 328 کتابُ الاطعمہ باب الحیسُ حدیث نمبر 5425.

بخاری جلد2صفحہ468کتابُ الدعوات باب التعوذ من غلبة الرجال حدیث نمبر6363.
بخاری جلد2صفحہ639کتابُ الاعتصام بالکتاب والسنہ باب ما ذکر النبی حدیث نمبر7333.
بخاری جلد1صفحہ340کتابُ فضائل مدینہ باب حرم مدینہ حدیث نمبر1867.
بخاری جلد2صفحہ635کتابُ الاعتصام بالکتاب والسنہ باب اثم من اوٰی...... نمبر7306.
مسلم جلد1صفحہ507 کتابُ الحج باب فضل مدینہ و دعا النبی ﷺ حدیث نمبر
3312.3313.3314.3315.3316.3317.3321.3322.3323.3324.
ابن ماجہ صفحہ356 کتابُ مناسک الحج باب فضل مدینہ حدیث نمبر3113.
ترمذی جلد2صفحہ711 کتابُ المناقب باب ما جاء فی فضل المدینہ نمبر3888.3889.
مؤطا امام مالک صفحہ697 کتابُ الجامع باب ما جاء فی تحریم المدینہ نمبر1645.1646.
سنن دارمی2635.مسند امام احمد بن حنبل4563.12532.صحیح ابن حبان502.السنن الکبریٰ للبیہقی9737.18502.السنن الکبریٰ للنسائی 10210.مسند حمیدی656.الادب المفرد للبخاری1106.مسندابو یعلی 3702.المعجم الکبیر للطبرانی4325.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مکۃ المکرّمہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور مدینہ منورہ کو نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے حرم قرار دیا ہے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جس چیز کو چاہیں حرم قرار دیں اور جس چیز کو چاہیں حل قرار دیں۔

حدیث نمبر9:

روزے کے کفارے میں اختیارات

اَنَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآئَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَکْتُ قَالَ مَا لَکَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَی امْرَاَتِیْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَاقَالَ لَا قَالَ

فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَوَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام ہے؟ اس نے کہا نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تم دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ تو اس نے عرض کی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ایسے بیٹھے رہے۔ اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تھیلا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کی میں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے لو اور صدقہ کر دو اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے اپنے سے غریب آدمی کو صدقہ

کردوں؟ اللہ کی قسم اس شہر کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر سے زیادہ ضرورت مند کوئی اور نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ350 کتابُ الصوم باب اِذَا جَامَعَ فِیْ رَمْضَانَ.... حدیث نمبر1936.
بخاری جلد1 صفحہ351 کتابُ الصوم باب اَلْمُجَامِعُ فِیْ رَمْضَانَ..... حدیث نمبر1937.
بخاری جلد1 صفحہ456 کتابُ الھبة باب اِذا وھب ھبة حدیث نمبر2600.
بخاری جلد2 صفحہ319 کتابُ النَّفَقَات باب نفقة المعسر علی اھلہٖ حدیث نمبر5368.
بخاری جلد2 صفحہ426 کتابُ الادب باب التبسم والضحک حدیث نمبر6087.
بخاری جلد2 صفحہ437 کتابُ الادب باب ماجاء فی قول الرجل... حدیث نمبر6164.
بخاری جلد2 صفحہ524 کتابُ کفارات الایمان باب قَوْلِہٖ(قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ..... نمبر6709.
بخاری جلد2 صفحہ524 کتابُ کفارات الایمان باب من اعان المعسر فی الکفارات نمبر6710
بخاری جلد2 صفحہ524 کتابُ کفارات الایمان باب یُعْطی فی الکفارات........ نمبر6711.
بخاری جلد2 صفحہ541 کتابُ المحاربین... باب من اصاب ذنبًا ... حدیث نمبر6822.
مسلم جلد1 صفحہ414 کتابُ الصیام باب تغلیظ تحریم الجماع فی نھار.. حدیث نمبر2603.2602.2601.2600.2599.2598.2597.2596.2595.
ابن ماجه صفحہ233 کتابُ الصیام باب ما جاء فی کفارة ......حدیث نمبر1672.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ637 کتابُ تفسیر القرآن باب و من سورة المجادله نمبر3266.
ابوداود جلد1 صفحہ345 کتابُ الصیام باب کفارة من اتیٰ اھلہٗ...... نمبر2394.2393.2392.2391.2390.
مؤطا امام مالک صفحہ 236 کتابُ الصیام باب کفارة من ....حدیث نمبر660.661
سنن دارمی1752. مسند امام احمد بن حنبل7288.7678. صحیح ابن حبان3523.3528. السنن الکبریٰ للبیھقی7829.7831. السنن الکبریٰ للنسائی3111.3113. صحیح ابن خزیمه 1943.1944. مسند ابو یعلیٰ4663.4809. المعجم الاوسط للطبرانی1787. مصنف عبد الرزاق7457. دارقطنی2.23.49. المعجم الکبیر للطبرانی1217.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آنے والے صحابی (امام

ترمذی نے ان کا نام سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے) کو روزے کی حالت میں صحبت کرنے کے کفارے کے بارے میں بتایا کہ:۱۔غلام آزاد کر۲۔یا دو ماہ کے متواتر روزے رکھ۳۔یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔

اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ صحابی چلے جاتے اور جا کر ان تینوں کاموں میں سے کوئی ایک کام کرتے۔لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا یا پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو فرما دیتے کہ ان کاموں کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے مین نے تمہیں مسئلہ بتا دیا ہے اور میں تو صرف مسئلے بتانے کے لیے آیا ہوں جا' جا کر ان میں سے کوئی کام کر لے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا اور نہ ہی وہ صحابی گئے ہیں۔وہ صحابی تھے کوئی۔۔۔۔۔۔نہ تھے ان کو معلوم تھا کہ اگر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو اللہ کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے کوئی اور حکم بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوریں عطا فرمائیں اور فرمایا جا کر صدقہ کر دو اب وہ بجائے صدقہ کرنے کے بارگاہ ماہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کرتے ہیں کہ مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے وہ جانتے ہیں کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو خطا کو عطا میں بدل سکتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا یہ جملہ سن کر اتنا مسکرائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں میرا عشق کہتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان صحابی کا عقیدہ دیکھ کر مسکرائے ہوں گے کہ وہ جانتے ہیں یہ بارگاہ ہی ایسی ہے جہاں 'لا' ہے ہی نہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ خود ہی اپنے اہل خانہ کے ساتھ کھالو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی ارشاد نہیں فرمایا کہ جب موقعہ ملے کفارہ ادا کر دینا بلکہ ابوداود میں یہ الفاظ ہیں کُلْهُ اَنْتَ وَاَهْلُ بَيْتِکَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهِ

ترجمہ: یہ کھجوریں خود کھا اپنے اہل وعیال کو کھلا (بطور قضاء) ایک روزہ رکھ لے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کر۔

ابو داود جلد 1 صفحہ 345 کتابُ الصیام باب کفارۃ من اتیٰ اھلہٗ۔۔۔ حدیث نمبر 2393۔

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کفارہ ساقط فرما دیا۔

دو گواہ ہونے چاہیے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ. (پارہ نمبر 3 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 282)

ترجمہ کنز الایمان: اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر وہ مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ. (پارہ نمبر 28 سورۃ الطلاق آیت نمبر 2)

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنے میں دو ثقہ کو گواہ کرلو۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ نصاب گواہی دو مرد ہیں اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہیے۔

حدیث نمبر 10:

حضرت خزیمہ کی گواہی اور اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَنَّ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِی الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُّ اٰيَةً مِّنْ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُبِهَا فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِيّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الَّذِىْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهٗ (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْامَا عَاهَدُوْااللّٰهَ عَلَيْهِ).

ترجمہ:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں قرآن مجید کے نسخے کی نقلیں تیار کررہا تھا۔ مجھے سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں ملی جو میں نے کئی بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیت پڑھی تھی لیکن مجھے وہ آیت نہ ملی وہ آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے ملی جن کی گواہی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوافراد کی کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔ وہ آیت یہ تھی (مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْامَا عَاهَدُوْااللّٰهَ عَلَيْه).

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ499 کتابُ الجھاد والسیرباب قولِہٖ(من المؤمنین رجالٌ.....) نمبر2807.
بخاری جلد2صفحہ55 کتابُ المغازی باب غزوہ اُحدٌ حدیث نمبر4049.
بخاری جلد2صفحہ202 کتابُ التفسیر باب فَمنھم من قضی نحبہ...... حدیث نمبر4784.
بخاری جلد2صفحہ167 کتابُ التفسیر باب لقد جآء کم رسول من ...... حدیث نمبر4679.
بخاری جلد2صفحہ250 کتابُ فضائل القرآن باب جمع القرآن حدیث نمبر4986.
بخاری جلد2صفحہ213 کتابُ الاحکام باب یستحب للکاتب...... حدیث نمبر7191.
بخاری جلد2صفحہ657 کتابُ التوحید باب قولِہٖ(کان عرشۂ علی الماء) حدیث نمبر7425.
سنن نسائی جلد2صفحہ228 کتابُ البیوع باب التسھیل فی ترک........حدیث نمبر4661.
ابوداودجلد2صفحہ152 کتابُ القضاء باب اذا علم الحاکم...حدیث نمبر3607. مسندامام احمدبن حنبل21683. السنن الکبریٰ للنسائی11401. المعجم الکبیر للطبرانی4842. مصنف عبد الرازاق15568.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور پرنور ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے۔

ان آیات اور احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ جس کے لیے جو چیز چاہیں خاص فرما دیں۔ جیسا کہ حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تنہا کی گواہی کو دو کے برابر قرار دیا ہے۔

امام بدر الدین حنفی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک کی گواہی کو دو کے برابر قرار دینا حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص ہے (یعنی کسی اور کے لیے یہ اجازت نہیں) (عمدۃ القاری ج10 ص113)

صحابہ کرام کا عقیدہ دیکھیے کہ جب قرآن کریم کو جمع کرنے جیسا اہم کام شروع ہوا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذمہ داری لگائی گئی تو وہ فرماتے ہیں سورہ توبہ کی آخری آیات اور سورہ احزاب کی آیات مجھے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی سے نہیں ملیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ آقا ﷺ نے اپنے اختیارات کی وجہ سے حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام عطا فرمایا ہے تو انہوں نے قرآن پاک کی آیات جمع کرنے میں بھی ان کی گواہی کو برقرار رکھا۔

حدیث نمبر 11:

جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَخْطُبُ يَقُولُ

قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ.

ترجمہ:

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ شخص اس کو آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ390 کتابُ اللباس باب لُبِسَ الْحَرِیْر........ نمبر.5830.5831.5832. 5833. 5834 5835.

مسلم جلد2صفحہ197 کتابُ اللباس والزینہ باب تحریم استعمال اِناء.... نمبر5402.5401. 5403.

ابن ماجہ صفحہ291 کتابُ اللباس باب کرھیہ لبس الحریر حدیث نمبر.3591.3588.

سنن نسائی جلد2صفحہ296 کتابُ الزینہ من السنن باب التشدید فی لبس الحریر..... حدیث نمبر5322.5321.5320.5319.

ابوداود جلد2صفحہ204 کتابُ اللباس باب ما جاء فی لبس الحریر حدیث نمبر4041.

صحیح ابن حبان 5341. السنن الکبریٰ للنسائی9615. السنن الکبریٰ للبیھقی98. المستدرک للحاکم7216. مسندابویعلیٰ2711. المعجم الکبیر للطبرانی12046. دارقطنی515. مسند حمیدی440. مسند ابوداود طیالسی43.

حدیث نمبر12:

ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الاشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ وَاُحِلَّ لِاُ نَاثِهِمْ

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننا اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام قرار دیا گیا ہے۔ البتہ خواتین کے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔

تخریج:

جامع ترمذی جلد1صفحہ435 کتابُ اللباس باب ما جاء فی الحریر والذھب نمبر1157.
ابوداود جلد2صفحہ206 کتابُ اللباس باب فی الحریر للنساء حدیث نمبر4057 .
ابن ماجه صفحہ392 کتابُ اللباس باب لبس الحریر والذھب علی النساء نمبر3595.3597.
سنن نسائی جلد2صفحہ284s کتابُ الزینه من السنن باب تحریم الذھب علی الرجال حدیث نمبر5159.5160.5161.5162.5163.

حدیث نمبر13:

سونے چاندی اور ریشم کی ممانعت

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِىْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ والْفِضَّةِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

ترجمه:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے برتن میں کھائیں یا پئیں اور ریشم اور دیباج کو پہننے اور اس پر بیٹھنے سے بھی منع کیا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ391 کتابُ اللباس باب افْتِرَاشِ الْحَرِيْر..... حدیث نمبر5837.
بخاری جلد2صفحہ328 کتابُ الاطعمه باب الْاَكْلَ فی اناءٍ..... حدیث نمبر5426.
بخاری جلد2صفحہ359 کتابُ الْاَشربہ باب الشربُ فی آنیۃ الذھب ... حدیث نمبر5632.

بخاری جلد2صفحہ359 کتابُ الاشربه باب انِیَۃِ الفضۃِ حدیث نمبر5633.
مسلم جلد2صفحہ201 کتابُ اللباس والذنیه باب النهی عن لبس الرجل نمبر5437.5439
سنن نسائی جلد2صفحہ293 کتابُ الذینه باب النهی عن لبس خاتم الذهب حدیث نمبر 1881
.1882.1885.1886
مسند امام احمد بن حنبل23405. صحیح ابن حبان5343. السنن الکبریٰ للنسائی9615. سنن دارمی2130.

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امت مسلمہ کے مردوں پر سونا' چاندی اور ریشم حرام ہے۔

حدیث نمبر 14:

ریشم پہننے کی اجازت عطا فرمادی

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ بِهِمَا فِیْ مَقَامِ الاُخْرٰی: الْقَمَلَ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ اور دوسرے مقام پر ہے' جوؤں کی وجہ سے اجازت عطا فرمائی'۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ391 کتابُ اللباس باب ما یرخص للرجال....... حدیث نمبر5839.
بخاری جلد1صفحہ517 کتابُ الجهاد والسیر باب الحریر فی الحرب نمبر2922 .29192920.2921.
مسلم جلد2صفحہ200.201 کتابُ اللباس والذینه باب اباحة لبس الحریر....... حدیث نمبر .5429.5430.5431.5432.5433
ابن ماجه صفحه391 کتابُ اللباس باب من رخص له فی لبس الحریر حدیث نمبر 3592.

ابو داود جلد2 صفحہ206 کتابُ اللباس باب فی لبس الحریر لعذرِ حدیث نمبر 4056.
نسائی جلد2 صفحہ296 کتابُ الزینہ من السنن باب الرخصہ فی لبس الحریر نمبر 5326.5325.
جامع ترمذی جلد1 صفحہ435 کتابُ الباس باب ما جاء فی لبس ...... حدیث نمبر 1682.
مسند امام احمد بن حنبل 6147. صحیح ابن حبان 6806. السنن الکبریٰ للبیہقی 8371.
مسندابو یعلیٰ 5523.

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جس چیز کو چاہیں حرام فرمائیں اور جس چیز کو چاہیں حلال فرما دیں۔ اگر چاہیں تو ایک ہی چیز کو کسی کے لیے حلال قرار دیں اور وہی چیز جس کے لیے چاہیں حرام قرار دے دیں۔

ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں آئے کہ عذر کی وجہ سے اجازت عطا فرئی تھی۔ لیکن میرا عشق کہتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے مردوں پر ریشم کے حرام ہونے کے باوجود اجازت عطا فرمائی کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے مجھے بے اختیار نہیں بنایا بلکہ اپنا محبوب بنایا ہے اور اختیارات عطا فرمائے ہیں۔

ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لعاب دہن سے بھی ان دونوں کی خارش ٹھیک کر سکتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی تکلیف دور فرمادی' حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ لعاب مبارک لگا کر دوبارہ ٹھیک فرمادی' حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ ٹھیک فرمادی اور تھوڑے سے کھانے میں لعاب مبارک ڈال کر کثیر کر دیا اور اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں لیکن یہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ریشم پہننے کی اجازت عطا فردی۔

ایک وقت میں مرد چار عورتوں سے شادی کرسکتا ہے

فرمان خداوند تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ.

(پارہ نمبر 5 سورۃ النسآء آیت نمبر 3)

ترجمہ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

یعنی ایک مرد ایک وقت میں چار عورتوں سے شادی کرسکتا ہے۔

حدیث نمبر 15:

حضرت مولا علی کو دوسری شادی کرنے سے منع فرمادیا

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَنِيْ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْا فِيْ اَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا اٰذَنُ.

ترجمہ:

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے بنو مغیرہ نے اس بات کی اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی 'حضرت علی رضی اللہ عنہ' کے ساتھ کردیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ304 کتابُ الطلاق باب الشقاق و ھل.... حدیث نمبر 5278.

بخاری جلد2 صفحہ294 کتابُ النکاح باب ذب الرجل...... حدیث نمبر 5230.

بخاری جلد1صفحہ548 کتابُ فرض الخمس باب ما ذکر من درع النبی ....نمبر3110.
بخاری جلد1صفحہ658 کتابُ فضائل الصحابہ باب مناقب قرابۃ الرسول حدیث نمبر3714.
بخاری جلد1صفحہ660 کتابُ فضائل الصحابہ باب ذکر اصہار النبی.....حدیث نمبر3729.
بخاری جلد1صفحہ634 کتابُ فضائل الصحابہ باب مناقب فاطمہ الزہرہ حدیث نمبر3767.
مسلم جلد2صفحہ295 کتابُ فضائل الصحابہ باب فضائل فاطمہ بنت النبی ﷺ حدیث نمبر 6307.6308.6309.6310.6311.
ابن ماجہ صفحہ260 کتابُ النکاح باب الغیرۃ حدیث نمبر1999.1998.
ترمذی جلد2صفحہ706 کتابُ المناقب باب ما جاء فی فضل فاطمہ بنت محمد نمبر3838.3836.
ابو داود جلد1صفحہ299 کتابُ النکاح باب ما یکرہ ان یجمع.....حدیث نمبر 2071.
مسند امام احمد بن حنبل18946. صحیح ابن حبان6955. السنن الکبریٰ للبیہقی14575.

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک مرد کو چار عورتوں سے بیک وقت شادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کرنے سے روک دیتے ہیں اور دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ آپ ﷺ جس حکم کو چاہیں جس کے لیے چاہیں مخصوص فرمادیں۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی عرض نہیں کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ایک مرد کو ایک وقت میں چار بیویاں رکھنے کی اجازت عطا فرماتا ہے لیکن آپ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دوسری شادی کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتے۔ صحابہ کرام کا سوال نہ کرنا ان کے عقیدے کی وضاحت کررہا ہے کہ آپ ﷺ اختیارات رکھتے ہیں کہ جس حکم کو جس کے لیے چاہیں خاص فرمادیں۔

وضو میں چار اعضاء کے دھونے کا حکم

فرمانِ الٰہی اللہ جلّ شانہٗ ہے:

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.
(پارہ نمبر 6 سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

وضاحت:

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جب نماز پڑھنا ہو تو منہ، ہاتھ، پاؤں کو دھونا اور سر کا مسح کرنا ضروری ہے۔

حدیث نمبر 16:

موزوں پر مسح کرنے کا اختیار

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَّاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَّهٗ وَاَنَّ مُغِيْرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَآءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

ترجمہ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ وہ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے (واپسی پر) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے وضو کروانا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ دھویا، دونوں بازو دھوئے، سر کا مسح کیا، اور دونوں (پاؤں کے) موزوں کا مسح کیا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ92کتابُ الوضو باب الرجل یوضیٔ صاحبہ حدیث نمبر181.
بخاری جلد1صفحہ95کتابُ الوضو باب المسح علی الخفین 202.203.204.205.
بخاری جلد1صفحہ96کتابُ الوضو باب اذا اَدْخَلَ رِجْلَیْہِ..... حدیث نمبر206.
بخاری جلد1صفحہ118کتابُ الصلوۃ باب الصلوۃ فی جبہ الشامیہ حدیث نمبر363.
بخاری جلد1صفحہ121.122 کتابُ الصلوۃ باب الصلوۃَ فی الُخفافِ حدیث نمبر387.388.
بخاری جلد1صفحہ517کتابُ الجہادوالسیرباب الجبہ فی السفروالحربِ حدیث نمبر2918.
بخاری جلد2صفحہ118کتابُ المغازی باب نزول النَّبِیّ ﷺ حدیث نمبر4421.
بخاری جلد2صفحہ385کتابُ اللباس باب من لبس جُبَّۃَ حدیث نمبر5798.
بخاری جلد2صفحہ385کتابُ اللباس باب لبس جبۃ الصوف حدیث نمبر5799.
مسلم جلد1صفحہ165کتابُ الطہارت باب المسح علی الخفین حدیث نمبر .622.623.
.635.636.637.638 624.626.627.628.629.630.631.632.633.63
جامع ترمذی جلد1صفحہ121کتابُ الطہارت باب فی المسح علی الخفین نمبر86.87.
نسائی جلد1صفحہ31کتابُ الطہارت باب المسح علی الخفین حدیث نمبر .118.119.
. 120.121.122.123.124
نسائی جلد1صفحہ25کتابُ الطہارت باب حب الخادم الماء حدیث نمبر79.
نسائی جلد1صفحہ25کتابُ الطہارت باب صفۃ الوضو غسل الکعبین حدیث نمبر82 .
نسائی جلد1صفحہ125کتابُ القبلہ باب الصلوۃ فی الخفین حدیث نمبر773.
ابوداودجلد1صفحہ31کتابُ الطہارت باب مسح علی الخفین نمبر.156.155.154.151.150.149.
ابوداود جلد1صفحہ33کتاب الطہارت باب کیف المسح نمبر165.164.163.162.161.
ابن ماجہ صفحہ141کتابُ الطہارۃ وسننھا باب ما جاء فی المسح علی الخفین حدیث
نمبر556.555.554.553.552.551.547.543.
مؤطا امام مالک صفحہ24 کتابُ الطہارت باب ما جاء فی المسح علی الخفین نمبر73.74.75.76
سنن دارمی جلد1صفحہ273 کتابُ الطہارت باب فی المسح علی الخفین حدیث نمبر736.
صحیح ابن حبان1336. سنن الکبریٰ للنسائی129. سنن الکبریٰ للبیہقی 1211.489. مصنف
عبدالرازاق761.756.750. صحیح ابن خزیمہ184.

تشریح:

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جیسا

کہ قرآن پاک میں وضو کے دوران پاؤں دھونے کا حکم ہے لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے موزے پہنے ہونے کی حالت میں مسح کرنے کی اجازت عطا فرما دی۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. (پارہ نمبر2سورۃ البقرۃ آیت نمبر244)

ترجمہ کنز الایمان: اور لڑو اللہ کی راہ میں۔

وضاحت:

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی قید کے جہاد کا حکم فرمایا۔

حدیث نمبر 17:

والدین کی اجازت کے بغیر جہاد کی ممانعت

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَّالِدَاکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد میں شرکت کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں۔ اس نے عرض کیا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔ (یہی تمہارا جہاد ہے)

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ529 کتابُ الجهاد والسیر باب الجهاد باذن لابوین حدیث نمبر3004.
بخاری جلد2صفحہ408 کتابُ الادب باب لایجاهد الا باذن الابوین حدیث نمبر5972.
مسلم جلد2صفحہ317 کتابُ البر والصله والادب باب برالوالدین... نمبر6504.6505.6506.6507.
جامع ترمذی جلد1صفحہ429 کتابُ الجهاد باب ما جآء فیمن خرج فی الغزو.... نمبر1631.
النسائی جلد2صفحہ53 کتابُ الجهاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والدان نمبر3101.
ابو داود جلد1صفحہ365 کتابُ الجهادباب فی الرجل یغزو... حدیث نمبر2529.
مسند امام احمد بن حنبل6544. صحیح ابن حبان420. السنن الکبریٰ للبیهقی17605. السنن الکبریٰ للنسائی4311. مسند ابو یعلیٰ ج341. المعجم الکبیر للطبرانی2202. الادب المفرد للبخاری20.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں معاذ اللہ قاصد کی حیثیت سے نہیں بھیجا بلکہ اپنا محبوب اور آخری نبی بنا کر معبوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے جہاد کو والدین کی اجازت کے ساتھ مقید فرمادیا۔

حدیث نمبر18:

وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا

النَزَّالُ بْنُ سَبُرَةَ یُحدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِیْ رَحَبَةِ الْکُوْفَةِ حَتّٰی حَضَرَتْ صَلَاۃُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُوْتِیَ بِمَآءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَذَکَرَرَاْسَهٗ وَرِجْلَیْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَقَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا یَکْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قِیَامًا وَّاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُ.

ترجمہ:

نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی پھر وہ لوگوں کی ضروریات سننے کے لیے کوفہ کے میدان میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوا ان کی بارگاہ میں پانی پیش کیا گیا انہوں نے اسے پیا اپنے چہرے کو دھویا دونوں بازؤں کو دھویا۔ راوی نے پھر سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پی لیا۔

پھر فرمایا: لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے جس طرح میں نے کیا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ357 کتابُ الاشربہ باب الشربُ قائمًا حدیث نمبر5615.5616.
سنن نسائی جلد1 صفحہ27 کتابُ الطهارة باب صفة الوضو من غیر حدیثٍ حدیث نمبر130.
ابوداود جلد2 صفحہ167 کتابُ الاشربہ باب فی الشرب قائمًا حدیث نمبر3718.
شمائل ترمذی200. مسند امام احمد بن حنبل1315. صحیح ابن حبان1341. السنن الکبریٰ للنسائی133. السنن الکبریٰ للبیهقی359.

حدیث نمبر19:

آب زم زم کھڑے ہو کر پینا

عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ شَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَائِمًا مِّنْ زَمْزَمَ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آب زمزم پیا تھا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ358 کتابُ الاشربه باب الشربُ قائمًا حدیث نمبر5617.

بخاری جلد1صفحہ307 کتابُ الحج باب ماجآء زم زم حدیث نمبر1637.

مسلم جلد2صفحہ182 کتابُ الاشربه باب کراهیه الشربُ قائمًا نمبر5280.5281.5282.5283.5284.

سنن نسائی جلد2صفحہ39 کتابُ مناسک الحج باب الشربُ من زم زم قائمًا نمبر2964.2965.

ابن ماجه صفحہ378 کتابُ الاشربه باب الشربُ قائمًا حدیث نمبر3422.

جامع ترمذی جلد2صفحہ452 کتابُ الاشربه باب ما جآء فی الرخصة فی الشربُ قائمًا نمبر1840.

مسند امام احمد بن حنبل2603. صحیح ابن حبان3838. صحیح ابن خزیمه2945. السنن الکبریٰ للنسائی3957. شمائل ترمذی199.197.

تشریح حدیث نمبر18.19.

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اور حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے یہاں آب زم زم اور وضو کے پانی کو کھڑے ہو کر پینے کی اجازت عطا فرما دی جبکہ دوسرے پانیوں کے بارے میں فرمایا

حدیث نمبر20:

کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے پر ڈانٹا

تخریج:

مسلم جلد2صفحہ181 کتابُ الاشربه باب کراهیه الشرب قائمًاحدیث نمبر5274.5275.5276.5277.5278.

ابن ماجه صفحہ378 کتابُ الاشربه باب الشربُ قائمًاحدیث نمبر4324.

ترمذی جلد2صفحہ452 کتابُ الاشربہ باب ما جآء فی النّھی عن الشربُ نمبر1838. 1837.
ابو داود جلد2صفحہ167 کتابُ الاشربہ باب فی الشربِ قائمًا حدیث نمبر 3717.
مسندابو داود 2017. مصنف ابن ابی شیبہ24121. سنن دارمی2164.

حدیث نمبر 21:

کھڑے ہوکر پانی پینے پر قے کردو

اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَشْرَبَنَّ اَحَدٌمِّنْکُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِیَ فَلْیَسْتَقِیْءُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص کھڑا ہوکر ہرگز پانی نہ پیے اور جو بھول کر پی لے وہ قے کردے۔

تخریج:

مسلم جلد2صفحہ182 کتابُ الاشربہ باب کراھیہ الشربُ قائمًا حدیث نمبر 5279.
سنن دارمی2165. مسند امام احمد بن حنبل5163.

تشریح حدیث نمبر 20.21.

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو چاہیں جس طرح چاہیں خاص فردیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زم زم اور وضو کا بچا پانی کھڑے ہوکر پینے کی اجازت عطا فرمادی اور اس کے علاوہ دوسرے پانی کھڑے ہوکر پینے پر ڈانٹا اور فرمایا اگر کوئی بھول کر کھڑے کھڑے پی لے تو وہ قے کردے۔

حدیث نمبر 22:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر نماز چھوڑ دو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ (اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ) ثُمَّ قَالَ لِیْ لَاُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ قُلْتُ لَہٗ اَلَمْ تَقُلْ اُعَلِّمَنَّکَ سُوْرَۃً ھِیَ اَعْظَمُ السُّوَرِ فِی الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا بعد میں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (پارہ نمبر 9 سورۃ الانفال آیت نمبر 24)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں تم کو ایسی سورت کی تعلیم دوں جو قرآن کی سب سے بڑی سورت ہے۔ یہ تمہارے مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے ہوگا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر جانے لگے تو میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا؟ میں قرآن کی سب سے عظیم سورت کے بارے میں تمہیں بتاؤں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ سورہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

الْعَالَمِیْن ہے اور یہی سبع مثانی ہے اور وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ125 کتابُ التفسیر باب ماجآء فی فاتحة الکتاب حدیث نمبر4374.
بخاری جلد2صفحہ159 کتابُ التفسیر باب قوله(یایها الذین امنوا............) نمبر4647.
بخاری جلد2صفحہ175 کتابُ التفسیر باب قوله(ولقد اتیناکَ......) حدیث نمبر4703.
بخاری جلد2صفحہ254 کتابُ فضائل القرآن باب فضل فاتحةِ الکتاب حدیث نمبر5006.
ترمذی جلد2صفحہ578 کتابُ فضائل القرآن باب ما جآء فی فضل فاتحةِ القرآن نمبر2827.
سنن دارمی3405. مسند امام احمد بن حنبل15768. صحیح ابن حبان777. السنن الکبریٰ للنسائی985. السنن الکبریٰ للبیهقی7346. مسند ابو دواد طیالسی1266. المعجم الکبیر للطبرانی768. مسندابو یعلیٰ6837.

تشریح:

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر نماز چھوڑ کر جانا مفسد نماز نہیں ہے:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر نماز چھوڑ کر فوراً حاضر ہونا لازم ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کام ارشاد فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بجا آوری کے بعد جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہاں سے شروع کر دی جائے نماز نہیں ٹوٹے گی جیسا کہ حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب لکھتے ہیں:

قاضی عبدالوہاب اور قاضی ابوالولید نے کہا نماز میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجابت فرض ہے۔ اور اجابت نہ کرنے والا گنہگار ہے اور یہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ کسی کو بلائیں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو نماز چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ (تفہیم البخاری جلد6 صفحہ 599)

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نمازی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر چلا

جائے تو اس سے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور صرف یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ (نعمۃ الباری جلد 7 صفحہ 846 بحوالہ فتح الباری جلد 5 صفحہ 471)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

امام طیبی نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی پکار کا جواب دینے سے نماز باطل نہیں ہوتی جس طرح کہ آپ ﷺ کو مخاطب کر کے 'السلام علیک ایھا النبی' کہنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور امام بیضاوی کا قول بھی نقل فرماتے ہیں کہ اس اجابت سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ نماز پڑھنا بھی تو اجابت ہے اور حدیث کے ظاہر سے بھی یہی بات ظاہر ہو رہی ہے۔ (مرقاۃ جلد 4 صفحہ 340)

ان تمام تشریحات سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین نے اس حدیث سے یہی مسئلہ اخذ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہے۔ اگر کوئی بات بھی کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی لیکن حضور اکرم ﷺ کے بلانے اور آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں کوئی کام کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی

حدیث نمبر 23:

تمہاری مشقت کا خیال نہ ہوتا تو مسواک فرض کر دیتا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ عَلَی النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ صَلٰوةٍ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ193 کتابُ الجمعہ باب السواک یوم الجمعہ حدیث نمبر887.
بخاری جلد2صفحہ622 کتابُ التمنی باب ما یجوز من ...... حدیث نمبر7240.
مسلم جلد1صفحہ160 کتابُ الطھارت باب السواک حدیث نمبر589.
ابن ماجہ صفحہ121 کتابُ الطھارت وسننھا باب السواک حدیث نمبر287.
نسائی جلد1صفحہ6 کتابُ الطھارت باب الرخصۃ فی السواک حدیث نمبر7.
نسائی جلد1صفحہ92 کتابُ المواقیت باب ما یستحب من تاخیر العشاء حدیث نمبر533.
جامع ترمذی جلد1صفحہ101 کتابُ الطھارت باب ما جاء فی السواک حدیث نمبر20.
ابوداودجلد1صفحہ18 کتابُ الطھارت باب السواک حدیث نمبر46.47.
مؤطا امام مالک صفحہ50 کتابُ الطھارت باب السواک حدیث نمبر147.148.
سنن دارمی706.1521. مسند امام احمد بن حنبل967. صحیح ابن حبان1069. صحیح ابن خزیمہ140. المستدرک للحاکم516. السنن الکبریٰ للنسائی3034. السنن الکبریٰ للبیھقی 140. مسند ابو یعلیٰ6617. مسند ابوداود طیالسی2328. المعجم الکبیر للطبرانی5223. 5224. مصنف ابن ابی شیبہ1786.

حدیث نمبر24:

تمہاری مشقت کا خیال نہ ہوتا تو عشاء کی نماز آدھی رات تک موخر کردیتا

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ الصَّلَاةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ فَخَرَجَ وَرَاْسُهُ یَقْطُرُ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ اَوْ عَلَی النَّاسِ وَقَالَ سُفْیَانُ اَیْضًا عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالصَّلٰوةِ هٰذِهِ السَّاعَةَ..........

ترجمہ:

عطاء بیان کرتے ہیں ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نماز کا وقت ہوگیا خواتین اور بچے سو چکے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سر اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خیال نہ ہوتا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اگر مجھے لوگوں کی مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت پڑھنے کی ہدایت کرتا۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ622 کتابُ التمنی باب ما یجوزُ من اللو... حدیث نمبر7239.
بخاری جلد1صفحہ147 کتابُ مواقیت الصلوۃ باب النوم قبل العشاء لمن غلب نمبر570.
مسلم جلد1صفحہ274.275 کتابُ المساجدومواضع الصلوۃ باب وقت العشاء و تاخیرھا حدیث نمبر1445.1446.
ابن ماجه صفحه152 کتابُ الصلوۃ باب وقت صلوۃ العشاء حدیث نمبر690.691.693.
نسائی جلد1صفحه92 کتابُ المواقیت باب ما یستحب من تاخیر العشاء حدیث نمبر531.
نسائی جلد1صفحه93 کتابُ المواقیت باب اخر وقت العشاء حدیث نمبر535.536.537.
ترمذی جلد1صفحه139 کتابُ الصلوۃ باب ماجاء فی تاخیر صلاۃ العشاء الاخرہ نمبر158.
ابوداود جلد1صفحه71.72 کتابُ الصلوۃ باب فی وقت العشاء الأخرۃ نمبر420.421.422.
سنن دارمی1521. مسند امام احمد بن حنبل12903.13091.14992. صحیح ابن حبان 1530.1750. صحیح ابن خزیمه344.345. المستدرک للحاکم 5926 السنن الکبریٰ للبیهقی1638.1958. مسند ابو یعلیٰ1936.1939. المعجم الکبیر للطبرانی240.

تشریح23.24:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ جس چیز کو چاہیں اپنی امت پر حلال کردیں اور جس چیز سے چاہیں

اپنی امت کو روک دیں اور احکام شرعیہ آپ ﷺ کے سپرد ہیں ۔ لیکن آپ ﷺ کا احکام الٰہی نافذ کرنا مشیت الٰہی کے تابع ہے اللہ تعالیٰ بالذات شارع و معطی ہے اور آپ ﷺ بالتبع شارع و معطی ہیں۔

حدیث نمبر 25:

سیدنا عثمان غنی کو غزوہ بدر سے حصہ عطا فرمایا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا تَغَیَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ کَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَ کَانَتْ مَرِیْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنَّ لَکَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ سَهْمَهٗ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی ان کی اہلیہ تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں بدر میں شریک ہونے والے شخص جتنا اجر اور حصہ ملے گا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 553 کتابُ فرض الخمس باب اذ بعث الامام ...... حدیث نمبر 3130.
بخاری جلد 1 صفحہ 654 کتابُ فضائل الصحابہ باب مناقب عثمان ابن عفان نمبر 3698.
بخاری جلد 2 صفحہ 57 کتابُ المغازی باب قولہٖ (اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ......) حدیث نمبر 4066.
ابو داود جلد صفحہ کتابُ الجہاد باب حدیث نمبر.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 690 کتابُ المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان حدیث نمبر 3681.
مسند امام احمد بن حنبل 5772.6011. امام ابو داود طیالسی 1958. السنن الکبریٰ للنسائی 12496.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو اختیارات عطا فرمائے آپ ﷺ جسے چاہیں جس طرح چاہیں عطا فرمائیں جیسا کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدر میں شامل ہونے والوں جتنا ثواب اور حصہ عطا فرمایا۔

حدیث نمبر 26:

خیبر سے حضرت جعفر اور کشتی والوں کو حصہ عطا فرمایا

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ یَقْسِمْ لِاَحَدٍ لَّمْ یَشْھَدِ الْفَتْحَ غَیْرَنَا.

ترجمہ:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ خیبر فتح ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں بھی مالِ غنیمت میں سے خصہ عطا فرمایا آپ ﷺ نے ہمارے علاوہ اور کسی ایسے شخص کو حصہ نہیں دیا جو جنگ میں شریک نہیں ہوا تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 554 کتاب فرض الخمس باب من قال و من الدلیل...... نمبر 3136.
بخاری جلد 2 صفحہ 84 کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 4233.
مسلم جلد 2 صفحہ 309 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل جعفر بن ابی طالب نمبر 6410.
مسندا بویعلیٰ 7316.

تشریح:

بخاری کی ایک روایت میں حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی ہے اور ساتھ کشتی والوں کا ذکر ہے جو خیبر میں شریک نہ ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرمائے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے جنگ میں شریک نہ ہونے والوں کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

حدیث نمبر 27:

گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُّحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتوں گدھوں کا گوشت کھانا حرام قرار دیا تھا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ82 کتابُ المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 4217.4216.4215.
4227.4226.4225.4224.4223.4222.4221.4220.4219.4218.
بخاری جلد2صفحہ344 کتابُ الذبایح والصید باب لحوم الحمر الانسیه حدیث نمبر 5521.
5529.5528.5527.5526.5525.5524.5523.5522.
بخاری جلد2صفحہ273 کتابُ النکاح باب نهی الرسول عن النکاح المعته حدیث نمبر 5115.
بخاری جلد2صفحہ568 کتابُ الحیل باب الحیله فی النکاح حدیث نمبر 6961.
بخاری جلد1صفحہ558 کتابُ فرض الخمس باب ما یصیب من الطعام حدیث نمبر 3155.
مسلم جلد2صفحہ120 کتابُ الجهاد والسیر باب غزوہ خیبر حدیث نمبر 4668.
ترمذی جلد2صفحہ443 کتابُ الاطعمه باب ما جاء فی نحوم الحمر الاهلیه نمبر 1755.1754.
سنن نسائی جلد2صفحہ199.198 کتابُ الصید والذبائح باب تحریم اکل نحوم الاهلیه

حدیث نمبر 4350.4349.4348.4347.4346.4345.4342.
ابن ماجه صفحه 257 کتابُ النکاح باب النهی عن النکاح المعته حدیث نمبر 1961.
سنن دارمی 1993. صحیح ابن حبان 5269. دار قطنی 71. مسند ابو داود طیالسی 1678. المعجم الکبیر للطبرانی 3164. المعجم الصغیر للطبرانی 1674. مسند ابو یعلٰی 1832. مصنف ابن ابی شیبه 24326. السنن الکبرٰی للبهیقی 19718. مسند حمیدی 859.

تشریح:

قرآن پاک میں گھریلو گدھوں کے بارے میں کوئی واضح حکم نہیں ہے لیکن پیارے آقا ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے اختیارات سے گھریلو گدھوں کو حرام فرمایا ہے

حدیث نمبر 28:

قربانی کے گوشت میں اختیار

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ ضَحّٰی مِنْكُمْ فَلَا یُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَّ بَقِیَ فِیْ بَیْتِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِیْ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ تُعِیْنُوْا فِیْهَا.

ترجمه:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس نے قربانی کی ہو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں اس کی کوئی چیز نہ ہو جب اگلا سال آیا تو ہم نے عرض کیا اس سال بھی ہم ایسا ہی کریں گے جیسا پچھلے سال کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں اب تم کھاؤ دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو کیونکہ گزشتہ برس لوگ قحط سالی کا شکار تھے اور میری یہ خواہش تھی کہ تم ان

کی مدد کرو۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ351 کتابُ الاضاحی باب ما یؤکل من لحوم الاضاحی...... حدیث نمبر 5569.5570.5572.5573.5574.

بخاری جلد2صفحہ44 کتابُ المغازی باب شہود الملائکۃ بدرًا حدیث نمبر 3997.

مسلم جلد2صفحہ166 کتابُ الاضاحی باب بیان ما کان من النہی.............. حدیث نمبر 5097.5098.5099.5100.5101.5102.5103.5104.5105.5106.5108.

نسائی جلد2صفحہ207 کتابُ الضحایاباب النہی عن الاکل من لحوم .... حدیث نمبر 4435.4436.4437.4438.4439.4440.

ابوداود جلد2صفحہ40 کتابُ الضحایا باب حبس لحوم الاضاحی حدیث نمبر 2812.

ابن ماجہ صفحہ360 کتابُ الاضاحی باب ادخار من لحوم الاضاحی نمبر 3159.3160.

ترمذی جلد1صفحہ409 کتابُ الاضاحی باب ما جاء فی الرخصۃ... حدیث نمبر 1470.1471.

سنن دارمی 1957. مسند امام احمد بن حنبل 1275. صحیح ابن حبان 3168. المستدرک للحاکم 7568. مسند ابو یعلٰی 277. المعجم الکبیر للطبرانی 1419. السنن الکبریٰ للنسائی 4516. السنن الکبریٰ للبیہقی 18997.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا ﷺ نے پہلے قحط کی وجہ سے لوگوں کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا نہ فرمائی۔ بعد میں پھر آقا ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ پتا چلا کہ حضور اکرم ﷺ جب چاہیں جس چیز کو چاہیں خاص فرمادیں اور جس چیز سے چاہیں جب چاہیں منع فرمادیں۔

باب نمبر 7:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

حدیث نمبر 1:

تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ قَالَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جامع ترین کلمات کے ہمراہ معبوث کیا گیا اور رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا میرے سامنے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گے لیکن تم خزانوں کو نکال رہے ہو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ526 کتابُ الجهاد والسیر باب قول النبی نصرت..... حدیث نمبر 2977.
بخاری جلد2 صفحہ576 کتابُ التعبیر باب رؤیا اللیل...... حدیث نمبر 6998.

بخاری جلد2صفحہ579 کتابُ التعبیر باب المفاتیح فی الیدحدیث نمبر7013.
بخاری جلد2صفحہ628 کتابُ الاعتصام....باب قول النبی بعث بجوامع ...حدیث نمبر7273.
مسلم جلد1صفحہ241 کتابُ المساجد ومواضع الصلوۃ باب تحویل القبلۃ ....حدیث نمبر 1168.1169.1170.1171.
نسائی جلد2صفحہ51 کتابُ الجھادباب وجوب الجھاد حدیث نمبر3087.3088.3089.
مسند امام احمد بن حنبل9867. صحیح ابن حبان6363. السنن الکبریٰ للنسائی4295. مسند ابو یعلیٰ4295.

اور باب علم غیب حدیث نمبر 8: کے تحت جو حدیث پاک ہے اس میں بھی خزانوں کی چابیوں کا ذکر ہے۔

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو تمام خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں جس کو جو چاہیں جتنا چاہیں عطا فرمائیں۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں دے دیئے قبضہ واختیار میں

جیسا کہ دوسری حدیث پاک میں اس کی وضاحت ہے۔

حدیث نمبر2:

آپ ﷺ تقسیم فرمانے والے ہیں

قَالَ حَمِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَطِیْبًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ وَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ یُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا یَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہو سنا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص کے لیے بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کا فہم عطا کردیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی اور قیامت تک کسی کی مخالفت اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 74 کتابُ العلم باب من یرد اللّٰهُ بِهِ خیر..... حدیث نمبر 72.
بخاری جلد 1 صفحہ 550 کتابُ فرض الخمس باب قوله(فان للّٰهِ خمسه...نمبر 3116.3117.
بخاری جلد 2 صفحہ 637 کتابُ الاعتصام......باب وقول النبی لا تزال... حدیث نمبر 7312.
مسلم جلد 1 صفحہ 390 کتابُ الزکوۃ باب النہی عن المسئلہ حدیث نمبر 2392.
مسندامام احمد بن حنبل 7193. المعجم الکبیر للطبرانی 915. المعجم الاوسط للطبرانی 9158.
السنن الکبریٰ للنسائی 5839. مسندابو یعلیٰ 5855.

تشریح:

بخشش کے لیے درِ مصطفٰی پر آؤ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے ہیں کیا مطلب کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے غلاموں کو محبوب کے وسیلے سے عطا فرماتا ہے تمام نعمتیں درِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے عطا کی جاتی ہیں یہاں تک کہ بخشش بھی جیسا کہ قرآنِ کریم میں فرمایا:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ

لَهُمُ الرَّسُوْلُ. (پارہ نمبر 5 سورۃ النساء 64)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں۔
گناہ کیے اللہ عزوجل کے لیکن بخشش کے لیے آؤ درِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اس سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معلوم ہوا۔

بعض لوگ اس حدیث مبارکہ کا غلط مطلب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس سے مراد صرف علم ہے دوسری طرف وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب کے علم کا انکار بھی کرتے ہیں اس کا جواب حضرت ملا علی قاری ارشاد فرماتے ہیں۔
ظاہر ترین یہ ہے کہ اس بات سے کوئی مانع نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مال اور علم دونوں ہی تقسیم فرماتے ہیں۔ (مرقاۃ جلد 1 صفحہ 267)

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ہوسکتا ہے کہ کوئی کہے کہ یہ امام کا قول ہے ہم نہیں مانتے تو اس کے لیے ہم بخاری شریف کی احادیث بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا تقسیم فرماتے ہیں اور صحابہ کرام کا کیا عقیدہ ہے۔

حدیث نمبر 3:

حافظہ عطا فرمایا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَائَکَ فَبَسَطْتُهٗ قَالَ فَغَرَفَ بِیَدَیْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهٗ فَضَمَمْتُهٗ فَمَا نَسِیْتُ

شَيْئًا بَعْدَهُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر بعد میں بھول جاتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی چادر بچھاؤ! میں نے چادر بچھادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (بظاہر خالی) ہاتھوں کے ذریعے اس میں کچھ ڈالا اور پھر فرمایا اسے لپیٹ لو میں نے اسے لپیٹ لیا پھر کبھی میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ83 کتابُ العلم باب حفظ العلم حدیث نمبر118.
بخاری جلد1 صفحہ367 کتابُ البیوع باب ما جاء فی قولہ(فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوۃُ.... نمبر2047.
بخاری جلد1 صفحہ644 کتابُ المناقب باب سؤال المشرکین .... حدیث نمبر3648.
مسلم جلد2صفحہ306 کتابُ فضائل الصحابہ باب فضائل ابی ہریرہ الدوسی حدیث نمبر 6397.6398.6399.6400.
جامع ترمذی جلد2صفحہ703 کتابُ المناقب باب مناقب ابوہریرہ حدیث نمبر3803.3802.
مسند امام احمد بن حنبل7273. صحیح ابن حبان100. المعجم الاوسط للطبرانی811. مسند ابو یعلیٰ6248. السنن الکبریٰ للنسائی5868. مسند حمیدی1142.

تشریح:

اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ معلوم ہوا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا اختیار عطا فرمایا ہے اور ہر نعمت کا تقسیم کرنے والا بنا کر معبوث فرمایا ہے اسی لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نسیان کی دوائی لینے نہیں گئے بلکہ بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ جاؤ کہیں سے دوائی لو یا دماغ کو تقویت دینے والی چیزیں کھاؤ۔ بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عقیدے پر مہر لگاتے ہوئے آپ ﷺ نے ان کو ایسا حافظہ عطا فرمایا کہ وہ سب صحابہ سے زیادہ احادیث یاد کرنے والے ہو گئے۔

اور حافظہ ایسی چیز ہے کہ کائنات میں کوئی چلو بھر کر نہیں دے سکتا لیکن محبوب ﷺ نے چلو بھر کر حافظہ عطا فرما دیا۔ معلوم ہوا کہ پیارے آقا ﷺ بے مثل و بے مثال ہیں۔ صرف حافظہ ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کو جب بھی کوئی پریشانی ہوئی ہے تو وہ بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں عرض گزار ہوتے۔ کیونکہ آپ ﷺ ہر درد کے درماں ہیں اور آپ ﷺ کے پاس ہر مشکل کا حل ہے۔

حدیث نمبر 4:

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا .

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی آپ ﷺ نے کبھی بھی "نہ" نہیں فرمایا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ417 کتابُ الادب باب حسن الخلق والسخاء ..... حدیث نمبر 6034.
مسلم جلد2صفحہ260 کتابُ الفضائل باب سخائہ ﷺ حدیث نمبر 6017.6018.
سنن دارمی 71. مسند امام احمد بن حنبل 14333. صحیح ابن حبان 6376. مسند ابو داود طیالسی 1720. مسند حمیدی 1339. المعجم الاوسط للطبرانی 1228. المعجم الکبیر للطبرانی 5974. مسند ابو یعلیٰ 2001. الادب المفرد للبخاری 279.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کائنات کی تمام چیزوں کا مالک بنادیا ہے۔ جسے جو چاہیں عطا فرمائیں اسی لیے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا ﷺ نے کبھی بھی کسی کو "لا" نہیں فرمایا ہے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حدیث نمبر 5:

زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ یَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہم مسجد میں موجود تھے نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا یہودیوں کی طرف چلو ہم لوگ چل پڑے۔ یہاں تک کہ ہم ان کی درس گاہ کے اندر آئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے اور جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس زمین سے جلاوطن کردوں تم میں سے جس کے پاس کوئی مال ہو وہ اسے فروخت کرلے۔ ورنہ یہ بات یاد رکھنا زمین اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ560 کتاب الجزیہ باب إخراج الیھود.... حدیث نمبر3167.
بخاری جلد2صفحہ564 کتاب الاکراہ باب فی بیع المکرہ... حدیث نمبر 6944.
بخاری جلد2صفحہ641 کتاب الاعتصام..... باب قولہ(وَ كَانَ الْاِنْسَان....... حدیث نمبر7348.
مسلم جلد2صفحہ104 کتاب الجھاد باب اجلاء الیھودِ من الحجاز حدیث نمبر 4591.
ابو داود جلد2صفحہ73 کتاب الخراج باب کیف کان اخراج الیھود من المدینہ حدیث نمبر3003.
مسند امام احمد بن حنبل9875. السنن الکبریٰ للنسائی8687. السنن الکبریٰ للبیھقی18534

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پوری کائنات کا مالک بنایا ہے جس کو جہاں سے چاہیں نکال دیں جس کو جہاں چاہیں بسا دیں فرمایا زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ذکر کرنا خود پیارے آقا ﷺ کی سنت مبارکہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ مبارک ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم اور دیگر کتب احادیث میں بکثرت احادیث میں ہے کہ پیارے آقا ﷺ کے سوال کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں
''واللّٰه و رسوله اعلم''۔
لیکن اس دور میں کچھ لوگوں کو اللہ عزوجل کے ذکر کے ساتھ اس کے محبوب ﷺ کا ذکر کرنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور وہ اہلسنت پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں ہے میرا تیرا

اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو صرف زمین کی حکومت عطا فرمائی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جنت اور پوری کائنات کی ملکیت اور اختیارات عطا فرمائے ہیں۔

حدیث نمبر 6:

سیّدہ کو جنت کی سرداری عطا فرمائی

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا .....فَقَالَ اَمَا تَرْضَیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَضَحِکْتُ لِذٰلِکَ.

ترجمہ:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے (سیّدہ فاطمہ) سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنت کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں) اہل ایمان کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ؟ تو اس بات پر میں (سیدہ فاطمہ) ہنس پڑی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ640 کتابُ المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3624.
مسلم جلد2 صفحہ295 کتابُ فضائل الصحابہ باب فضائل فاطمہ بنت محمد ﷺ حدیث نمبر 6312.6313.6314.
جامع ترمذی جلد2 صفحہ698 کتابُ المناقب باب مناقب الحسن وَالحسین حدیث نمبر 3752.
ابن ماجہ صفحہ229 کتابُ الجنائز باب ما جاء فی ذکر مرض النبی ﷺ حدیث نمبر 1621.
مسند امام احمد بن حنبل 24527. صحیح ابن حبان 6952. صحیح ابن خزیمہ 1194. السنن الکبریٰ للنسائی 8366. مسند ابو یعلیٰ 6743. المعجم الکبیر للطبرانی 1032. الادب المفرد للبخاری 1030.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو نہ صرف زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں بلکہ پوری کائنات کا مالک بنا دیا ہے آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو جنت کی عورتوں کی سرداری عطا فرما دی آپ ﷺ

نے صرف سیّدہ ہی کو جنت کی سرداری عطا نہیں فرمائی۔ بلکہ

صدیق وفاروق اولین وآخرین کے سردار ہیں:

حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کو انبیاء ومرسلین کے علاوہ تمام اولین وآخرین جنتیوں کی سرداری عطا فرمائی ہے۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ685 کتابُ المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر نمبر3628.3627.3629.
المعجم الاوسط للطبرانی8808.

عثمان غنی کو دو بار جنت فروخت فرمائی:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ جنت فروخت فرمائی ہے۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ690 کتابُ المناقب باب فی مناقب عثمان ابن عفان حدیث نمبر3676.
نسائی جلد2 صفحہ127 کتابُ الاحباس باب وقف المسجدحدیث نمبر3610.3609.3608.
سن نسائی جلد2 صفحہ64 کتابُ الجهاد باب فضل فضل من جهّز غازیاًحدیث نمبر3182.
صحیح ابن خزیمہ2492.

فقہ کا اصول ہے وہ چیز فروخت کی جاتی ہے جو ملک میں بھی ہو اور قبضے میں بھی ہو ان دونوں میں سے ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو چیز فروخت نہیں ہوگی پتا چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے مالک بھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت پر قبضہ بھی ہے جسے چاہیں جنت عطا فرمائیں جیسے عشرہ مبشرہ کو جنت عطا فرمائی۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ695 کتابُ المناقب باب مناقب عبدالرحمن بن عوف نمبر3719.

حسنین کریمین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں:

اور جسے چاہیں جنتی نوجوانوں کی سرداری عطا فرمائیں جیسے حقیقی شہزادے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جنتی نوجوانوں کی سرداری عطا فرمادی۔

جامع ترمذی جلد2 صفحہ426 کتابُ المناقب باب مناقب الحسنُ والحسین حدیث نمبر3793.

حدیث نمبر 7:

بارش کے لیے بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں عرض کرنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلَکَ الْکُرَاعُ وَہَلَکَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّسْقِیَنَا فَمَدَّ یَدَیْہِ وَدَعَا.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ مال مویشی تباہ وبرباد ہوگئے ہیں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل کرے تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ211 کتابُ الجمعة باب الاستقاء فی الخطبة... حدیث نمبر 1014.
بخاری جلد1 صفحہ199 کتابُ الجمعة باب رفع الیدین فی الخطبة حدیث نمبر932.
بخاری جلد1 صفحہ211 کتابُ ابواب الاستقاء باب الاستقاء فی المسجد الجامع نمبر1013.
بخاری جلد1 صفحہ212 کتابُ ابواب الاستقاء باب اذا استشفعوا.... حدیث نمبر1019.
بخاری جلد1 صفحہ213 کتابُ ابواب الاستقاء باب الدعاء اذا کثر.... حدیث نمبر 1021.
بخاری جلد1 صفحہ214 کتابُ ابواب الاستقاء باب رفع الناس آیدیهم.... حدیث نمبر1029.
بخاری جلد1 صفحہ214 کتابُ ابواب الاستقاء باب من تمطر فی المطر... حدیث نمبر1033.
بخاری جلد1 صفحہ633 کتابُ المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر3582.
بخاری جلد2 صفحہ426 کتابُ الادب باب التبسم والضحک حدیث نمبر6093.
بخاری جلد2 صفحہ465 کتابُ الدعوات باب الدعاء غیر مستقبل القبلة حدیث نمبر 6342.
مسلم جلد1 صفحہ348 کتابُ صلوة الاستقاء حدیث نمبر2082.2081.20802.2079.2078.
سنن نسائی جلد1 صفحہ224 کتابُ الاستقاء باب متٰی یستقی الامام حدیث نمبر 1503.
سنن نسائی جلد1 صفحہ225 کتابُ الاستقاء باب کیف یرفع حدیث نمبر 1514.
سنن نسائی جلد1 صفحہ225 کتابُ الاستقاء باب ذکر الدعاء حدیث نمبر 1517.

ابو داود جلد1 صفحہ173 کتابُ الصلوۃ باب رفع الیدین فی الاستسقاء حدیث نمبر 1174.
مؤطا امام مالک صفحہ179 کتابُ الاستقاء باب ماجاء فی الاستقاء حدیث نمبر 450.
مسندامام احمد بن حنبل13718. صحیح ابن حبان992. صحیح ابن خزیمہ1788. السنن الکبریٰ للنسائی1805. السنن الکبریٰ للبیھقی5630. المعجم الاوسط للطبرانی592. مسندابو یعلیٰ3509.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر دست سوال دراز کرتے۔ جیسا کہ اس حدیث پاک میں ہے کہ صحابی رسول بارش کی دعا کے لیے بارگاہ محبوب ﷺ میں عرض گزار ہوئے۔
اور محبوب ﷺ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ تم خود اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری نہیں سنتا۔ بلکہ آپ ﷺ نے دعا فرما کر اپنے صحابی کے عقیدے پر مہر لگا دی کہ مشکل کے وقت میری بارگاہ میں عرض کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر 8:

ہادی اور مہدی بنا

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِىْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِىْ وَجْهِىْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اِنِّىْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِىْ صَدْرِىْ وَ قَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا.

ترجمہ:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے حجاب نہیں کیا اور آپ ﷺ ہمیشہ مجھے دیکھ کر مسکرا دیتے تھے میں

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میں گھوڑے پر سیدھی طرح نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اور دعا کی اے اللہ اسے ثابت قدم رکھ اور اسے ہادی اور مہدی (ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا) بنا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 534 کتابُ الجهاد باب من يثبت على الخيل حديث نمبر 3035.
بخاری جلد 1 صفحہ 532 کتابُ الجهادباب حرق الدورو الخيل حديث نمبر 3020.
بخاری جلد 1 صفحہ 542 کتابُ الجهادباب البشارة فى الفتوح حديث نمبر 3076.
بخاری جلد 2 صفحہ 426 کتابُ الادب باب التبسم والضحک حديث نمبر 6089.
بخاری جلد 2 صفحہ 464 کتابُ الدعوات باب قول لله(وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) حديث نمبر 6333.
بخاری جلد 2 صفحہ 103 کتابُ المغازى باب غزوه ذى الخلصة حديث نمبر 4357.4356.
مسلم جلد 2 صفحہ 302 کتابُ فضائل الصحابه باب من فضائل جرير بن عبدالله حديث نمبر 6364.6366.6367.
مسندامام احمد بن حنبل 19211. صحيح ابن حبان 7201. السنن الكبرىٰ للنسائى 8303. السنن الكبرىٰ للبيهقى 18365. المعجم الكبير للطبرانى 2252.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی یا اللہ ان کو ہادی اور مہدی (ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا) یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہے جب صحابی رسول ہدایت دینے والے ہیں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو بدرجہ اولیٰ ہدایت دینے والے ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت عطا فرمانے والے ہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگنا کیوں کر نا جائز ہوسکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو ہدایت عطا فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

باب نمبر 8:

رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے رضائے خدا

حدیث نمبر 1:

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کو پورا فرمانے میں جلدی کرتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِىْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (تُرْجِىْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِىْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) قُلْتُ مَا اُرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِىْ هَوَاكَ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے ان خواتین پر بڑی غیرت آتی ہے جو خود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہبہ کر دیتی ہیں (تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مہر کے بغیر ان سے نکاح فرمالیں) میں یہ کہا کرتی تھی کیا کوئی عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

تُرْجِىْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِىْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ. (پارہ نمبر 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 51)

ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا میں یہ دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کا پروردگار آپ ﷺ کی خواہش بڑی جلدی پوری فرماتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ203 کتاب التفسیر باب قولہ(ترجی من تشاء ....) حدیث نمبر4788.

بخاری جلد2صفحہ272 کتاب النکاح باب ھل للمراۃ ان تھب............ حدیث نمبر5113.

نسائی جلد2صفحہ67 کتاب النکاح باب ذکر امر رسول اللہ فی ....حدیث نمبر3199.

السنن الکبریٰ للبیھقی13132.

تشریح:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں دیکھتی ہوں آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی کرتا ہے: یعنی اللہ تعالیٰ بغیر تاخیر کے وہ کام کردیتا ہے جس کو آپ ﷺ پسند کرتے ہیں اور جس سے آپ ﷺ راضی ہوتے ہیں۔ (عمدۃ القاری ج19 ص170۔نعمۃ الباری ج8 ص491)

جیسا کہ قبلہ کے بدلنے کا واقعہ ہے کہ محبوب ﷺ کے دل میں خیال آنے اور بار بار آسمان کی طرف چہرہ مقدس اٹھانے پر اللہ تعالیٰ نے نماز ہی میں مسجد اقصیٰ سے خانہ کعبہ کی طرف رخ انور پھیرنے کا حکم دے دیا۔

باب نمبر 9:

تبرکات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ضروری وضاحت:

آج کے اس پر فتن دور میں جہاں بات بات پر شرک کے فتوے لگائے جاتے ہیں وہاں نبی رحمت ﷺ سے نسبت رکھنے والے تبرکات کو مٹانے کی سازش کی جارہی ہے اور پیارے آقا ﷺ کے تبرکات کو شرک کی اوٹ میں ختم کیا جارہا ہے اس باب میں ہم تبرکات مصطفیٰ ﷺ کا بیان کریں گے اس باب میں جہاں تبرکات محبوب ﷺ کی شان معلوم ہوگی وہاں صحابہ کرام کا پیارا پیارا عقیدہ بھی معلوم ہوگا۔

حدیث نمبر 1:

موئے مبارک کو سب سے پہلے حاصل کیا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَقَ رَاْسَهٗ کَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے سرِ اقدس کے بال مبارک اتروائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 91 کتاب الوضو باب الماء الّذی یغسل بہ...... حدیث نمبر 170.

ابو داود جلد 1 صفحہ 287 کتابُ المناسک باب الحلق والتقصیر حدیث نمبر 1981.
مسند امام احمد بن حنبل 12092. صحیح ابن حبان 3879. صحیح ابن خزیمہ 2928.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ پیارے آقا ﷺ کے موئے مبارک بہت بابرکت ہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک تو ان موئے مبارک کو سب سے پہلے حاصل کرنا بھی سعادت ہے اور اپنے لیے دنیا و مافیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ

حدیث نمبر 2:

ہر چیز سے زیادہ محبوب شے

عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِیْ شَعَرَةٌ مِّنْهُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَافِيْهَا.

ترجمہ:

حضرت ابن سرین روایت کرتے ہیں ایک دن میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ کا موئے مبارک ہے جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا ان کے گھر والوں کی طرف سے ملا تھا تو انہوں نے کہا؛ میرے پاس آپ ﷺ کا ایک موئے مبارک ہو یہ مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 91 کتابُ الوضو باب الماء الّذی یغسل بہ...... حدیث نمبر 169.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک بالوں کی تعظیم ہے اور تبرک عطا کرنے کا جواز ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سے تبرک حاصل کرنے اور اس کو حفاظت سے رکھنے کا ثبوت ہے (فتح الباری ج1 ص712)

حضرت خالد بن ولید کی موئے مبارک سے محبت:

علامہ عینی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال رکھا ہوا تھا وہ جب بھی کسی جنگ میں جاتے تو اس موئے مبارک کی برکت سے فتح اور نصرت حاصل کرتے۔ جنگ یمامہ میں وہ ٹوپی گر گئی تو وہ فوراً اس کی طرف جھپٹے ان کے ساتھیوں نے تعجب کیا کہ ایک ٹوپی کے لیے اتنا خطرہ مول لیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس ٹوپی کی قیمت کی وجہ سے ایسا نہیں کیا لیکن مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ ٹوپی مشرکین کے ہاتھ لگ جائے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک ہو (عمدۃ القاری ج3 ص37)

کتنا پیارا عقیدہ ہے صحابہ کرام کا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ برکت کے لیے اپنی ٹوپی میں موئے مبارک رکھتے ہیں پھر اس ٹوپی کے لیے اتنا بڑا خطرہ مول لیتے ہیں کہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتے لیکن کوئی صحابی بھی ان پر شرک کا فتویٰ نہیں لگاتا بلکہ جب معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ٹوپی میں موئے مبارک تھا تو سب خاموش ہو جاتے ہیں کیا مطلب کہ اگر موئے مبارک کے لیے جان بھی چلی جائے تو کوئی بات نہیں لیکن مقدس موئے مبارک کفار کے ہاتھ نہیں لگنے چاہیں۔

افسوس آج کے دور میں نام نہاد لوگ تبرکات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں کاش وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد کے مطابق اپنا عقیدہ بناتے۔

حدیث نمبر 3:

وضو کے پانی کو سینوں اور چہروں پر ڈالنا

اَبَا جُحَیْفَةَ یَقُوْلُ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْھَاجِرَةِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِہٖ فَیَتَمَسَّحُوْنَ بِہٖ فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَ بَیْنَ یَدَیْہِ عَنَزَةٌ وَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِیْہِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَھُمَا اشْرِبَا مِنْہُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَ نُحُوْرِکُمَا.

ترجمہ:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنا شروع کیا تو حاضرین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ملنا شروع کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ظہر اور عصر کی نماز کی دو دو رکعت ادا فرمائی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک نیزہ گاڑا گیا تھا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا پہلے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اس میں اپنا منہ دھویا اور پھر اس میں کلی فرمائی اور پھر دونوں کو ہدایت کی کہ اس برتن میں سے پانی پی لیں اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 93 کتابُ الوضو باب استعمال فضل وضو الناس........ حدیث نمبر 187.
بخاری جلد 1 صفحہ 120 کتابُ ابواب الصلوة فی الثیاب باب الصلوة فی الثوب الاحمر نمبر 376.

بخاری جلد1صفحہ138 کتابُ الصلوۃ ابواب سترۃ المصلی باب السترۃ بمکہ وغیرہ نمبر501.
بخاری جلد2صفحہ394 کتابُ اللباس باب القبۃ الحمراء من ادم حدیث نمبر5859.
مسلم جلد1صفحہ237 کتابُ الصلوۃ باب سترۃ المصلی.... حدیث نمبر1123 .1121 .1120.
سنن نسائی جلد1صفحہ33 کتابُ الطھارۃ باب الانتفاع بفضل الوضوء حدیث نمبر137.
مسند امام احمد بن حنبل18744 .مسند ابو داود طیالسی1044 .سنن دارمی1409 .مسند ابو یعلی891 .السنن الکبریٰ للنسائی136 .المعجم الکبیر للطبرانی 249.

تشریح:

علامہ یحییٰ بن شرف نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

اس حدیث میں آثار صالحین سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے اور ان کے وضو ان کے طعام ان کے مشروب اور ان کے لباس کی بچی ہوئی چیزوں کو استعمال کرنے کا ثبوت ہے (شرح مسلم النووی ج3 ص1735)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

گویا کہ آپ ﷺ کے وضو سے جو پانی بچا تھا اس کو صحابہ نے تقسیم کر لیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اعضاء سے لگ کر جو وضو کا پانی گرا تھا اس کو صحابہ نے حاصل کیا تھا۔ اور اس حدیث میں وضو کے مستعمل پانی کے طاہر ہونے کی واضح دلیل ہے۔۔۔۔۔۔۔ نبی اکرم ﷺ نے اس پیالہ میں کلی کر کے ان کو پینے کا حکم اس لیے دیا تھا تاکہ آپ ﷺ اپنے لعاب مبارک کی برکت ان کو پہنچا دیں۔ (فتح الباری ج1 ص729)

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:

اس حدیث میں وضو کے مستعمل پانی کے طاہر ہونے کی واضح دلیل ہے اور اس پانی سے مراد وہ پانی ہے جو آپ ﷺ کے اعضاء سے لگ کر گرا تھا اور اگر اس سے مراد وہ پانی ہو جو آپ ﷺ کے وضو کے بعد برتن میں بچ گیا تھا تو اس سے مراد یہ

ہے کہ صحابہ اس پانی کو بہ طور تبرک لے رہے تھے یہ پانی طاہر تھا اور نبی اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھ لگنے کی وجہ سے اس کی طہارت زیادہ ہوگئی تھی نیز اس حدیث میں آثار صالحین سے تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے۔ (عمدۃ القاری ج3 ص111)

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

اس پانی سے مراد برتن میں بچا ہوا پانی بھی ہو سکتا ہے اور وہ پانی بھی مراد ہو سکتا ہے جو آپ ﷺ کے اعضاء مبارک سے لگ کر گرا تھا حضرت سائب بن یزید نے اس پانی کو پیا تھا یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت سائب نے اس پانی کو تبرک کے قصد سے پیا تھا۔ (مرقاۃ ج2 ص173)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام جانتے تھے کہ محبوب ﷺ کے جسم مبارک سے جو چیز بھی مس کر گئی وہ برکت والی ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو منع نہیں کیا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟ ایسا نہ کرو بلکہ آپ ﷺ نے کلی فرما کر خود پانی عطا فرمایا اور فرمایا اس پانی کو پی لو اور اپنے سینے اور اپنے چہرے پر ڈال لو معلوم ہوا تبرکات حاصل کرنا نہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے بلکہ حضور اکرم ﷺ کی رضا بھی ہے۔

حدیث نمبر 4:

تبرکات حاصل کرنے کے لیے صحابہ کرام کی بھرپور کوشش

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِیْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْهِهٖ وَهُوَ غُلَامٌ مِّنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَیْرِهٖ یُصَدِّقُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ وَاِذَ تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وَضُوْئِهٖ.

ترجمہ:

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہ وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب یہ کم سن تھے تو ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کنوئیں سے پانی منہ مبارک میں لے کر ان کے چہرے پر کلی فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے تو صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا گرنے والا پانی حاصل کرنے کے لیے قریب تھا کہ ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ پڑتے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 94 کتابُ الوضو باب استعمال فضل الوضوء الناس...... حدیث نمبر 188.
بخاری جلد 1 صفحہ 75 کتابُ العلم باب متٰی یصح سماع الصغیر حدیث نمبر 78.
بخاری جلد 2 صفحہ 467 کتابُ الدعوات باب الدعاء للصبیان بالبرکۃ.... حدیث نمبر 6354.
بخاری جلد 1 صفحہ 481 کتابُ الشروط باب الشروط فی الجہاد حدیث نمبر 2732.
صحیح ابن حبان 4872. مصنف عبدالرزاق 9720. السنن الکبریٰ للنسائی 18587. المعجم الکبیر للطبرانی 13.

تشریح:

صحابہ کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی لینے کے لیے آپس میں جھگڑا کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کوئی ان کو منع نہیں کرتا کوئی ان پر شرک کا فتوٰی نہیں لگاتا اور یہ سارا کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہو رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو آئے ہی شرک کو مٹا کر توحید پھیلانے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو منع نہیں فرمایا تو معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کو حاصل کرنا شرک نہیں ہے بلکہ ایمان کا حصہ ہے اور صحابہ کرام کی پیروی ہے۔

حدیث نمبر 5:

وضو کا بچا ہوا پانی پینا

عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِىْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِىْ وَدَعَا لِىْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

ترجمہ:

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میری خالہ مجھے ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھانجے کو درد ہو رہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے برکت کی دعا دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی پی لیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑا ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مسہری کے بٹن جیسی مہر نبوت کی زیارت کرلی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 94 کتابُ الوضو باب استعمال فضل الوضوء الناس حدیث نمبر 189.
بخاری جلد 1 صفحہ 627 کتابُ المناقب باب خاتم النبوة حدیث نمبر 3541.
بخاری جلد 2 صفحہ 266 کتابُ المرضٰی باب من ذهب بالصبی ..... حدیث نمبر 5670.
بخاری جلد 2 صفحہ 466 کتابُ الدعوات باب الدعاء للصبیان .... حدیث نمبر 6352.
مسلم جلد 2 صفحہ 266 کتابُ الفضائل باب اثبات خاتم النبوة حدیث نمبر 6086.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 683 کتابُ المناقب باب فی خاتم النبوة حدیث نمبر 3616.
مسند امام احمد بن حنبل 1840. مسند ابو یعلٰی 1456. السنن الکبرٰی للنسائی 7518. السنن الکبرٰی للبیهقی 11580. المعجم الکبیر للطبرانی 6680. المستدرک للحاکم 5921. شمائل ترمذی 16.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب بھی کوئی تکلیف درپیش ہوتی تو وہ بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض گزار ہوتے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو بابرکت سمجھتے تھے اسی لیے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔

حدیث نمبر 6:

وضو کے بابرکت پانی سے بیہوش کو ہوش آ گیا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ.

ترجمه:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں ان دنوں بیمار تھا اور بے ہوش تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 94 کتابُ الوضو باب صبُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... حدیث نمبر 194.
بخاری جلد 2 صفحہ 145 کتابُ التفسیر باب قولہٖ (یو صیکم اللّٰہُ فی اولاد کم) حدیث نمبر 4577.
بخاری جلد 2 صفحہ 362 کتابُ المرضٰی باب عیادۃ المغمٰی علیہ حدیث نمبر 5651.
بخاری جلد 2 صفحہ 367 کتابُ المرضٰی باب وضو العائد للمریض حدیث نمبر 5676.
بخاری جلد 2 صفحہ 527 کتابُ الفرائض باب قولہٖ (یوصیکم اللّٰہُ فی اولاد کم) حدیث نمبر 6723.
بخاری جلد 2 صفحہ 530 کتابُ الفرائض باب میراث الاخوات والاخوۃ حدیث نمبر 6743.

بخای جلد2صفحہ636 کتابُ الاعتصام بالکتاب والسنہ باب ما کان النبی حدیث نمبر7309.
مسلم جلد2صفحہ44 کتابُ الفرائض باب حدیث نمبر4148 .4147 .4146 .4145.
جامع ترمذی جلد2صفحہ474 کتابُ الفرائض باب میراث الاخوات حدیث نمبر 2057.
سنن نسائی جلد1 صفحہ33 کتابُ الطھارت باب الانتفاع بفضل الوضوء حدیث نمبر138.
ابن ماجہ صفحہ321 کتابُ الفرائض باب الکلالہ حدیث نمبر2734.
ابو داود جلد2صفحہ51 کتابُ الفرائض باب فی الکلالہ حدیث نمبر2886.
سنن دارمی756. مسند امام احمد بن حنبل14222. صحیح ابن حبان1266. صحیح ابن خزیمہ 106. مسند ابو یعلیٰ2018. مسند حمیدی1229. السنن الکبریٰ للنسائی7512. السنن الکبریٰ للبھقی1053. مسند ابو داود طیالسی 1709 .

تشریح:

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں۔
کہ اس حدیث میں یہ دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھوں کی برکت ہر بیماری کوزائل کردیتی ہے (عمدۃ القاری ج3 ص130)

علامہ ابوالحسن ابن ابطال مالکی لکھتے ہیں:
اس حدیث میں صالحین کے پانی پردم کرنے اور پانی کو ہاتھ لگانے اور اس سے ان کی برکت کا ثبوت ہے۔ (شرح ابن بطال ج1 ص104)

دیوبندی شارح سید احمد رضا بجنوری لکھتا ہے:
ا۔آں حضرت کے دست مبارک کی برکت سے ہر علت ومرض دور ہو جاتی ہے
۲۔ بزرگوں کے رقیہ' جھاڑ' پھونک وغیرہ سے بھی فائدہ اور برکت حاصل ہوسکتی ہے
(انوارالباری ج7 ص527)

مفتی تقی عثمانی دیوبندی لکھتا ہے:
رسول اللہ ﷺ نے بطور علاج اپنے وضو کا پانی ان پر ڈالا' پہلے جو فضل النبی ﷺ آیا تھا' وہ بطور تبرک تھا' یہ بطور علاج ہے معلوم ہوا دونوں طریقے جائز ہیں۔
(انعام الباری ج2 ص324۔ بحوالہ نعمۃ الباری ج1 ص628)

اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو دعا فرماتے اس سے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوش آجاتا اور اگر چاہتے تو لعاب دہن ان کے جسم پر لگا دیتے اس سے بھی ان کو ہوش آجاتا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا بھی نہ فرمائی لعاب دہن بھی نہ لگایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرما کر وضو کا پانی ان پر چھڑکا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ لعاب دہن مبارک تو دہن اقدس سے ہے یہاں تو کسی چیز کو تھوڑی دیر کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہوگئی اس میں یہ کمال پیدا ہو گیا کہ وہ بیماریوں کے لیے تریاق بن گئی۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دافع البلاء اور شافی الامراض ہیں۔

حدیث نمبر 7:

تبرک کے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی گزارش

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِکٍ وَّهُوَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهٗ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَا اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ فَاِذَا كَانَتِ الْاَمْطَارُ سَالَ الْوَادِی الَّذِیْ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اٰتِیَ مَسْجِدَهُمْ فَاُصَلِّیَ بِهِمْ وَوَدِدْتُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّكَ تَاْتِيْنِیْ فَتُصَلِّیْ فِیْ بَيْتِیْ فَاَتَّخِذَهٗ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَيْتِكَ

قَالَ فَاشَرْتُ لَهُ اِلٰی نَاحِيَةٍمِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَففْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.........

ترجمہ:

محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں شامل ہیں جن کا تعلق انصار سے ہے اور جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا ہے۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بینائی کمزور ہوچکی ہے۔ میں اپنی قوم کونماز پڑھاتا ہوں۔

جب بارش ہوتی ہے تو سارا علاقہ پانی سے بھر جاتا ہے جو میرے اور لوگوں کے درمیان ہے اس لیے میں ان کی مسجد تک نہیں آسکتا کہ انہیں نماز پڑھا سکوں اس لیے میری یہ خواہش ہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز ادا کریں میں اس جگہ کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب ایسا کروں گا۔

حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھنے کے بعد تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اجازت پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے بلکہ گھر میں آنے کے بعد دریافت کیا تم کیا چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں کہاں نماز ادا کروں۔ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے ہو کر تکبیر کہی ہم کھڑے ہوئے اور صف قائم کر لی نبی اکرم

ﷺ نے دو رکعات ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ126 کتابُ ابواب المساجد باب المساجد فی البیوت وصلّی...نمبر425.
بخاری جلد1 صفحہ126 کتابُ ابواب المساجد باب اذا دخل بیتًا یصلی .... نمبر424.
بخاری جلد1 صفحہ160 کتابُ الجماعة والامامة باب الرخصة فی المطر والعلة....نمبر667.
بخاری جلد1 صفحہ163 کتابُ الجماعة والامامة باب اذا زار الامام قومًا فامهم حدیث نمبر686.
بخاری جلد1 صفحہ186 کتابُ صفة الصلوة باب من لم یرد السلام علی الامام...حدیث نمبر847.
بخاری جلد1 صفحہ234 کتابُ ابواب التطوع باب صلوة النوافل جماعة حدیث نمبر1186.
بخاری جلد2 صفحہ324 کتابُ الاطعمة باب الخزیرة قال النضر........ حدیث نمبر540.
مسلم جلد1 صفحہ71 کتابُ الایمان باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید حدیث نمبر149.
مسلم جلد1 صفحہ280 کتابُ المساجد و مواضع الصلوة باب الرخصة فی التخلف عن.......
حدیث نمبر1498.1497.1496.
ابن ماجه صفحہ157 کتابُ المساجد باب المساجد فی الدورحدیث نمبر754.
سنن نسائی جلد1 صفحہ127 کتابُ الامامة باب الامامة الاعمی حدیث نمبر787.
سنن نسائی جلد1 صفحہ135 کتابُ الامامة باب الجماعة للنافلة حدیث نمبر843.
سنن نسائی جلد1 صفحہ195 کتابُ السهو باب تسلیم الماموم حسین یسلم...... حدیث نمبر1326.
مسندامام احمدبن حنبل16482. صحیح ابن حبان1612.223. مسندابوداود طیالسی1241.
صحیح ابن خزیمه1673. مسند ابو یعلیٰ1505. المستدرک للحاکم6497. المعجم الکبیر
للطبرانی4445.43.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضورا کرم ﷺ کے جسم مبارک سے مس کرنے والی چیزوں سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ اور عقیدہ ہے آج کے دور کے لوگوں کی طرح نبی اکرم ﷺ نے منع نہیں فرمایا کہ یہ کیا مشرکوں والے کام شروع کرر ہے ہو نماز تو اللہ تعالیٰ کی ہے جہاں چاہو پڑھ لو! بلکہ پیارے آقا ﷺ ان صحابی کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا: اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَکَ مِنْ

بَیْتِکَ. ترجمہ: کہاں پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں تمہارے لیے نماز پڑھوں
بخاری جلد 1 صفحہ 126 کتابُ ابواب المساجد باب اذا دخل بیتًا یصلی ... حدیث نمبر 424.
اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کے تبرک والے عقیدے پر اپنی مہر بھی لگا دی جس سے پتا چلا کہ نسبت رسول ﷺ رکھنے والی چیز سے تبرک حاصل کرنا شرک نہیں بلکہ ایمان کا حصہ ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں۔
جس جگہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی یا جس جگہ نبی اکرم ﷺ چلے ہوں اس جگہ سے تبرک حاصل کرنا چاہیے اور اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ صالحین میں سے اگر کسی کو کسی جگہ سے تبرک حاصل کرنے کے لیے بلایا جائے تو اس کو دعوت قبول کرنی چاہیے (فتح الباری ج 1 ص 522)

اس جگہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے حاشیہ میں اس بات پر اعتراض کیا ہے اور لکھا صحیح یہ ہے کہ حصول برکت کے لیے بلانا صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے اور کسی دوسرے کو نبی ﷺ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا' کیونکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور اس چیز کا دروازہ کھولنا غلو اور شرک کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ بعض لوگوں سے ایسا واقع ہوا ہے' ہم اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں (حاشیہ فتح الباری ج 1 ص 522)

اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ کوئی دوسرا مرد صالح نبی ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا اور دونوں میں فرق عظیم ہے لیکن شیخ بن باز کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے کہ حصول برکت کے لیے بلانا نبی ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ خصوصیت تب ثابت ہوتی ہے جب نبی ﷺ نے دوسروں کو حصول برکت کے لیے بلانے سے منع کیا ہوتا اور جب آپ ﷺ نے اس منع سے نہیں کیا تو ابن باز کا از خود اس سے منع کر کے

شریعت سازی کرنے کا کیا جواز ہے! نیز اس نے لکھا ہے کہ اس چیز کا دروازہ کھولنا غلو اور شرک کی طرف لے جاتا ہے' اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کو حصول برکت کے لیے بلانا غلو اور شرک ہوگا۔ ابن باز کو یہ معلوم نہیں کہ جو چیز شرک ہو' وہ سب کے ساتھ شرک ہوتی ہے اگر کسی کو حصول برکت کے لیے گھر بلانا اور اس سے نماز پڑھوانا شرک ہوتو پھر نبی ﷺ کو گھر بلانا اور آپ ﷺ سے نماز پڑھوانا بھی شرک قرار پائے گا' (معاذ اللہ) اور کیا ابن باز کو یہ معلوم نہیں کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہو اس کو غیر کے لیے کیا جائے تب وہ شرک ہوتا ہے جیسے سجدہ عبودیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے' سو اگر سجدہ عبودیت غیر اللہ کے لیے کیا جائے تو یہ شرک ہوگا ابن باز کسی مرد صالح کو گھر بلانے اور اس سے نماز پڑھوانے کو شرک قرار دے رہے ہیں اس کا معنیٰ یہ ہے کہ گھر بلانا اور نماز پڑھوانا اللہ کے ساتھ خاص ہے تبھی تو غیر اللہ کے لیے یہ کام شرک ہوگا' افسوس ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور اس کی قدر و منزلت نہ کی!

یہ درست ہے کہ جس جگہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی اس سے جو برکت حاصل ہوگی وہ بے مثل ہوگی' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسرے صالحین کسی جگہ نماز پڑھیں گے تو اس سے بالکل برکت حاصل نہیں ہوگی' لاریب ان کے نماز پڑھنے سے بھی اس جگہ برکت حاصل ہوگی اگرچہ نبی ﷺ سے حاصل شدہ برکت سے کم ہوگی'۔

(نعمۃ الباری ج2 ص173.174)

ان لوگوں کی منافقت دیکھو ایک طرف تبرکات مصطفےٰ ﷺ مانتے ہیں اور دوسری طرف عرب شریف سے نسبت رسول ﷺ کی چیزیں تلاش کر کر کے ختم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر 8:

تبرکات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا

حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُقْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَتَحَرّٰی اَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيْقِ فَيُصَلِّیْ فِيْهَا وَيُحَدِّثُ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُصَلِّیْ فِيْهَا وَاَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَحَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّیْ فِیْ تِلْكَ الْاَمْكِنَةِ وَسَاَلْتُ سَالِمًا فَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا وَافَقَ نَافِعًا فِی الْاَمْكِنَةِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِیْ مَسْجِدٍ بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ.

ترجمہ:

حضرت موسٰی بن عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے راستے میں) کچھ مقامات تلاش کر کے نماز ادا کی اور یہ بتایا کہ ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ان مقامات پر نماز ادا کیا کرتے تھے اور انہوں (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مقامات پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ ان مقامات پر نماز ادا کیا کرتے تھے (راوی کہتے ہیں) میں نے سالم سے ان مقامات کے بارے میں دریافت کیا تو ان کا بیان دیگر تمام مقامات کے بارے میں نافع کے بیان کے مطابق تھا البتہ روحاء کی چوٹی پر واقع مسجد میں نماز ادا کرنے

کے بارے میں ان دونوں کے بیان میں اختلاف ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 135 کتابُ ابوابُ المساجد باب المساجد التی علی.... حدیث نمبر 483.
بخاری جلد 1 صفحہ 292 کتابُ الحج باب قول النبی العقیق وادِ مبارک حدیث نمبر 1535.
بخاری جلد 1 صفحہ 412 کتابُ المزراعة باب من احیا ارضا مواتًا حدیث نمبر 2336.
مسند امام احمد بن حنبل 6205. صحیح ابن خزیمہ 2616. السنن الکبریٰ للبیھقی 10047.

تشریح:

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:
اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان جگہوں سے برکت حاصل کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان کا شدید لگاؤ بہت مشہور ہے اس حدیث کے خلاف اس روایت سے معارضہ نہیں کیا جاسکتا جس میں مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سفر میں دیکھا کہ لوگ ایک جگہ پہنچنے میں ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا سبب معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا: اس جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جس شخص نے نماز پڑھنی ہے پڑھے ورنہ لوٹ جائے' اہل کتاب صرف اس لیے ہلاک ہوگے کہ وہ انبیاء کے آثار کو تلاش کرتے تھے' اور پھر ان جگہوں پر گرجے اور معبد بنا لیتے تھے۔
حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس روایت کا محمل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنے کے بغیر اس جگہ کی زیارت کرنے کو مکروہ جانا یا ان کو یہ خطرہ ہوا کہ بعد کے لوگوں میں جس کو اس واقعہ کی حقیقت کا علم نہیں ہوگا' وہ اس جگہ کی زیارت کرنے کو واجب سمجھے گا حضرت ابن عمر ان دونوں باتوں سے مامون تھے'۔
اوپر حضرت عتبان بن مالک کی حدیث گزر چکی ہے جس میں انہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ ﷺ ان کے گھر آ کر نماز پڑھیں تا کہ وہ اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی درخواست کو منظور فرمالیا سو یہ حدیث بھی آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے میں حجت اور قوی دلیل ہے۔

(فتح الباری ج2 ص118)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے فتح الباری کے اس مقام پر حاشیہ لکھ کر حافظ ابن حجر کا رد کیا' اور لکھا:

یہ لکھنا خطاء ہے اور صحیح وہ ہے جو ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے غیر کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا اور حق یہ ہے کہ حضرت عمر نے انبیاء علیہم السلام کے آثار کو تلاش کرنے سے منع کیا ہے اور شرک کے ذریعہ کو بند کیا ہے اور وہ اپنے بیٹے کی نسبت اس چیز کو زیادہ جاننے والے ہیں اور جمہور علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کیا ہے اور حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی اتباع کا قصد کیا تھا' اس کے برخلاف راستوں میں جن جگہوں پر نبی ﷺ نے نمازیں پڑھی تھیں ان کو تلاش کرنا اور ان پر نماز پڑھنا غیر مشروع اور ناجائز ہے اور جیسا کہ حضرت عمر کا فعل دلالت کرتا ہے اور جو شخص یہ فعل کرے گا اس کا یہ فعل اس کو بسا اوقات غلو اور شرک کی طرف لے جائے گا' جیسا کہ اہل کتاب کا فعل تھا۔ (حاشیہ فتح الباری ج1 ص569)

ابن باز نجدی کی عبارت کا محاسبہ:

حدیث نمبر 6 کی تشریح میں ہم ابن باز کی عبارت کا مفصل رد کر چکے ہیں یہاں پر ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ حافظ ابن حجر اور علامہ عینی وغیرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو یہ نقل پیش کی ہے کہ نبی ﷺ نے راستے میں جن جگہوں پر نماز پڑھی تھی ان

جگہوں کوتلاش کرنے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پسند نہیں فرمایا اور یہ کہا کہ اہل کتاب صرف اس لیے ہلاک ہوئے تھے کہ وہ انبیاء کے آثار کو تلاش کرتے تھے پھر ان جگہوں پر گرجے اور معبد بنا لیتے تھے سو حافظ ابن حجر اور علامہ عینی نے اس نقل کا کوئی حوالہ نہیں لکھا اور نہ یہ قول کسی صحیح سند سے ثابت ہے اس کے برخلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو قول صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے آثار کی تعظیم کرتے تھے اور ان آثار پر عبادت کرتے تھے اور ان کو نماز پڑھنے کی جگہ بتاتے تھے حدیث میں ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عرض پر اللہ کا موافقت فرمانا:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَافَقْتُ رَبِّىْ فِىْ ثَلَاثٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى لَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى)

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے رب کی تین چیزوں میں موافقت کی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں تو یہ آیت نازل ہوئی:

وَاتَّخِذُوْ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى. (پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 125)

ترجمہ کنزالایمان: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ؛

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 124 کتابُ الصلوة ابواب القبلة باب ما جاء فی القبلة... حدیث نمبر 402.
بخاری جلد 2 صفحہ 127 کتابُ التفسیر باب قوله (وَاتَّخِذُوْ مِنْ مَّقَامِ .... حدیث نمبر 4483.

ابن ماجه صفحه 177 کتابُ اقامة الصلوة والسنة فیهاباب القبلة حدیث نمبر 1008.
جامع ترمذی جلد 2 صفحه 590 کتابُ تفسیر القرآن باب و من سورة البقرة حدیث نمبر 2912.
سنن دارمی 1849. مسندامام احمد بن حنبل 157. 8204. صحیح ابن حبان 267. 6896. السنن الکبریٰ للنسائی 2205. السنن الکبریٰ للبیهقی 13282. المعجم الکبیر للطبرانی 10751. المعجم الصغیر للطبرانی 868. مسندابو داود طیالسی 41.

مقام ابراھیم وہ پتھر ہے، جس پر حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پیر کا نشان ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مقام ابراھیم علیہ السلام کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیں؟ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انبیاء علیہم السلام کے آثار کی تعظیم کرتے تھے اور تمام امت مسلمہ سے اس مقام کی تعظیم کرانا چاہتے ہیں۔ اس صحیح حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس غیر مستند قول کی نسبت صحیح نہیں ہے کہ انہوں نے راستوں پر ان جگہوں کو تلاش کرنے اور وہاں نماز پڑھنے سے منع کیا، جہاں ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اثناء سفر میں نمازیں پڑھی تھیں، جو شخص انبیاء علیہم السلام کی اس قدر تعظیم کا معتقد ہو کہ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیر کا نشان ہو اس جگہ کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لینے کی درخوست کرتا ہو، یہ کیوں کر ممکن ہے کہ وہ سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر نماز پڑھنے اور اس جگہ کو تلاش کرنے سے منع کرے، لہٰذا صحیح بخاری کی اس حدیث اور قرآن مجید کی اس آیت کے معارض جن لوگوں نے بھی اس غیر مستند قول کو گھڑا ہے، وہ قطعاً باطل اور مردود ہے، یہ غیر مستند قول صحیح بخاری اور قرآن مجید کی اس آیت سے معارضہ کی بالکل صلاحیت نہیں رکھتا۔

ابن باز نے جو یہ کہا ہے کہ راستے میں جن جگہوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھی تھیں ان کو تلاش کرنا اور ان پر نمازیں پڑھنا غیر مشروع اور نا جائز ہے اور یہ عمل شرک کی طرف لے جاتا ہے تو ان کے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے حرام کام کیا تھا اور اس حدیث کے ذریعہ قیامت تک کی امت کو حرام کام کی ترغیب دی اور شرک کا سبب بنے۔

اسی طرح حضرت عمر نے جو مقام ابراھیم کی تعظیم کے لیے اس کو نماز کی جگہ بنانے کی رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تو کیا وہ بھی حرام کے مرتکب ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حرام کام سے منع کیوں نہیں کیا' پھر ابن باز کے نزدیک رسول اللہ ﷺ پر کیا حکم عائد ہوگا کیونکہ آپ نے اس کو برقرار رکھا اور آج تک امت مسلمہ مقام ابراھیم کے قریب نمازیں پڑھ رہی ہے اور اس کو اپنی سعادت گردانتی ہے اور قرآن کی اس (البقرہ آیت نمبر 125) کے متعلق وہ کیا کہیں گے۔ (نعمۃ الباری ج 2 ص 403)

حدیث نمبر 9:

متبرک چادر کفن کے لیے مانگ لی

عَنْ سَهْلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا حَاشِيَتُهَا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِىْ فَجِئْتُ لِاَكْسُوَكَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا وَاِنَّهَا اِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اُكْسُنِيْهَا مَا اَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ اِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا سَاَلْتُهُ لِاَلْبَسَهُ اِنَّمَا سَاَلْتُهُ لِتَكُوْنَ كَفَنِىْ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

ترجمہ:

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاشیہ

لگی ہوئی چادر لے کر آئی اس پر لکیریں موجود تھیں کیا تم جانتے ہو کہ چادر کسے کہتے ہیں۔لوگوں نے جواب دیا' شملہ کو۔انہوں نے جواب دیا' ہاں۔وہ خاتون بولیں' میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور میں اس لیے آئی ہوں تا کہ یہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہننے کے لیے دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تہبند کے طور پر پہنا ہوا تھا۔وہ چادر ایک صاحب کو بہت پسند آئی۔انہوں نے عرض کی یہ کتنی اچھی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے پہننے کے لیے دے دیں۔لوگوں نے اس کو کہا: تم نے یہ اچھا نہیں کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے پہنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی لیکن تم نے پھر بھی اسے مانگ لیا اور تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سائل کو ''نہ'' نہیں کرتے۔وہ شخص بولا: اللہ کی قسم! میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں مانگا' میں نے اسے اس لیے مانگا ہے تا کہ یہ میرا کفن بنے۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (بعد میں وہ چادر ہی) ان صاحب کا کفن بنی تھی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ249 کتاب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن... حدیث نمبر 1277.
بخاری جلد1 صفحہ374 کتاب البیوع باب ذکر النساج حدیث نمبر 2093.
بخاری جلد2 صفحہ387 کتاب اللباس باب البرد والحیرۃ والشملۃ حدیث نمبر 5810.
بخاری جلد2 صفحہ417 کتاب الادب باب حسن خلق والسخاء...... حدیث نمبر 6036.
ابن ماجہ صفحہ389 کتاب اللباس باب للباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3555.
مسند امام احمد بن حنبل 22876. المعجم الکبیر للطبرانی 5887. السنن الکبریٰ للنسائی 9659.
السنن الکبریٰ للبیہقی 6486. شعب الایمان 6234.

تشریح:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا جو چیز محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے

جسم اقدس سے مس ہوگی وہ متبرک ہوگی جیسا کہ اس صحابی رسول نے اپنے کفن کے لیے چادر مانگ لی۔ اور ایک مقام پر ان کے یہ الفاظ ہیں۔

برکت کی امید ہوگی:

فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم لَعَلِّيْ اُكَفَّنُ فِيْهَا.

انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ نے اس چادر کو پہن لیا تو مجھے اس کی برکت کی امید ہوگئی ہے میں چاہتا ہوں یہ میرا کفن ہو۔

بخاری جلد 2 صفحہ 387 کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء..... حدیث نمبر 6036.

معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے جب اس صحابی نے کہا کہ یہ چادر برکت والی ہوگئی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مقدس سے مس کرگئی ہے کسی بھی صحابی نے ان کو منع نہیں کیا کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ تو ہماری مثل ہیں برکت کیسی؟ اس حدیث مبارک سے امام بخاری کا عقیدہ بھی معلوم ہوا۔

حدیث نمبر 10:

محبوب ﷺ کے جوٹھے کا ایثار نہ کیا

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ يَسَارِهِ الْاَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِوَسَلَّم لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا

قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِيْ يَدِهٖ.

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ پی لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب ایک لڑکا موجود تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے کہا کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں ان لوگوں کو یہ پہلے دے دوں اس لڑکے نے عرض کی جی نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آنے والے اپنے حصے میں میں کسی کی طرف ایثار نہیں کروں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ431 کتابُ المظالم و الغضب باب اذااذن له...... حديث نمبر 2451.
بخاری جلد1 صفحہ411 کتابُ المساقاة باب فی الشرب و من رای..... حديث نم2351.
بخاری جلد1 صفحہ416 کتابُ المساقاة باب من رای ان صاحب الحوض...حديث نمبر 2366.
بخاری جلد1 صفحہ456 کتابُ الهبة باب هبة الوحدللجماعة حديث نمبر 2602.
بخاری جلد1 صفحہ457 کتابُ الهبة باب الهبة المقبوضه....... حديث نمبر 2605.
بخاری جلد2 صفحہ358 کتابُ الاشربه باب هل يستاذن الرجل...... حديث نمبر 5620.
مسلم جلد2 صفحہ183 کتابُ الاشربه باب استحباب......... حديث نمبر 5292.5293.
ابن ماجه صفحہ378 کتابُ الشربه باب اذا شرب اعطى....... حديث نمبر 3426.
مؤطا امام مالک صفحہ714 کتابُ صفة النبی باب السنة فی الشرب..... حديث نمبر 1724.
مسندامام احمد بن حنبل22875. السنن الكبرىٰ للنسائی6868. السنن الكبرىٰ للبيهقی 14445.
المعجم الكبير للطبرانی5769. صحيح ابن خزيمه 1017. المستدرک للحاکم487. مسند ابو يعلیٰ1194. دار قطنی39.

تشریح:

ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بائیں جانب وہ تھے اور دائیں جانب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ اور اس پیالے میں دودھ تھا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایثار کا یہ حال تھا کہ صحابہ کرام ایک بکری کے سر کا ایثار کرتے ہیں یہاں تک کہ تین چار گھروں سے گھوم کر واپس اسی گھر آ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔

میدان جنگ میں دم لبوں پر ہے اور پانی کا ایثار کیا جا رہا ہے اور اپنی جان کی پرواہ نہیں کی جاتی یہاں تک کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جام شہادت نوش فرما جاتے ہیں لیکن پانی کوئی بھی نہیں پیتا۔

جس دور میں اپنی جان سے بھی بڑھ کر دوسروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس دور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کو فرماتے ہیں کہ اپنے بڑوں پر میرے جوٹھے کا ایثار کر دو۔ وہ نوجوان اللہ کی قسم اٹھا کر عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک میں، میں کسی پر ایثار نہیں کر سکتا۔ کیا مطلب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق یہ تھا کہ اپنی جان کے مقابلے میں تو ایثار کر سکتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک کو ایثار نہیں کر سکتے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک اپنی جان سے بھی بڑھ کر پیارا ہے۔

حدیث نمبر 11:

ہاتھ مبارک سے برکت لینے کے لیے چہرے سے ملنا

عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ اِلَی الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ رَکْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ وَبَیْنَ یَدَیْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِیْهِ عَوْنٌ عَنْ اَبِیْهِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ کَانَ تَمُرُّ مِنْ وَّرَآئِهَا الْمَرْاَةُ

وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأخُذُونَ يَدَيهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُم قَالَ فَأَخَذتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلٰى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ.

ترجمہ:

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت ''بطحاء'' تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی' اور عصر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نیزہ موجود تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نیزے کی دوسری جانب خاتون گزر رہی تھی لوگ اٹھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرنا شروع کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو پکڑ کر جب اسے میں نے اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 628 کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3553.

مسند امام احمد بن حنبل 18789. السنن الکبرٰی للبیهقی 1718.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام برکت کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو اپنے چہروں سے ملا کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع نہیں فرمایا پتا چلا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے برکت لینے والے فعل سے راضی تھے۔

اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ کو اپنے چہرے سے مس کیا تو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ کسی صحابی نے ان سے یہ نہیں کہا کہ اے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ وہ تو ہماری مثل ہیں! ان کے ہاتھ بھی ہماری مثل ہیں تم کیا کمال بیان کرتے ہو؟

معلوم ہوا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ ہی عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھا وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال بیان کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا بے مثل ہونا بیان کریں لیکن ساڑھے چودہ سو سال بعد لوگ کہتے ہیں وہ ہماری مثل ہیں (معاذ اللہ)۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے آمین۔ ان لوگوں کے ہاتھوں میں طرح طرح کے جراثیم ہوتے ہیں اور بیماریاں پھیلانے کا سبب بنتے ہیں لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کمال ہے۔

ہاتھ مبارک سے ٹوٹی ہوئی پنڈلی ٹھیک فرمادی:

امام بخاری ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ ابو رافع کو قتل کر کے واپس آرہے تھے کہ گرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ فرماتے ہیں واپس آکر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُبْسُطْ رِجْلَکَ فَبَسَطْتُّ رِجْلِیْ فَمَسَحَهَا فَکَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَکِهَا قَطُّ.

ٹانگ پھیلاؤ میں نے اپنی ٹانگ پھیلائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو وہ یوں ہوگئی جیسے اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔

بخاری جلد2 صفحہ52 کتاب المغازی باب قتل ابی رافع...... حدیث نمبر 4039.

السنن الکبریٰ للبیھقی 17879.

حدیث نمبر 12:

اپنے تبرکات خود تقسیم فرمائے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَۃِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ لَہٗ اَبْشِرْ فَقَالَ قَدْ اَکْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ کَھَیْئَۃِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا قَالَا قَبِلْنَا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِیْہِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْہِ وَوَجْھَہٗ فِیْہِ وَمَجَّ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْہُ وَاَفْرِغَا عَلٰی وُجُوْھِکُمَا وَنُحُوْرِکُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ مِنْ وَّرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّکُمَا فَاَفْضَلَا لَھَا مِنْہُ طَائِفَۃً.

ترجمہ:

حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر پڑاؤ کیا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اس نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ مجھ کو عطا فرمادیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خوشخبری قبول کرو! اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پہلے بھی کئی خوشخبریاں دے چکے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کیا یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضب کے عالم ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے خوشخبری کو مسترد کردیا ہے تم دونوں اسے قبول کر لو!

ان دونوں نے عرض کی ہم دونوں اسے قبول کرتے ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ منگوایا اس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس میں دھوئے اور اپنا چہرہ مبارک بھی دھویا پھر اس میں کلی کی پھر فرمایا تم دونوں اسے پی لو اور اسے اپنے چہرے اور سینے پر بھی ڈالو اور خوشخبری قبول کرو۔ ان دونوں نے اس پیالہ کو پکڑ لیا اور ایسا ہی کیا' پردے کے پیچھے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آواز دی اپنی والدہ کے لیے بھی تھوڑا سا پانی بچا لینا' تو ان دونوں نے اس پانی میں سے تھوڑا سا ان کے لیے بھی بچا لیا۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ97 کتاب المغازی باب غزوہ الطائف فی الشوال...... حدیث نمبر4328.
مسلم جلد2 صفحہ307 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ابی موسٰی .... حدیث نمبر6405.
صحیح ابن حبان558. مسند ابو یعلیٰ7314.

تشریح:

سبحان اللہ کیسی ایمان افروز حدیث مبارک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ اور چہرہ مبارک کو دھو کر اور کلی فرما کر وہ پانی اپنے دونوں اصحاب کو عطا فرمایا کہ اس پانی کو پی لو اور اپنے چہروں پر ڈال لو۔

حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو عاشقوں کے عقیدے کو سورج سے زیادہ واضح کر دیا اور قیامت تک کے لوگوں کو بتا دیا کہ ہم ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر جانتی ہیں کہ ہمارے سر تاج صاحب معراج صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں اور ہم بھی ان کے تبرک والی چیزوں کی محتاج ہیں (حالانکہ وہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ہیں ان کے گھر میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال کی بہت سی چیزیں موجود ہیں) لیکن اس کے باوجود وہ بھی اصحاب کرام سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک والا پانی

مانگ کر لی رہی ہیں کیا مطلب کہ حضور اکرم ﷺ سے نسبت رکھنے والی جتنی بھی چیزیں مل جائیں باعث کمال ہیں۔

جو لوگ نبی اکرم ﷺ کو اپنی مثل کہتے ہیں ان کی بیویاں ان کے جوٹھے کھانے تو دور کی بات ان کے جوٹھے برتن میں کھانا ڈال کر کھانا بھی پسند نہیں کرتی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں میں اٹھائے اور ان شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ امین۔

حدیث نمبر 13:

آپ ﷺ کے ہاتھوں سے برکت لینا سیدہ صدیقہ کا عقیدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُ بِیَدِهٖ رَجَآءَ بَرَکَتِهَا.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے اوپر "معوذات" پڑھ کر دم کیا کرتے تھے جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ پر یہ آیتیں پڑھ دم کرنا شروع کیا اور آپ ﷺ کا دست اقدس آپ ﷺ کے جسم مقدس پر پھیرنا شروع کیا۔ آپ ﷺ کے دست مبارک کی برکت کی امید رکھتے ہوئے۔

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 255 کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات حدیث نمبر 5016.
بخاری جلد 2 صفحہ 120 کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ وصفاته حدیث نمبر 4439.

بخاری جلد2صفحہ375 کتاب الطب باب الرقٰی بالقرآن والمعوذات حدیث نمبر5735.
بخاری جلد2صفحہ377 کتاب الطب باب النفث فی الرقیۃ حدیث نمبر5748.
بخاری جلد2صفحہ377 کتاب الطب باب فی المراۃ ترقی الرجل حدیث نمبر5751.
مسلم جلد2صفحہ230 کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض حدیث نمبر5715.5716.
ابو داود جلد2صفحہ189 کتاب الطب باب کیف الرقٰی حدیث نمبر3905.
ابن ماجہ صفحہ386 کتاب الطب باب النفث فی الرقیہ حدیث نمبر3529.
مؤطا امام مالک صفحہ720 کتاب العین باب التعوذ ولرقیہ من المرض حدیث نمبر1755.
مسندامام احمدبن حنبل24772. صحیح ابن حبان2963. المستدرک للحاکم8266. السنن الکبریٰ للنسائی7086.

تشریح:

اس حدیث سے محبوبہ محبوب خدا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اگرچہ میں صحابیت اور زوجیت نبی اکرم ﷺ کی شان سے سرفراز ہوں اگرچہ میری شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں ہیں لیکن پھر بھی میں محبوب ﷺ کی مثل نہیں ہوں بلکہ جتنی ان کے ہاتھ میں برکت ہے اتنی کسی اور کے ہاتھ میں برکت نہیں ہوسکتی۔

حدیث نمبر 14:

موئے مبارک سے شفاء

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَهْلِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ وَّ قَبَضَ اِسْرَائِیْلُ ثَلَاثَ اَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِیْهِ شَعْرٌ مِّنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ اِذَآ اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَیْنٌ اَوْ شَیْءٌ بَعَثَ اِلَیْهَا مِخْضَبَةٌ فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ فَرَاَیْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا.

ترجمہ:

حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے گھر والوں نے ایک پیالے کے ہمراہ مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا جس میں پانی موجود تھا اسرائیل راوی نے تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا وہ اتنا چھوٹا تھا۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک موجود تھا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو وہ اپنا برتن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیج دیتا۔ (وہ اس بال مبارک کو اس برتن میں ڈبو دیتی تھی) میں نے اس پیالے میں جھانک کر دیکھا تو مجھے اس میں کچھ سرخ بال نظر آئے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ399 کتاب اللباس باب مایذکر فی الشیب حدیث نمبر 5896.
مسندامام احمد بن حنبل 26577. مصنف ابن ابی شیبہ25009. المعجم الکبیر للطبرانی 764.
السنن الکبریٰ للبیھقی14594.

تشریح:

یہ حدیث مبارک کتنی ایمان افروز ہے جس سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو اتنا کمال عطا فرمایا ہے کہ اس کی برکت سے شفاء مل رہی ہے۔ (لیکن کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے اختیار کہتے ہیں) یہاں تو ذات کی بات نہیں بلکہ موئے مبارک کی بات ہو رہی ہے۔
سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لوگوں کے برتن میں موئے مبارک ڈبو کر دے رہی ہیں یہاں سیدہ کا بھی عقیدہ معلوم ہوا اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا بلکہ مدینہ منورہ میں یہ مشہور تھا کہ جب کوئی بیمار ہوتا تو وہ سیدہ کے پاس پانی لے کر آ

جاتے۔ پتا چلا کہ صحابہ کرام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موئے مبارک کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ ان کی برکت سے شفاء مل رہی ہے۔

حدیث نمبر 15:

پسینہ مبارک لگا کر دفن کرنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کَانَتْ تَبْسُطُ لِلنبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَیَقِیْلُ عِنْدَھَا عَلٰی ذٰلِکَ النِّطَعِ قَالَ فَاِذَا نَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ مِنْ عَرَقِہٖ وَشَعْرِہٖ فَجَمَعَتْہُ فِیْ قَارُوْرَۃٍ ثُمَّ جَمَعَتْہُ فِیْ سُکٍّ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ الْوَفَاۃُ اَوْصٰی اِلَیَّ اَنْ یُّجْعَلَ فِیْ حَنُوْطِہٖ مِنْ ذٰلِکَ السُّکِّ قَالَ فَجُعِلَ فِیْ حَنُوْطِہٖ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ام سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا بستر بچھایا کرتی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں اسی بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے تو سیدہ ام سلیم نے (چمڑے پر لگے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ اور بال مبارک لے کر ایک شیشی میں جمع کر لیے اور سنبھال کر رکھ لیے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے مجھے یہ وصیت کی کہ انہیں جو خوشبو لگائی جائے اس میں وہ والی خوشبو بھی شامل کی جائے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک ملا ہوا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ456 کتاب الاستئذان باب من زار قومًا فقال عند هم حديث نمبر 6281.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے برکت حاصل کرتے تھے اور بطور خوشبو استعمال کرتے تھے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں ان کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے اُن کے اپنے بیٹے بھی ان کے پسینے سے گھن کریں گے بلکہ ان کو خود اپنے پسینے سے گھن آتی ہے۔

لیکن قربان جاؤں پیارے آقا علیہ وسلم صلی اللہ کے پسینہ مبارک پر کہ صحابہ کرام صرف ظاہری زندگی ہی میں خوشبو کے طور پر استعمال نہیں کرتے بلکہ وہ یہ وصیت کرتے ہیں کہ قبر میں رکھتے وقت جو خوشبو ان کو لگائی جائے وہ محبوب علیہ وسلم صلی اللہ کا پسینہ مبارک ہو۔

حدیث نمبر 16:

اہتمام کے ساتھ ستون کے پاس نماز پڑھنا

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰتِىْ مَعَ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ فَيُصَلِّى عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ الَّتِىْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ قَالَ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا.

ترجمہ:

یزید بن ابو عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد

میں آتا تو وہ بطور خاص اس ستون کے پاس نماز ادا کیا کرتے تھے۔ جو مصحف شریف کے پاس تھا میں نے کہا: اے ابو مسلم! آپ اہتمام کے ساتھ اسی ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرتے تھے کہ اس کے پاس نماز پڑھیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 138 کتاب ابواب سترۃ المصلی باب الصلوۃ الی الاسطوانہ نمبر 502.
مسلم جلد 1 صفحہ 238 کتاب ابواب سترۃ المصلی باب و ندب الصلوۃ... حدیث نمبر 1136.
ابن ماجہ صفحہ 214 کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنہ فیھاباب ما جاء فی تو طین المکان... نمبر 1430.
مسند امام احمد بن حنبل 16564. صحیح ابن حبان 1763. السنن الکبریٰ للبیہقی 3284.

حدیث نمبر 17:

خانہ کعبہ میں خاص جگہ نماز ادا کرنا

عَنْ نَّا فِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِى قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ صَلّٰى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِى اَخْبَرَهٗ بِهٖ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدِنَا بَاْسٌ اِنْ صَلّٰى فِىْ اَىِّ نَوَاحِى الْبَيْتِ شَآءَ.

ترجمہ:

نافع بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب خانہ کعبہ میں آتے تھے تو کعبے کے دروازے کی جانب پشت کر کے سامنے کی طرف چلتے جاتے تھے اور پھر سامنے والی دیوار کے تین گز کے فاصلے پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ یہ وہی جگہ ہے جس کے بارے میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا

تھا۔ کہ (فتح مکہ کے دن) نبی اکرم ﷺ نے یہاں نماز ادا کی تھی (حضرت ابن عمر فرماتے ہیں) ویسے کوئی شخص خانہ کعبہ کے کسی بھی گوشے میں نماز پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ138 کتاب ابواب سترۃ المصلی باب الصلوۃ بین السواری ... حدیث نمبر506.
السنن الکبریٰ للبیہقی3603.

تشریح 16.17:

مسجد النبی اور خانہ کعبہ تو سارے ہی بابرکت ہے لیکن صحابی رسول خصوصیت کے ساتھ مسجد میں ستون کے پاس نماز ادا کرنے کے لیے جاتے ہیں کعبہ میں خاص مقام پر نماز ادا کرتے ہیں تو پتا چلا صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہے کہ اگرچہ کتنی ہی برکت والی چیز ہو لیکن جس جگہ کو محبوب ﷺ سے نسبت ہوگئی اس کی مثل کوئی شے بھی نہیں ہوسکتی۔

حدیث نمبر 18:

اپنی شہزادی کو کفن کے لیے اپنی چادر عطا فرمائی

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ تُوُفِّیَتْ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَھَا ثَلاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَّاَیْتُنَّ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حَقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ.

ترجمہ:

سیدہ ام عطیہ بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تو آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا جب ہم فارغ ہوئیں اور آپ ﷺ کو اطلاع

دی تو آپ ﷺ نے اپنی چادر اتاری اور فرمایا اسے پہنادو۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ246 کتاب الجنائز باب ما یستحب ان یغسل وترًا حدیث نمبر1254.
بخاری جلد1 صفحہ246 کتاب الجنائز باب هل تكفن المراة.... حدیث نمبر1257.
بخاری جلد1 صفحہ246 کتاب الجنائز باب یجعل الكافور فی اٰخره حدیث نمبر1258.
بخاری جلد1 صفحہ247 کتاب الجنائز باب کیف الاشعار للمیت حدیث نمبر1261.
مسلم جلد1 صفحہ360 کتاب الجنائز باب حدیث نمبر2168.2167.
سنن نسائی جلد1 صفحہ266 کتاب الجنائز باب غسل المیت بالماء والسدر حدیث نمبر1880
سنن نسائی جلد1 صفحہ267 کتاب الجنائز باب غسل المیت اکثر من خمس حدیث نمبر1885.
نسائی جلد1 صفحہ267 کتاب الجنائز باب غسل المیت اکثر من سبعة نمبر1888.1886.
سنن نسائی جلد1 صفحہ267 کتاب الجنائز باب غسل المیت اکثر من الاشعار حدیث نمبر1892.
ابن ماجه صفحہ216 کتاب الجنائز باب ما جآء فی غسل المیت حدیث نمبر1458.
جامع ترمذی جلد1 صفحہ318 کتاب الجنائز باب ما جآء فی غسل المیت حدیث نمبر954.
ابو داود جلد2 صفحہ97 کتاب الجنائز باب فی کفن المراة حدیث نمبر3157.
مسندامام احمد بن حنبل27343. صحیح ابن حبان3032. السنن الکبریٰ للنسائی2011.
مصنف ابن ابی شیبه10892. مسند حمیدی360.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ خود اپنی متبرک چادر اپنی شہزادی کو کفن کے طور پر عطا فرما رہے ہیں۔ اب تو کسی قسم کا شک نہیں رہنا چاہیے۔ تبرکات مصطفٰے ﷺ پر شرک کے فتوے لگانے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر19:

آپ ﷺ سے ملنے والا قیراط ہمیشہ ساتھ رکھا

نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اونٹ خریدا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ان کو اونٹ کی قیمت ادا کرو اور زیادہ بھی دینا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک قیراط اضافی دیا:

.....قَالَ جَابِرٌ لَّا تُفَارِقُنِیْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ جِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

ترجمہ:

-----حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ اضافی ادائیگی کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوئی وہ قیراط جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تھیلے میں ہمیشہ رہتا تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 407 کتاب الوکالۃ باب اذا وکلا رجلا.... حدیث نمبر 2309.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی کسی چیز کو بھی اپنے سے جدا نہیں کرتے تھے۔اس حدیث پاک میں بزرگوں کے تبرکات کا ثبوت ہے

حدیث نمبر 20:

آؤ برکت والے پانی کی طرف

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سفر میں پانی ختم ہوگیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچا ہوا پانی لاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو مبارک انگلیوں سے چشمے کی طرح پانی پھوٹنے لگا۔

قَالَ حَیَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ ... تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ برکت والے پانی کی طرف یہ برکت اللہ کی طرف سے ہے۔--

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 632 کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3579.

تشریح:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے لیکن عطا محبوب علیہ وسلم کے ذریعے سے کی۔ یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو اپنے محبوب علیہ وسلم کے ذریعے سے عطا فرماتا ہے۔ اس حدیث مبارک میں آپ علیہ وسلم کی ذات پاک کے وسیلے کا بھی ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 21:

آؤ آقا علیہ وسلم کے پیالے میں پانی پلاؤں

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لِیْ انْطَلِقْ اِلَی الْمَنْزِلِ فَاَسْقِیَکَ فِیْ قَدَحٍ شَرِبَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّی فِیْ مَسْجِدٍ صَلّٰی فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَسَقَانِیْ سَوِیْقًا وَاَطْعَمَنِیْ تَمْرًا وَصَلَّیْتُ فِیْ مَسْجِدِہٖ.

ترجمہ:

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے انہوں نے فرمایا تم میرے ساتھ میرے گھر چلو! تو میں تمہیں اس پیالے میں پانی پلاؤں گا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پیا ہے اور تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھنا۔ میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے کھجور کھلائی اور میں نے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے) نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی

بخاری جلد 2 صفحہ 640 کتاب الاعتصام باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 7341.

تشریح:
جب کسی کے ہاں کوئی مہمان جاتا ہے میزبان کے پاس جو بہت اہم اور خاص چیز ہوتی ہے وہ اس کو دکھاتا ہے اور جب مہمان واپس جاتا ہے تو بڑے فخر کے ساتھ کہتا ہے کہ میں نے فلاں چیز دیکھی ہے۔
یہاں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے ساتھی کو کہتے ہیں کہ آؤ میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے میں پانی پلاتا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھنا۔ اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے میں پانی پیا اور اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھی ہے۔ اس حدیث مبارک سے صحابہ کرام کا عقیدہ معلوم ہوا کہ وہ کس طرح محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات اہتمام کے ساتھ محفوظ رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے ساتھ برکت حاصل کرتے تھے۔

﴿امام بخاری کے مزارِ مبارک کی مٹی بطورِ تبرک﴾

امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت مدید تک اس مٹی سے مشک کی مہک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آکر امام بخاری کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک لے جاتے رہے۔

﴿ ہدی الساری ج2 ص266﴾

﴿امام بخاری کی موئے مبارک سے محبت﴾

امام بخاری کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک تھے انہوں نے اپنے لباس میں ان کو رکھا تھا۔ ﴿ تیسیر الباری ج 1 ص 49 مصنفہ وحید الزمان وہابی ﴾

باب نمبر 10 :

نماز میں خیال محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری وضاحت:

اس دور میں جہاں ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں وہاں نماز میں خیال محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی منافی نماز بتایا جاتا ہے بلکہ ایک بدبخت نے تو یہاں تک لکھا ہے:
ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ زنا کے وسوسے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (صراط مستقیم مترجم ص 118 طبع ادارہ نشریات اسلام لاہور۔ صراط مستقیم فارسی ص 86)
جب کہ ہم کہتے ہیں خیال محبوب کے بغیر نماز پڑھی ہی نہیں جا سکتی جب ایک مسلمان نماز کے لیے آئے گا تو نماز کا ہر رکن ادا کرتے وقت دل میں یہ خیال آئے گا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ادا فرماتے جیسے کھڑے ہوتے وقت، ہاتھ باندھتے وقت قیام رکوع، سجود، قومہ، جلسہ، تشہد اور سلام وغیرہ۔ اور سب سے بڑھ کر جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کرے گا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ، تو پھر تو ضرور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے اور کالی زلفوں کا تصور ہو گا۔

تو معلوم ہوا کہ اگر ان لوگوں کو نماز میں حضور اکرم ﷺ کا خیال آئے گا تو شرک ہو گا اور اگر سلام نہ پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز پڑھیں تو شرک۔ چھوڑیں تو دوزخ اپنی اپنی قسمت۔ ہم یہاں پر چند احادیث ذکر کرتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نماز کیسی ہوتی تھی۔

حدیث نمبر 1:

صدیق اکبر نے مصلّٰی چھوڑ دیا

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ مَرَضِهٖ فَكَانَ یُصَلِّی بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ فَاِذَا اَبُوْبَكْرٍ یَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ اسْتَاْخَرَ فَاَشَارَ اِلَیْهِ اَنْ كَمَا اَنْتَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ اَبِیْ بَكْرٍ اِلٰی جَنْبِهٖ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ یُصَلِّی بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِیْ بَكْرٍ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔
عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن نبی اکرم ﷺ کو طبیعت بہتر محسوس ہوئی تو آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارے کے ذریعے کہا جہاں ہو وہیں رہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابران کے پہلو میں بیٹھ گئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی میں نماز ادا کی۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ162 کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب من قام الیٰ جنب الامام لعلۃ نمبر683.
بخاری جلد1 صفحہ159 کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب حد المریض ان یشهد الجماعۃ نمبر664.
بخاری جلد1 صفحہ163 کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب انما جعل الامان لیؤتمہ بہ نمبر687.
بخاری جلد1 صفحہ167 کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب من اسمع الناس تکبیر الامام نمبر712.
بخاری جلد1 صفحہ168 کتاب الجماعۃ و الامامۃ باب الرجل یاتمہ بالامام .... نمبر713.
مسلم جلد1 صفحہ215 کتاب الصلوۃ باب استخلاف الامام اذا عرض لہٗ...... حدیث نمبر936.
نسائی جلد1 صفحہ33.34 کتاب الامامۃ باب الائتمام بالامام یصلی قاعدًا نمبر832.833.
ابن ماجہ صفحہ195 کتاب اقامۃ والسنۃ فیہا باب ما جاء فی صلوۃ رسول اللہ نمبر1232.1234.1235.
جامع ترمذی جلد1 صفحہ191 کتاب الصلوۃ باب صلی الامام...... حدیث نمبر345.
مؤطا امام مالک صفحہ118 کتاب صلوۃ الجمعۃ باب صلوۃ الامام وھو جالس حدیث نمبر308.
سنن دارمی 1257. مسندامام احمدبن حنبل 24107.24149. صحیح ابن حبان 6587. صحیح ابن خزیمہ 1541.1616. المستدرک للحاکم 7646. السنن الکبریٰ للبیہقی 4846. مسندابو یعلی 4478. المعجم الکبیر للطبرانی 3172. دار قطنی 5.

تشریح:

یہاں امت میں سب سے افضل شخصیت یعنی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نماز دیکھتے ہیں انہوں نے کیا کیا 'راہ' دیکھا یعنی نماز میں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہے ہیں تو آپ مصلّٰی چھوڑ کر پیچھے ہٹنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کھڑے رہو۔ جب نمازی ایسے شخص کا لقمہ لے گا جو نماز میں نہیں ہے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ خیال تو دور کی بات ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

لقمہ لیا پھر بھی نماز نہیں ٹوٹی۔

حدیث نمبر 2:

نماز میں زیارت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِوَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوا صَلٰاتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهٖ.

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيْنَامِنْ وَّجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص اطاعت گزار اور صحابی ہیں بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بیماری کے دوران جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا لوگوں کو نمازیں پڑھاتے۔ جب پیر

کا دن آیا لوگ نماز پڑھتے ہوئے صف بستہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں دیکھنا شروع کیا۔ آپ ﷺ اس وقت کھڑے ہوئے تھے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اس وقت قرآن پاک کے ورق کی طرح تھا۔ پھر آپ ﷺ مسکرائے تو ہم نے ارادہ کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی خوشی میں اپنی نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگے۔ وہ یہ سمجھے کہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لانے لگے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم نماز مکمل کرو! پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ اسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

جب کہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

جب نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک نظر آیا تو ہمارے نزدیک آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی زیارت سے زیادہ پسندیدہ منظر اور کوئی نہ تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 162 کتاب الجماعة والامامة باباهل العلم والفضل.... حدیث نمبر 680 679.
بخاری جلد 1 صفحہ 173 کتاب صفة الصلوة باب هل یلتفت لامر ینزل...... حدیث نمبر 784.
بخاری جلد 1 صفحہ 237 کتاب ابواب العمل فی الصلوة باب من رجع القهقری .... نمبر 1205
بخاری جلد 2 صفحہ 122 کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاته حدیث نمبر 4448.
مسلم جلد 1 صفحہ 217 کتاب الصلوة باب استخلاف الامام اذا عرض لہٗ... نمبر 947.946.945.944.
ابن ماجه صفحہ 229 کتاب الجنائز باب ماجاء فی ذکر مرض رسول اللہ حدیث نمبر 1624.
سنن نسائی جلد 1 صفحہ 259 کتاب الجنائز باب الموت یوم الاثنین حدیث نمبر 1830.
مسندامام احمدبن حنبل 1209. صحیح ابن حبان 6620. صحیح ابن خریمه 867. السنن الکبریٰ للنسائی 1957. مسند ابو یعلیٰ 3548. مسند حمیدی 1188.

تشریح:

اس دور کے کچھ لوگوں کے نزدیک نماز میں نبی اکرم ﷺ کا خیال آ جائے تو شرک

ہو جاتا ہے لیکن صحابہ کرام فرماتے ہیں ہم نے نماز میں محبوب ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کی وہ نورانی اور قرآن کے ورق کی طرح تھا تو معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو حضور اکرم ﷺ کے شاگرد ہونے کے شرف سے مشرف تھے ان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ کن کاموں سے شرک ہوتا ہے۔ان فتنہ پروروں کے برعکس ہم بھی ان نفوس قدسیہ صحابہ کرام کے مطابق عشق و محبت والے عقیدے کے مطابق عقیدہ رکھیں گے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے فرمایا:

اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ (پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 12)

ترجمہ کنز الایمان: ایمان لاؤ جیسے اور لوگ (صحابہ کرام) ایمان لائے۔

حدیث نمبر 3:

نماز میں تعظیم محبوب ﷺ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَّا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.......

ترجمہ:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے ہاں صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے اس دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ موذن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا۔ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں گے۔ نماز کا وقت ہو چکا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں گزرتے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے الٹے ہاتھ کی پشت پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی مار کر آواز پیدا کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے دوران کسی اور طرف توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے ہاتھ سے زیادہ آواز پیدا کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے توجہ کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا تم اپنی جگہ پر رہو! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کا حکم دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے اور صف میں آکر شامل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو دریافت کیا۔ اے ابوبکر! میں نے جب تمہیں ہدایت کی تو پھر تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہیں رہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ

کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ163 کتاب الجماعۃ والامامۃ باب من دخل لیؤم الناس .... نمبر684.
بخاری جلد1صفحہ237 کتاب ابواب العمل فی الصلوۃ باب ما یجوز من التسبیح نمبر1201
بخاری جلد1صفحہ239 کتاب ابواب العمل فی الصلوۃ باب رفع الایدی فی الصلوۃ...نمبر1218
بخاری جلد1صفحہ242 کتاب السہو باب الاشارۃ فی الصلوۃ حدیث نمبر1234.
بخاری جلد1صفحہ473 کتاب الصلح باب ماجاء فی الاصلاح بین الناس حدیث نمبر2690.
بخاری جلد2صفحہ612 کتاب الاحکام باب الامام یاتی قومًا فیصلح بینھم حدیث نمبر7190.
مسلم جلد1صفحہ218 کتاب الصلوۃ باب تقدیم الجماعۃ من یصلی...نمبر949.950.951.
ابو داود جلد1صفحہ143 کتاب الصلوۃ باب التصفیق فی الصلوۃ حدیث نمبر941.940.
سنن نسائی جلد1صفحہ127 کتاب الامامۃ باب اذا تقدم رجل..... حدیث نمبر783.
مؤطا امام مالک صفحہ147 کتاب قصر الصلوۃ فی السفر باب الالتفات والتصفیق..... نمبر392.
مسند امام احمد بن حنبل22867. صحیح ابن حبان2260. صحیح ابن خزیمہ1574. السنن الکبریٰ للنسائی524. السنن الکبریٰ للبیہقی3147. مسند ابو یعلی7524. سنن دارمی1364. المعجم الکبیر للطبرانی5693.

تشریح:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے لیے مصلّٰی چھوڑ دیا جب نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ جب میں نے تمہیں رکنے کو کہا تھا تو پھر مصلّٰی کیوں چھوڑ دیا آپ بڑی عاجزی کے ساتھ بارگاہ محبوب ﷺ میں عرض کرتے ہیں ابن ابی قحافہ کی یہ حیثیت ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔
ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عین نماز میں بھی تعظیم محبوب ﷺ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہے۔ اور اس سے شرک تو دور کی بات ہے نماز میں بھی کوئی حرج نہیں ہوا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے بھی منع نہیں کیا کہ نماز خالص اللہ عزوجل کی عبادت ہے تم میری تعظیم کرتے ہو ایسا نہ کیا کرو تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے کی جانے والی

خالص عبادت میں بھی تعظیم محبوب ﷺ کرنا چاہیے ایک اور حدیث مبارک میں ہے:

حدیث نمبر 4:

نماز میں داڑھی مبارک کی حرکت دیکھنا

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابَ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ کُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاکَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِہٖ.

ترجمہ:

ابو معمر بیان کرتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قرات کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہم نے دریافت کیا آپ لوگوں کو کیسے پتا چلتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کی حرکت کی وجہ سے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 172 کتاب صفة الصلوة باب رفع البصر الی الامام فی الصلوة نمبر 746.
بخاری جلد 1 صفحہ 175 کتاب صفة الصلوة باب القرات فی الظهر حدیث نمبر 760.
بخاری جلد 1 صفحہ 175 کتاب صفة الصلوة باب القرات فی العصر حدیث نمبر 761.
بخاری جلد 1 صفحہ 177 کتاب صفة الصلوة باب من خافت القرائة فی الظهر والعصر نمبر 777
ابو داود جلد 1 صفحہ 125 کتاب الصلوة باب ماجاء فی القرأت فی الظهر حدیث نمبر 800.
مسند امام احمد بن حنبل 27258.21115. صحیح ابن حبان 1826. السنن الکبریٰ للبیهقی 2882. المعجم الکبیر للطبرانی 3685.

تشریح:

اس دور میں کچھ بد بخت نماز میں خیال محبوب ﷺ کو شرک اور جانوروں کے خیال

سے برا کہتے ہیں۔لیکن قربان جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدے پر کہ وہ نماز پڑھتے ہوئے خیال تو دور کی بات ہے نگاہ بھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھتے ہیں۔قرآن کی رو سے صحابہ کرام کے ایمان کی طرح ایمان لانے کا حکم ہے۔تو معلوم ہوا کہ اس دور کے بدترین عقیدوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان نفوس قدسیہ کا عقیدہ تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا عشق ومحبت کا ہے۔

حدیث نمبر 5:

نماز میں غلط خیال

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے یہاں تک کہ مجھے ایک برا خیال آیا (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے دریافت کیا آپ کو کیا خیال آیا تھا۔انہوں نے کہا مجھے یہ خیال آیا تھا کہ میں بیٹھ جاتا ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے رہنے دیتا ہوں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ228 کتاب ابواب التہجد باب طول القیام فی صلوۃ اللیل حدیث نمبر1135.
مسلم جلد1 صفحہ316 کتاب الصلوۃ المسافرین باب استحباب تطویل .... نمبر1816.1815.
ابن ماجہ صفحہ213 کتاب اقامۃ الصلوۃ وسنۃ فیها باب ماجاء فی طول القیام....حدیث نمبر1418.
مسند امام احمد بن حنبل3646. صحیح ابن حبان 2414. صحیح ابن خزیمہ1154. السنن الکبرٰی للبیہقی4460. مسند ابو یعلٰی5165.

تشریح:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پیارا اور عشق و محبت والا عقیدہ دیکھیں کہ ان کے نزدیک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہیں اور خود بیٹھنے کا خیال برا اور غلط خیال ہے لیکن ادھر نام نہاد مسلمانوں کو دیکھیں کہ وہ کہتے ہیں کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تعظیم کے ساتھ آتا ہے اس لیے شرک ہو جاتا ہے اور جب ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ نماز میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا چاہیے اور ہر لحاظ سے تعظیم کے ساتھ آنا چاہیے اللہ تعالیٰ ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اپنانے اسی پر زندہ رہنے اور اسی پر مرنے کی سعادت عطا فرمائے اور گستاخان رسول و صحابہ و اہلبیت و اولیاء کرام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

﴿امام بخاری کی بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں مقبولیت﴾

خطیب نے کہا مجھ کو خبر دی علی بن حاتم نے ان کو خبر دی محمد بن محمد مکی نے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے عبدالواحد ابن آدم طوایسی سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ کے ساتھ ایک جماعت تھی صحابہ کرام کی۔ آپ ایک جگہ کھڑے ہوئے تھے میں نے سلام کیا آپ کو۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا محمد بن اسماعیل کا انتظار کر رہا ہوں بعد چند روز کے امام بخاری کی وفات کی خبر آئی اور میں نے غور کیا تو وہ اسی وقت مرے تھے جب میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

﴿تیسیر الباری ج 1 ص 64 مصنفہ وحید الزماں وہابی۔ تذکرۃ المحدثین ص 179﴾

باب نمبر 11:
نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 1:

نور کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث نقل کرتے ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ نُوْرًا.

قَالَ کُرَیْبُ وَّ سَبْعٌ فِی التَّابُوْتِ فَلَقِیْتُ رَجُلًا مِّنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِیْ بِھِنَّ فَذَکَرَ عَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَذَکَرَ خَصْلَتَیْنِ

ترجمہ:

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے' میری بصارت میں نور کر دے' میری سماعت میں نور کر دے' میرے دائیں طرف نور کر دے میرے بائیں طرف نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' میرے آگے نور کر دے میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور کر دے۔

ایک اور روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے پٹھوں' گوشت' خون' بالوں' جلد اور دیگر اعضاء میں نور کر دے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ461 کتاب الدعوات باب الدعاء اذا انتبہ باللیل حدیث نمبر6316.
مسلم جلد1صفحہ312 کتاب صلوۃ المسافرین باب صلوۃ النبی ودعائہ حدیث نمبر1794.1795.

تشریح:

وسوسہ:

اگر حضور اکرم ﷺ نور تھے تو پھر یہ دعا کیوں مانگا کرتے تھے۔

جواب وسوسہ:

اس کا جواب یہ ہے کہ نمازی نماز میں کھڑا ہو کر دعا مانگتا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اے اللہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت عطا فرما۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ. یہ قرآن پرہیزگاروں کو ہدایت دینے والا ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 2) فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا. اے ایمان والو! ایمان لاؤ۔ (پارہ5 سورۃ النساء 136) جو پہلے ہی نماز پڑھ رہا ہے تو اس سے بڑھ کر سیدھا راستہ کونسا ہے اور جو پہلے ہی پرہیزگار ہیں قرآن ان کو ہدایت کرتا ہے اور ایمان والوں کو کہا جا رہا ہے ایمان لاؤ۔ سو ان آیات سے مراد سیدھے راستے' ہدایت اور ایمان پر ثابت قدمی ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی دعا امت کی تعلیم اور نورانیت پر ثابت قدمی کی دعا ہے حضور اکرم ﷺ کی نورانیت تو قرآن کی آیات اور احادیث سے ثابت ہے جن میں سے چند احادیث ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

سب سے پہلے نور مصطفےٰ ﷺ پیدا فرمایا:

امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے شاگرد' امام احمد بن حنبل کے استاد اور امام بخاری و امام مسلم کے استاد الاستاد امام عبدالرزاق اپنی صحیح سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں مجھے خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے! جابر اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا پھر وہ نور قدرت الٰہی سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا۔۔۔۔۔

(الجزء المفقود مصنف عبد الرزاق ص 63.64 رقم الحدیث 18 بیروت' مترجم ص 98۔ مواہب اللدنیہ ج 1 ص 71۔ شرح زرقانی ج 1 ص 90۔ کشف الخفاء ج 1 ص 311۔ السیرۃ الحلبیہ ج 1 ص 50. تفسیر روح المعانی ج 8 ص 71 اسی حدیث پاک کو اشرفعلی تھانوی نے بھی نشر الطیب ص 6 پر نقل کیا ہے) (حدیث نور پر اعتراضات کے جوابات کے لیے ''مولانا کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب'' کی کتاب ''علمی محاسبہ'' کا مطالعہ کیجئے)

دانتوں سے نور نکلتا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دو دانتوں میں تھوڑی سی جگہ کشادہ تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہو۔

(سنن دارمی 59 . مسند امام احمد بن حنبل 18636 . صحیح ابن حبان 6284. المستدرک للحاکم 7383. السنن الکبری للنسائی 9640. مسند ابو یعلی 7477. المعجم الاوسط للطبرانی 680. المعجم الکبیر للطبرانی 1842. مسند ابو داود طیالسی 721. مصنف ابن ابی شیبہ 25077 الشمائل المحمدیہ 15)

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے فرمایا بیٹا! اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے تو یہ محسوس کرتے گویا تم سورج طلوع ہوتا ہوا دیکھتے۔

(سنن دارمی 61. المعجم الکبیر للطبرانی 696)

حضرت ہند بن ابی حالہ سے ایک طویل روایت منقول ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عظمت والے وجاہت والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور ایسا جگمگاتا جیسے چودھویں شب کا پورا چاند۔ (الشمائل المحمدیہ 34)

حدیث نمبر 2:

چاند کا ٹکڑا

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ یُّحَدِّثُ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْکٍ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَیَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِوَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّکُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِکَ مِنْهُ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے وہ بیان کرتے ہیں جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دمکنے لگا تھا اور یوں ہو جاتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اندازہ اسی بات سے ہو جاتا تھا۔

تخریج:

بخای جلد1 صفحہ629 کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر3556.
بخاری جلد2 صفحہ117 کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک حدیث نمبر4418.
بخاری جلد2 صفحہ166 کتاب التفسیر باب و علی الثلاثة الذین..... حدیث نمبر4677،
مسندامام احمدبن حنبل27220. السنن الکبرٰی للنسائی4767. المعجم الکبیر للطبرانی 101.
المستدرک للحکم4193.

حدیث نمبر 3:

چاند کی طرح

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَآءُ اَ کَانَ وَجْهُهُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

ترجمہ:

ابواسحاق بیان کرتے ہیں' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا' کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ چاند کی مانند تھا۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 628 کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3552.
جامع ترمذی جلد 2 صفحہ 682 کتاب المناقب باب ما جاء صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 3609.
مسند امام احمد بن حنبل 18501. صحیح ابن حبان 6287. المعجم الکبیر للطبرانی 1926.

تشریح:

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو چاند سے تشبیہ دی ہے سورج سے تشبیہ نہیں دی کیونکہ انہوں نے چاند سے تشبیہ دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی ملاحت کا ارادہ کیا تھا اور سورج کے ساتھ تشبیہ سے اشراق اور چمک کا ارادہ کیا جاتا دوسرے صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو سورج کے ساتھ بھی تشبیہ دی ہے اور ان تشبیہات سے مقصود یہ ہے کہ سب سے حسین چیز کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو تشبیہ دی جائے ورنہ چاند ہو یا سورج سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہیں سو یہ تمام چیزیں فروع ہیں اور اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ (الفجر الساطع علی الصحیح الجامع ج 8 ص 328۔ نعمۃ الباری ج 6 ص 617).

ولادت کے وقت نور ظاہر ہوا:

امام احمد بن حنبل نے ایک حدیث پاک نقل کی ہے:

فرمایا میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور (میری ولادت کے وقت) میری ماں نے دیکھا کہ ان کے جسم اطہر سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل 6404۔صحیح ابن حبان 640۔التاریخ الکبیر للبخاری 342 مسند ابوداود طیالسی 1140۔حلیۃ الاولیاء ج6 ص90)

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا ہے اور باقی اشیاء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنایا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بشر بھی بے مثل ہیں اور نور بھی بے مثل ہیں۔

حدیث نمبر 4:

پنڈلیوں کی چمک

عَوْنُ بْنُ اَبِیْ جُحَیْفَةَ ذَکَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دُفِعْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِیْ قُبَّةٍ کَانَ بِالْهَاجِرَةِ خَرَجَ بِلَالٌ فَنَادٰی بِالصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ فَضْلَ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَاَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ سَاقَیْهِ ....

ترجمہ:

حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت 'ابطح' میں ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ ظہر کا وقت ہوا حضرت بلال باہر آئے انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر اندر آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر

آئے تو لوگوں نے وہ پانی حاصل کرنا شروع کر دیا پھر وہ اندر گئے اور نیزہ لے کر باہر آئے پھر نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 630 کتاب المناقب باب صفة النبی ﷺ حدیث نمبر 3566.
مسند امام احمد بن حنبل 18782. صحیح ابن حبان 1268. صحیح ابن خزیمہ 387. السنن الکبری للنسائی 4203. السنن الکبری للبیہقی 5009. المعجم الکبیر للطبرانی 311. مصنف عبدالرزاق 1806.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک آج تک میری نگاہوں میں ہے یعنی محبوب ﷺ کا جسم اقدس اس قدر نورانی اور حسین ہے کہ جب نگاہ پڑی تو مبارک پنڈلیوں کی چمک آنکھوں میں محفوظ ہو گئی۔ اس حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ کی نورانیت کا ثبوت ہے۔
(نور مصطفی ﷺ پر اعتراضات کے جوابات کے لیے مولانا کاشف اقبال مدنی صاحب کی تحقیقی کتاب "علمی محاسبہ" کا مطالعہ کیجئے)

﴿مقام امام بخاری محدثین کی نظر میں﴾

حافظ ابن حجر نے کہا عبداللہ بن منیر شیوخ بخاری میں سے ہیں اور روایت کیا ان سے بخاری نے جامع صحیح میں اور کہا میں نے ان کا مثل نہیں دیکھا۔ ﴿تیسیر الباری ج 1 ص 53 مصنفہ وحید الزماں وہابی﴾

باب نمبر 12:

اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکٹھا ذکر

ضروری وضاحت:

اس پرفتن دور میں جہاں ہر بات پر شرک و بدعت کے فتوے لگائے جاتے اور اہلسنت کے معمولات کو مشرکانہ افعال قرار دیا جاتا ہے وہاں اللہ عز وجلّ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اکٹھا ذکر کرنے کو بھی شرک کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ان فتوا بازوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ آدمی جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے اس میں اللہ جلّ شانہٗ کی واحدنیت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جاتی ہے بلکہ اسلامی عبادات میں جہاں بھی غور کیا جائے اللہ جل شانہٗ کے ذکر کے ساتھ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہے بلکہ اہل اللہ کے افعال کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حج کے ارکان پر ہی غور کرلیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی مقدس اداؤں کو ارکان حج میں شامل کیا گیا ہے اس باب میں ہم بخاری شریف سے چند ایسی احادیث کا ذکر کریں گے جن میں اللہ عز وجلّ کے ذکر کے ساتھ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بھی ہے۔

حدیث نمبر 1:

اللہ و رسول کی ذمہ داری

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا

فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول نے لیا ہے لہذا تم اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی نہ کرو۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 122 کتاب ابواب القبلة باب فضل استقبال قبله........ حدیث نمبر 391.
السنن الکبریٰ للنسائی 11728. السنن الکبریٰ للبیہقی 2030. المعجم الکبیر للطبرانی 839.

حدیث نمبر 2:

اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں

جب حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تو انہوں نے بارگاہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا (مختلف روایات میں مختلف صحابہ کرام کا ذکر ہے)

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَۃِ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَ اِلَی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ....

ترجمہ:

میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کردوں۔-----

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 491 کتاب الوصایا باب اذا تصدق او وقف...... حدیث نمبر 2757.

بخاری جلد1صفحہ491کتاب الوصایاباب من تصدق الی و کیلہ........ حدیث نمبر2758.
بخاری جلد2صفحہ117کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک..... حدیث نمبر4418.
بخاری جلد2صفحہ165کتاب التفسیر باب قولہ(لقد تاب اللّٰہ علی النبی. حدیث نمبر4676.
بخاری جلد2صفحہ521کتاب الایمان والنذور باب اذا اھدٰی مالہ علی وجہ......حدیث نمبر6690.
بخاری جلد1صفحہ274کتاب الزکوۃ باب لا صدقہ الاعن ظھر غنی.بطور تعلیق.
مسلم جلد2صفحہ366کتاب التوبہ باب حدیث توبۃ کعب بن مالک حدیث نمبر7016.
جامع ترمذی جلد2صفحہ609کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ توبہ حدیث نمبر3061.
مؤطا امام مالک صفحہ488کتاب النذور والایمان باب جامع الایمان حدیث نمبر1039.
مسند امام احمد بن حنبل27219. صحیح ابن حبان3370. المعجم الکبیر للطبرانی90.
مصنف عبدالرزاق 9744. السنن الکبرٰی للبیھقی7564. السنن الکبرٰی للنسائی4766.

حدیث نمبر3:

اللہ اور رسول نے غنی کر دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وصول کرنے کا حکم ارشاد فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ ابن جمیل اور کچھ دیگر افراد نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے:

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَا یَنۡقِمُ ابۡنُ جَمِیۡلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیۡرًا فَاَغۡنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ ....

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو یہی بُرا لگا ہے کہ وہ پہلے غریب تھا۔ تو اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا ہے۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ281کتاب الزکوۃ باب قولہ(و فی الرقاب والانصار....حدیث نمبر1468.
صحیح ابن حبان3273. صحیح ابن خزیمہ2329. السنن الکبرٰی للنسائی2243. السنن الکبرٰی للبیھقی7150. مصنف عبدالرزاق6918.

تشریح:

کہا گیا کہ ابن جمیل نے زکوۃ دینے سے منع کیا: اس قول کے قائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں الرویانی نے ذکر کیا ہے کہ اس کا نام عبداللہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل کو صرف یہ ناگوار ہوا کہ وہ فقیر تھا تو اس کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد قرآن کریم کی اس آیت کے موافق ہے:

وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ. (پارہ نمبر 10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 74)

اور ان کو صرف یہ ناگوار گزرا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

اس آیت میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غنی کرنے کی نسبت کی گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی غنی کرتے ہیں اور نوازتے ہیں۔ ابن جمیل منافق تھا' اس نے زکوۃ ادا کرنے سے منع کیا لیکن اس نے بعد میں توبہ کر لی اور نیک کام کیے اس نے کہا: میرے رب نے مجھ سے توبہ طلب کی تو میں نے توبہ کر لی اور بعد میں ان کا حال عمدہ ہو گیا (نعمۃ الباری ج 3 ص 688)

حدیث نمبر 4:

چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 417 کتاب المساقاة باب لاحمی الا للہ ولرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 2370.
بخاری جلد 1 صفحہ 531 کتاب الجھاد والسیر باب اھل الدار بیتون........ حدیث نمبر 3013.
ابوداود جلد 2 صفحہ 87 کتاب الجنائز باب فی الارض یحمیھا الامام.... حدیث نمبر 3083.
صحیح ابن حبان 137. مسندامام شافعی 1752. دارقطنی 122. المعجم الکبیر للطبرانی 7426.
المعجم الاوسط للطبرانی 4669. السنن الکبریٰ للنسائی 5775. السنن الکبریٰ للبیھقی 11585.

حدیث نمبر 5:

اللہ اور رسول کی بارگاہ میں توبہ

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تصویروں والا کپڑا دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف نہیں لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ....

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 377 کتاب البیوع باب التجارة فیما یکرہ لبسہ........ حدیث نمبر 2105.
بخاری جلد 2 صفحہ 285 کتاب النکاح باب ھل یرجع اذا رای منکرا...... حدیث نمبر 5118.
بخاری جلد 2 صفحہ 406 کتاب اللباس باب من لم یدخل بیتا فیہ صورة حدیث نمبر 5961.
مسند ابوداود طیالسی 1425. مسند امام احمد بن حنبل 26132. صحیح ابن حبان 5845.
السنن الکبریٰ للبیھقی 14331.

حدیث نمبر 6:

اللہ اور رسول کو اختیار کرتی ہوں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ....

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔-----

تخریج:

بخاری جلد 2 صفحہ 300 کتاب الطلاق باب من خیر نسائہ حدیث نمبر 5262.
بخاری جلد 2 صفحہ 202 کتاب التفسیر باب قولہ(یایھا النبی قل الازواجک.... حدیث نمبر 4785.
بخاری جلد 1 صفحہ 434 کتاب المظالم والغضب باب الغرفة والعلیه...... حدیث نمبر 2468.
صحیح ابن حبان 4188. مسند ابو یعلیٰ 164. الادب المفرد للبخاری 835. المعجم الاوسط للطبرانی 3761.

حدیث نمبر 7:

اللہ اور رسول کو اذیت دیتا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...........

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ وہ اللہ اور

اس کے رسول کو بہت اذیت دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ442 کتاب الرھن باب رھن السلاح حدیث نمبر 2510.
بخاری جلد1 صفحہ533 کتاب الجھاد والسیر باب الکذب فی الحرب حدیث نمبر 3031.
بخاری جلد2 صفحہ51 کتاب المغازی باب قتل کعب بن اشرف حدیث نمبر 4037.
سنن الکبریٰ للنسائی 8641. السنن الکبریٰ للبیھقی 13059. مسند حمیدی 1250.

حدیث نمبر 8:

اللہ اور اس کے رسول کے لیے

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب چوتھے پارے کی پہلی آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے باغ کے بارے میں عرض کیا فَهِيَ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ491 کتاب الوصایا باب من تصدق الی وکیلہ ثمَّ...... حدیث نمبر 2758.

حدیث نمبر 9:

اللہ اور رسول سے جنگ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ لوگ مدینہ منورہ آکر بیمار ہو گئے ان کو حکم دیا گیا کہ چراگاہ میں جاکر اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیو جب وہ تندرست ہو گئے تو نگران کو قتل کر کے اونٹ لے گئے ان کو پکڑا گیا اور سزا دی گئی۔ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَهٰؤُ لَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوْا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ.

ترجمہ:

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی، قتل کیا، ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 99 کتاب الوضو باب ابوال الابل والدواب....... حدیث نمبر 234.
بخاری جلد 1 صفحہ 532 کتاب الجهاد والسير باب اذا حرق المسترک المسلم......نمبر 3018.
بخاری جلد 2 صفحہ 152 کتاب التفسير باب قوله(انما جزاء الذين يحاربون الله.....) نمبر 4610.
بخاری جلد 2 صفحہ 538 کتاب المحاربين من اهل الكفر والدوة باب سمر النبى..... نمبر 6805.
مسند امام احمد بن حنبل 12660. صحیح ابن حبان 1386. السنن الکبریٰ للنسائی 295. السنن الکبریٰ للبیهقی 15814. مسند ابو یعلیٰ 2818. المعجم الکبیر للطبران 258. المعجم الاوسط للطبرانی 1734. مسندابو داو دطیالسی 2002. مصنف ابن ابی شیبه 32726. مصنف عبدالرزاق 18538

حدیث نمبر 10:

زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد سے یہودیوں کی طرف چلے تو: فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ يَّجِدُ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا تم لوگ اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے یہ جان لو یہ زمین اللہ عزوجل اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس زمین

سے تمہیں جلاوطن کردوں تم میں سے جس شخص کے پاس جو مال ہو وہ فروخت کر دے ورنہ یہ بات یاد رکھنا یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1صفحہ560کتاب الجزیہ باب اخراج الیھود من جزیرۃ العرب حدیث نمبر3167.
بخاری جلد2صفحہ564کتاب الاکراہ باب فی بیع المکرہ و نحوہ حدیث نمبر6944.
بخاری جلد2صفحہ641کتاب الاعتصام.........باب وقولہ (وکان الانسان....) نمبر7348.
مسندامام احمدبن حنبل9825.السنن الکبریٰ للنسائی8687.السنن الکبریٰ للبیھقی18534

حدیث نمبر11:

اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے

جب حضرت سیدتنا اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حبشہ سے واپس آئیں تو ان کے اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی تو انہوں نے کہا:

وَذٰلِکَ فِیْ اللّٰہِ وَفِیْ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

اور ہم صرف اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لیے وہاں تھے۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ83کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر4230.

حدیث نمبر12:

اللہ اور رسول کا فضل

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر مال تقسیم فرمایا تو انصار کو کچھ عطا نہ فرمایا جس کی ان کو امید تھی تو ان کو

افسوس ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں خطبہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ جو بات بھی ارشاد فرماتے تو انصار اس کے جواب میں یہی عرض کرتے:

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَنُّ.........

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا بڑا فضل ہے-----

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ98 کتاب المغازی باب غزوہ الطائف فی شوال .... حدیث نمبر4330. مسند امام احمد بن حنبل12719. صحیح ابن حبان7278. السنن الکبریٰ للنسائی 11222. السنن الکبریٰ للبیهقی12713. مسند ابو یعلیٰ3594.

حدیث نمبر13:

اللہ اور رسول نے منع کیا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے بار بار بارگاہ محبوب ﷺ میں عرض کیا کہ گدھوں کا گوشت کھایا جا رہا ہے تو آپ ﷺ نے اسے اعلان کرنے کی ہدایت کی تو انہوں نے ان الفاظ میں اعلان کیا:

اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ.......

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ تم کو پالتو گدھوں کا گاشت کھانے سے منع کرتے ہیں

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ79 کتاب المغازی باب غزوہ خیبر حدیث نمبر4199.4198.

بخاری جلد2صفحہ345 کتاب الذبائح الصیدباب لحوم الحمر الالنسیه حدیث نمبر5528.

حدیث نمبر 14:

اللہ ورسول جانتے ہیں

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی سوال کرتے تو اگرچہ وہ اس کا جواب جانتے ہوتے لیکن بارگاہ محبوب علیہ صلی اللہ وسلم میں عرض کرتے "وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ" اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (یہ الفاظ کثیر احادیث میں ہیں ہم یہاں تین حوالے درج کر رہے ہیں)

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 322 کتاب الحج باب الخطبة ایام منٰی حدیث نمبر 1741.

بخاری جلد 1 صفحہ 70 کتاب الایمان باب اداءُ الخمس من الایمان حدیث نمبر 53.

بخاری جلد 1 صفحہ 77 کتاب العلم باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 80.

حدیث نمبر 15:

اللہ ورسول کی طرف ہجرت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ:

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگئی۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 70 کتاب الایمان باب ماجاء ان الاعمال۔۔۔۔۔حدیث نمبر 84.

بخاری جلد 1 صفحہ 687 کتاب فضائل الصحابہ باب ہجرة النبی واصحابہ الی۔۔۔۔حدیث نمبر 3898.

بخاری جلد2صفحہ264 کتاب النکاح باب من هاجر او عمل خیراً.......حدیث نمبر5070.
بخاری جلد2صفحہ521 کتاب الایمان والنذور باب النیة فی الایمان حدیث نمبر6689.
بخاری جلد2صفحہ566 کتاب الحیل باب فی ترک الحیل و ان ......حدیث نمبر6953.
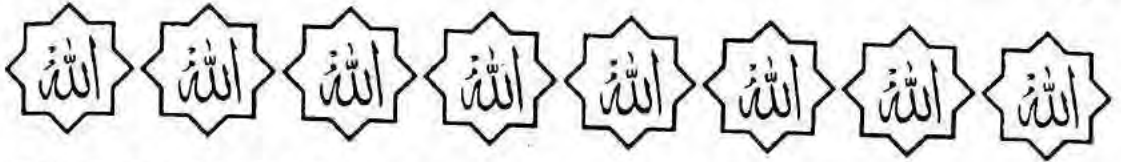
﴿امام بخاری کا فقہی مسلک﴾

امام قسطلانی تاج الدین سبکی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ابو عاصم نے امام بخاری کو طبقات شافعیہ میں بیان کیا ہے (ارشاد الساری ج1 ص36)

اور تاج الدین سبکی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:

امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا ہے اور انہیں سے فقہ شافعی پڑھی ہے

﴿طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج2 ص3﴾

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی وہابی "مدینۃ العلم" سے نقل کر کے لکھتا ہے:

اور ہمیں چاہیے کہ کچھ ائمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تا کہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ دو قسم پر ہیں۔ ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی' دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس' محمد بن اسماعیل بخاری اور حکیم ترمذی۔ ﴿ابجد العلوم ص811﴾

ان ٹھوس حوالہ جات کے پیش نظر امت کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔ اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی مثال شوافع میں ایسی ہے جیسے احناف میں امام ابو جعفر طحاوی۔ طبقاتِ فقہاء میں تیسرے درجے پر فائز تھے۔

﴿تذکرۃ المحدثین ص173﴾

باب نمبر 13:

حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ضروری وضاحت:

جہاں تک ہماری نظر کام کرے وہاں تک ہم ناظر ہیں اور جس جگہ تک ہماری دسترس ہو کہ تصرف کرلیں وہاں تک ہم حاضر ہیں۔ آسمان تک نظر کام کرتی ہے وہاں تک ہم ناظر یعنی دیکھنے والے ہیں مگر وہاں ہم حاضر نہیں ہیں کیونکہ وہاں دسترس نہیں ہے۔ اور جس کمرے یا گھر میں ہم موجود ہیں وہاں حاضر ہیں کہ اس جگہ ہماری پہنچ ہے۔

عالم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنٰی یہ ہیں کہ قوت قدسیہ والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم کو اپنے کف دست کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور صدہا کوس پر حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ صرف روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون یا کسی جگہ موجود ہے ان سب معنوں کا ثبوت قرآن وحدیث اور بزرگان دین سے ہے۔

اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اقدس کے ساتھ روضہ منورہ میں تشریف فرما ہیں اور تمام کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت میں متعدد جگہوں پر تشریف لے جانا چاہیں تو ممکن ہے۔

اور اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے تو اولیاء کے بارے میں جسم کے ساتھ ایک وقت میں کئی جگہوں پر موجود ہونا تسلیم کیا ہے جیسا کہ لکھتا ہے۔

محمد الخضر می مجذوب:

آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے (جمال الاولیاء ص 253 اسلامی کتب خانہ لاہور)

حدیث نمبر 1:

نبی ﷺ مومنوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)...........

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی مومن ہے میں دنیا و آخرت میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوں تم اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو۔ (اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ)

نبی مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔ (پارہ نمبر 21 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 6)

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 421 کتاب فی الاستقراض واداء.... باب الصلوۃ علی من .... نمبر 2399.
بخاری جلد 1 صفحہ 404 کتاب الکفالۃ باب الدین حدیث نمبر 2298.
بخاری جلد 2 صفحہ 202 کتاب التفسیر باب قولہ (النبی.....) حدیث نمبر 4781.

بخاری جلد2صفحہ320 کتاب النفقات باب قول النبی من ترک.........حدیث نمبر7371.
بخاری جلد2صفحہ528 کتاب الفرائض باب قول النبی من ترک مالًا.....حدیث نمبر6731.
بخاری جلد2صفحہ531 کتاب الفرائض باب ابنی عمٍ احد ھما.......حدیث نمبر6745.
مسلم جلد1صفحہ339 کتاب الجمعة حدیث نمبر2005.2006.2007.
مسلم جلد2صفحہ45 کتاب الفرائض باب نمبر حدیث نمبر4157.4158.4159.4160.
سنن نسائی جلد1صفحہ278 کتاب الجنائزباب الصلوٰة علٰی من علیه دین حدیث نمبر1962.
ابن ماجه صفحہ294 کتاب الصدقات باب من ترک دین او ضیاعًا....حدیث نمبر2415.2416.
ابو داود جلد2صفحہ120 کتاب البیوع باب التشدید فی الدین حدیث نمبر3342.
مسند امام احمد بن حنبل7886. صحیح ابن حبان3064. المعجم الاوسط للطبرانی 8810.
مصنف عبدالرزاق15257. السنن الکبرٰی للبیهقی11179.

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی آیت پڑھی ہے جس کا مطلب ہے کہ نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں۔ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ اس کی جان کہاں ہے لیکن محبوب ﷺ نہ صرف مومنوں کی جانوں کو بھی جانتے ہیں بلکہ ان کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے نزدیک ہیں۔

مرکز ہدایت کون اور مرکز گمراہی کون؟

نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعٰلمین مرکز ہدایت بنایا اور شیطان ملعون کو مرکز گمراہی بنایا۔ اگر کوئی پاکستان میں گناہ کرے اس سے سوال کیا جائے گناہ کیوں کیا وہ کہتا ہے شیطان نے گمراہ کردیا تھا۔ یہی سوال ہندوستان' افغانستان مصر' ایران اور دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والے سے کیا جائے تو یہی جواب دیتا ہے کہ شیطان نے پھسلا دیا تھا۔

جب مرکز گمراہی دنیا کے ہر کونے میں لوگوں سے گناہ کروا سکتا ہے تو پھر مرکز ہدایت نبی رحمت ﷺ پوری کائنات کے لوگوں کو ہدایت اور رحمت کیوں نہیں عطا فرما سکتے۔ قرآن کریم کی آیات اور احادیث سے کثیر دلائل ہیں ہم ان شاء اللہ دوسرے حصے (مسلم شریف اور عقائد اہلسنت) میں ذکر کریں گے۔

باب نمبر 14:

محبوبانِ خدا زندہ ہیں

حدیث نمبر 1:

آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جامِ شہادت نوش فرمایا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَّسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقِيْلَ اَلَا تَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک یہودی عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر ملا بکری کا گوشت لے کر آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھا لیا پھر اس عورت کو لایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کردیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تالو میں ہمیشہ اس کا اثر محسوس کیا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 458 کتاب الهبة باب قبول الهدية من المشركين حديث نمبر 2617.
مسلم جلد 2 صفحہ 229 کتاب السلام باب السم حديث نمبر 5705.5706.
ابو داود جلد 2 صفحہ 273 کتاب الديات باب فی من سقى رجلا سُمًا..... حديث نمبر 4508.
مسند امام احمد بن حنبل 13309. صحيح ابن حبان 6583. المستدرک للحاکم 7090.
السنن الكبرى للبيهقي 19500. مسند ابو يعلى 4882

حدیث نمبر 2:

زہر کی وجہ سے رگ کٹتی رہی

قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ یَاعَائِشَةُ مَااَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْتُ بِخَیْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُّ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذٰلِکَ السُّمِّ

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جس بیماری میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اے عائشہ میں نے خیبر میں جو کھانا کھایا تھا اس کی تکلیف اب تک مجھے محسوس ہو رہی ہے اس زہر کی وجہ سے مجھے اپنی رگ کٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ119 کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ حدیث نمبر 4428.

تشریح:

ان احادیث سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ اس کھانے میں زہر ملا ہوا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی توجہ اس طرف نہیں تھی آپ ﷺ نے بے توجہی میں ایک لقمہ کھالیا پھر فوراً اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس طرف متوجہ کر دیا کہ اس گوشت میں زہر ملا ہوا ہے اور اس بے توجہی میں یہ حکمت تھی کہ زہر آپ ﷺ کے جسم میں پہنچے اور اللہ تعالیٰ فوری اس کا اثر روک دے اور وفات کے وقت اس کا اثر ظاہر ہوا اور آپ ﷺ میں معنوی شہادت پائی

جائے اور شہادت کے لیے بھی آپ ﷺ کی زندگی میں اسوہ اور نمونہ ہو۔

شہید کو مردہ گمان بھی نہ کرو:

شہید کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

1. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ. (پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 154)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

2. وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (پارہ نمبر 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 169)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

اور دوسری آیت میں شہید کا تیسرا درجہ ہے جیسا کہ فرمایا:

النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (پارہ نمبر 5 سورۃ النساء آیت نمبر 69)

ترجمہ کنز الایمان: انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

اور یہ اصول ہے جب کوئی خوبی ادنیٰ میں پائی جاتی ہے تو وہ خوبی اعلیٰ میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہے انبیاء علیہم السلام اور پھر امام الانبیاء ﷺ تو اللہ عزوجل کے بعد سب سے افضل ہیں۔ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ ایک کلمہ پڑھنے والے اور امتی کے بارے میں مردہ گمان کرنے کی بھی اجازت نہ ہو اور نبی ﷺ کے لیے معاذ اللہ کہتے پھریں۔ اس کی اجازت ہرگز نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعد از وفات انبیاء

کو حیات عطا فرمائی ہے اور وہ کائنات میں تصرفات بھی کرتے ہیں جیسا کہ حدیث معراج سے ثابت ہے۔

حدیث نمبر 3:

فاروق اعظم کے قدم مبارک کا ظاہر ہونا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِيْ زَمَانِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ اَخَذُوْ فِيْ بِنَائِهٖ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا وَظَنُّوا اَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا وَجَدُوْا اَحَدًا يَّعْلَمُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ لَا وَاللّٰهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ اِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

ترجمہ:

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ولید بن عبد الملک کے زمانے میں جب ایک دیوار گر گئی تو لوگوں نے اسے تعمیر کرنا شروع کیا تو ایک قدم ظاہر ہوا لوگ خوفزدہ ہو گئے وہ سمجھے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔ انہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملا جو اس سے واقف ہو۔ پھر انہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بتایا نہیں: اللہ کی قسم! یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 268 کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی وابی بکر وعمر حدیث نمبر 1390.

حدیث نمبر 4:

حضرت جابر کے والد کا جسم مقدس

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ احد کے موقع پر میرے والد صاحب نے فرمایا کل پہلے شہید ہونے والے صحابہ کے ساتھ شہید ہو جاؤں گا اور ضروری وصیتیں فرمائیں:
فَاَصْبَحْنا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدُفِنَ مَعَهٗ اٰخَرُ فِيْ قَبْرِهٖ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ اَنْ اَتْرُكَهٗ مَعَ الْاٰخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهٗ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهٗ هُنَيَّةً غَيْرَ اُذُنِهٖ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح وہ (میرے والد) پہلے شہید تھے۔ ان کے ہمراہ ایک صاحب کو قبر میں دفن کیا گیا۔ مجھے تسلی نہ ہوئی کہ میں کسی دوسرے شخص کو اپنے والد کے ہمراہ دفناؤں لہذا چھ ماہ کے بعد میں نے انہیں قبر سے نکالا تو ان کی وہی حالت تھی جو شہادت کے دن تھی البتہ کان کا حصہ متاثر ہوا تھا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ260 کتاب الجنائز باب هل یخرج المیت من القبر.... حدیث نمبر1351. المستدرک للحاکم4913. السنن الکبریٰ للبیهقی12459.

تشریح:

موطا میں حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبر 46 سال بعد کھولنے کا ذکر ہے اور آپ کا جسم مبارک ایسے ہی تھا جیسے کل ہی انتقال ہوا ہے
مؤطا امام مالک صفحہ483 کتاب الجهاد باب الدفن فی قبر واحد من..... حدیث نمبر1023.
اور ایسا شہداء کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو مقام عطا فرماتا ہے جیسا کہ

سلیمان بن جزولی اور امام احمد بن حنبل کے مقدس اجسام:

حضرت شیخ محمد بن سلیمان بن جزولی کے جسم مبارک کو وفات کے 77 برس بعد مراکش منتقل کیا گیا تو آپ کا کفن سلامت اور جسم بالکل زندوں کی طرح تر وتازہ اور نرم تھا۔ (مطالع المسرات ص 4)

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک 230 برس بعد کھلی تو آپ کا کفن صحیح وسالم اور بدن تر وتازہ تھا (مرقاۃ المفاتیح ج 1 ص 67)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ محبوبان خدا کے اجسام بعد از وفات صحیح وسالم رہتے ہیں ان کے مقدس اجسام کو کھانا زمین پر حرام ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ کا عقیدہ:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں دفن ہوئے تو میں پردے کا خاص اہتمام کیے بغیر حاضر ہوتی اور کہتی اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ میرے شوہر ہی تو ہیں۔ پھر میرے باپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دفن ہوئے جب بھی میں بغیر احتیاط کے چلی جاتی اور کہتی اِنَّمَا هُمَا زَوْجِیْ وَاَبِیْ میرے شوہر اور میرے باپ ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن ہوئے تو میں نہایت احتیاط کے ساتھ چادر سے لپٹی ہوئی حاضر ہوتی اس طرح کہ کوئی عضو کھلا نہ رہے "حَیَاءً مِّنْ عُمَرَ" حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کے سبب۔

مسند امام احمد بن حنبل جلد10 صفحہ12 مسند السیدہ عائشہ حدیث نمبر 25718.

اس حدیث مبارک سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چند عقیدے معلوم ہوئے۔ جیسے محبوبان خدا بعد از وفات بھی زندہ ہوتے ہیں۔ محبوبان خدا بعد از وفات قبر کے اندر سے باہر کے حالات ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے عقیدے کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

ہے (معاذ اللہ) اور یہاں نبی پاک ﷺ کے ساتھ ساتھ صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی قبر کے اندر ہوتے ہوئے باہر کے حالات ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ اور اس حدیث مبارک سے اہل اللہ کی حیات اور ان کا دیکھنا ثابت ہورہا ہے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿امام بخاری کی روضہ رسول ﷺ سے محبت﴾

نواب وحید الزماں وہابی لکھتا ہے:

آپ حضور کے روضہ اقدس کے قریب بیٹھ کر قندیل و چراغ نہ ہونے کے باعث چاندنی راتوں میں اپنی کتاب لکھا کرتے تھے۔ تاریخ کبیر جس کو امام (بخاری) نے اٹھارہ سال کی عمر میں حضور علیہ السلام کے روضۂ اقدس پر بیٹھ کر لکھا۔ ﴿تیسیر الباری ج1 ص ز'ح'﴾

امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' کا مسودہ مکہ بصرہ اور بخارہ میں تیار کیا اور اس کی تبییض مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں روضہ شریف کے پہلو میں بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ ﴿ہدی الساری ج1 ص18﴾

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ نہ صرف امام بخاری روضہ اقدس پر باادب حاضری دیتے تھے بلکہ برکت کے لیے روضہ رسول کی پر نور فضاؤں میں بیٹھ کر اپنی کتب کی تصنیف وترتیب کرتے تھے۔

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

باب نمبر 15:۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا اور اہل اللہ کا مدد کرنا

اس دور میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی شان وکمال کا طرح طرح کے بہانے بنا کر انکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اہل اللہ سائلین کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ کبھی اعتراض ہوتا ہے کہ وہ ظاہری زندگی مبارک میں مدد نہیں کرتے اور کبھی اعتراض ہوتا ہے کہ وہ بعد از وصال مدد نہیں کر سکتے اور وہ اپنی قبروں سے کہیں آنے جانے کی طاقت نہیں رکھتے، کبھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ دور سے نہیں سن سکتے' اور اس سے ملتے جلتے طرح طرح کے اعتراض کیے جاتے ہیں۔

لہذا ہم اس باب میں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے اور اہل اللہ کے مدد کرنے کے متعلق احادیث بیان کریں گے۔

حدیث نمبر 1:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امت مصطفٰے کی سفارش کر کے مدد کرنا

.........وَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی اُمَّتِیْ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فَرَجَعْتُ بِذٰلِکَ حَتّٰی مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰہُ لَکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی قُلْتُ وَضَعَ

شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي

ترجمہ:

۔۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: وہاں اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ میں انہیں لے کر واپس آیا جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں واپس آیا اور یہ عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے نصف معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نصف معاف کر دی ہیں تو وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس کی درخواست کریں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر نصف کم کر دیں۔ تو وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس کی درخواست کریں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر نصف کم کر دیں تو وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس کی درخواست کریں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ میں نے دوبارہ یہ درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: یہ پانچ نمازیں اور (اجر) میں پچاس ہیں۔ ہمارے حکم میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں درخواست کیجئے تو پھر میں نے کہا مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 116 کتاب الصلوۃ باب کیف فرضت الصلوۃ..... حدیث نمبر 349.
بخاری جلد 1 صفحہ 569 کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکۃ حدیث نمبر 3207.
بخاری جلد 1 صفحہ 589 کتاب احادیث الانبیاء باب ذکر ادریس علیہ السلام..... نمبر 3342.
بخاری جلد 1 صفحہ 685 کتاب فضائل الصحابہ باب المعراج حدیث نمبر 3887.
مسلم جلد 1 صفحہ 120 کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم........حدیث نمبر 411.
ابن ماجہ صفحہ 210 کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنہ فیھا باب ماجاء فی فرض الصلوۃ .... نمبر 1399.
النسائی جلد 1 صفحہ 77 کتاب الصلوۃ باب فرض الصلوۃ وذکر........نمبر 449.448.447.
مسند امام احمد بن حنبل 17867. صحیح ابن خزیمہ 301. السنن الکبریٰ للنسائی 313.
المستدرک للحاکم 8793. مسند ابو یعلیٰ 5036. المعجم الکبیر للطبرانی 9976.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بار بار سفارش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیجا جس کی برکت سے نمازیں پچاس سے پانچ ہو گئیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے امت مسلمہ کو پانچ نمازوں پر پچاس کا ثواب عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔

یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بعد از وفات بھی مدد فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ نمازیں کم کروالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی پچاس نمازیں نہیں پڑھیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مشورہ عرض کیا جس کی دوسری برکت یہ بھی ظاہر ہوئی کہ

ثواب پچاس ہی کا عطا فرمایا گیا۔
وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام کی مدد کا انکار کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ پانچ کی بجائے پچاس نمازیں پڑھیں۔
یہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ وہ بعد از وفات بھی جہاں چاہیں جب چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کا مسجد اقصیٰ میں تشریف لے جانا اور پھر آسمانوں پر تشریف لے جانا۔ اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام پہلے اپنی قبر مبارک میں نماز پڑھ رہے تھے اور پھر مسجد اقصیٰ میں اور پھر آسمان پر بھی تشریف فرما ہوئے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے

تمام انبیاء علیہم السلام مسجد اقصیٰ تشریف لائے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انبیاء علیہم السلام کے حلیے مبارک بیان فرمائے اور اس کے بعد فرمایا:
فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُهُمْ: پھر نماز باجماعت ادا ہونے لگی تو میں نے ان تمام حضرات کو نماز پڑھائی۔

تخریج:

مسلم جلد 1 صفحہ 126 کتاب الایمان باب الاسرء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... حدیث نمبر 430.

نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَیْتُ وَفِیْ رِوَایَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا جو سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

تخریج:

مسلم جلد2 صفحہ274 کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام نمبر6157.6158.
نسائی جلد1 صفحہ242 کتاب قیام اللیل... باب ذکر صلوۃ نبی اللہ موسیٰ...... نمبر1631.
مسند امام احمد بن حنبل12526. صحیح ابن حبان50. مسند ابو یعلی332. المعجم الکبیر للطبرانی1636.1635.1634.1633.1632.

تشریح:

یہاں یہ بھی پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس نگاہوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں اور پھر انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں اور مختلف انبیاء علیہم السلام کو مختلف آسمانوں پر دیکھا تو کیا انبیاء علیہم السلام کی شان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تشریف لے گئے؟

اس کا یہ جواب ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اپنی طاقت سے تشریف لے کر گئے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم براق پر تشریف لے کر گئے اپنی طاقت سے تشریف نہیں لے گئے تو اب یہاں افضلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ براق کا نام براق اس لیے ہے کہ اس کی رفتار برق یعنی بجلی سے بھی زیادہ ہے لیکن انبیاء علیہم السلام براق سے بھی پہلے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں پر تشریف لے گئے تو معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے وہ جب

چاہیں جہاں چاہیں فوراً تشریف لے جائیں۔

حدیث نمبر2:

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مددگار ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قریش، انصار جہینہ، مزنیہ، اسلم، اشجع، میرے مددگار ہیں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی مددگار نہیں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ622 کتاب المناقب باب مناقب قریش حدیث نمبر3501.
بخاری جلد1 صفحہ623 کتاب المناقب باب ذکر اسلم غفار...... حدیث نمبر3512.
مسلم جلد2 صفحہ311 کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل غفار واسلم.... نمبر 6439.6440
جامع ترمذی جلد2 صفحہ712 کتاب المناقب باب فی غفار اسلم........ حدیث نمبر3907.
سنن دارمی2556. مسندامام احمد بن حنبل7891. مسندابو یعلیٰ867. مسندابو داود طیالسی 2378. مصنف ابن ابی شیبہ32370. صحیح ابن حبان 7260. المعجم الکبیر للطبرانی 5247. المستدرک للحاکم 6980.

تشریح:

اس حدیث میں ''موالی'' کا لفظ آیا ہے 'موالی' مولیٰ کی جمع ہے مولیٰ کے متعدد معانی ہیں لیکن یہاں پر مقام کے مناسب اس کا معنٰی ناصر اور محبّ ہے' اور ولی اس شخص

کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کی ضروریات کا کفیل ہو اور ان کے معاملات کا متولی ہو۔ (نعمۃ الباری ج6 ص 577)

اس دور میں بعض لوگوں کو ہر بات شرک ہی نظر آتی ہے جیسا کہ کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا گیا تو شرک ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث مبارک میں اللہ عزوجل کے ساتھ اپنا ذکر فرما کر بتا دیا کہ اس سے شرک نہیں ہوتا بلکہ یہ اہل ایمان کا طریقہ ہے۔ اور یہ بھی پتا چلا کہ اللہ عزوجلّ بھی مدد گار ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی مدد گار ہیں۔

حدیث نمبر 3:

اللہ عزوجلّ مدد گار ہے اور نیک مسلمان مدد گار ہیں

اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِھَارًاغَیْرَسِرٍّیَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ قَالَ عَمْرٌو فِیْ کِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَیَاضٌ لَّیْسُوْابِاَوْلِیَائِی اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللّٰہُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو بلند آواز میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے فلاں کی آل، فلاں کی آل، میرے مدد گار نہیں ہیں۔ میرا مدد گار اللہ تعالیٰ اور نیک مسلمان ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ 411 کتاب الادب باب تبل الرحم ببلالھا حدیث نمبر 5990.
مسلم جلد1 صفحہ 148 کتاب الایمان باب مولاۃ المؤمنین و مقطعہ...... حدیث نمبر 519.
مسند امام احمد بن حنبل 17837.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح ارشاد فرمایا میرا مددگار اللہ تبارک وتعالیٰ ہے اور میرے مددگار نیک مسلمان ہیں۔ معلوم ہوا نیک مسلمان بھی مددگار ہوسکتے ہیں تو اولیاء کرام، اہل بیت عظام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، انبیاء علیہم السلام اور سب سے بڑھ کر امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں مددگار ہیں۔ مشکل کے وقت مدد کے لیے پکارنا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند کرنا اکابرین امت کا معمول رہا ہے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی مدد اور مشکل کشائی کے لیے تشریف لاتے ہیں۔ جیسا کہ

۱۔ حضرت خبیب کا بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ:

امام ابن جوزی نقل فرماتے ہیں۔ جب حضرت سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے لایا گیا تو آپ نے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں استغاثہ پیش کیا اور یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائیں بلند کیں
(مخلص از عیون الحکایات جلد اول ص 32)

۲۔ تین مجاہدوں کا عمل:

اور اسی طرح جب تین مجاہد بھائیوں کو شاہ روم نے گرفتار کرلیا اور ان کو دین اسلام چھوڑنے کا کہا تو وہ تینوں بھائی نبی آخر الزماں، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں استغاثہ کرتے ہوئے "یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم، یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی صدائیں بلند کرنے لگے۔ جب بادشاہ نے یہ دیکھا تو پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں لوگوں نے بتایا، یہ اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کررہے ہیں۔ بادشاہ نے شدید غصے کے ساتھ دیگوں میں تیل گرم کراکر دو صاحبوں کو اس میں ڈال

دیا۔ تیسرے کو اللہ تعالیٰ نے ان سے بچالیا اور ان کی برکت سے وزیر کی بیٹی بھی مسلمان ہوگئی اور اسی لڑکی نے ان کی قید سے نکلنے کے لیے گھوڑوں کا انتظام کیا۔ جب وہ دونوں اپنے ملک کی طرف جا رہے تھے تو تیسرے بھائی نے اپنے دونوں شہید بھائیوں کو فرشتوں کی ایک نورانی جماعت کے ساتھ آتا ہوا دیکھ کر سوال کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے انہوں نے کہا تیل میں غوطہ لگانے کے بعد ہم سیدھے جنت الفردوس میں جا نکلے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا قرب خاص عطا فرمایا۔ اب اللہ عزوجل نے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ اس نومسلم لڑکی سے تمہاری شادی کرا دیں۔ (مخلص عیون الحکایات جلد اول ص 375۔ شرح الصدور ص 90)

اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ کرنا اکابرین امت کا طریقہ ہے اور اس سے جلنا غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ

۳۔ جنگِ یمامہ میں مسلمانوں کا شعار:

امام ابن کثیر نقل کرتے ہیں کہ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ لڑتے تو اس وقت و کان شعار هم یومئذ یامحمداه صلی اللّٰه علیه و آله و اصحابه و سلم: مسلمانوں کا شعار یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج6 ص 324۔ تاریخ طبری ج3 ص 250)

۴۔ حضرت زینب کا بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ:

اور امام ابن کثیر نقل کرتے ہیں جب حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حراست میں میدان جنگ سے گزریں تو بے ساختہ فریاد کی۔

یا محمداه صلی اللّٰه علیه و آله و اصحابه و سلم یا محمداه صلی علیک اللّٰه و ملک السماه هذا حسین بالعراه مذمل بالدماه مقطع

الاعضاء یا محمداه صلی الله علیه وسلم ابناتک سبایا و ذریتک مقتله تسفی علیها الصبا.

ترجمہ: یا محمداہ ﷺ یا محمداہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں فرمائے اور آسمانی فرشتے درود بھیجیں یہ حسین میدان میں خون میں نہائے ہوئے اور اعضاء کٹے ہوئے یا محمد ﷺ امداد آپ کی بیٹیاں حراست میں ہیں اور آپ کی اولاد شہید کر دی گئی باد صبا ان پر مٹی اڑا رہی ہے (البدایہ والنہایہ ج8 ص193)

۵۔ نماز کے وقت قبر مبارک سے آواز آتی:

امام دارمی نقل کرتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے دوران تین دن تک مسجد نبوی میں نہ اذان ہوئی ہے اور نہ ہی اقامت کہی گئی حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے آپ فرماتے ہیں کہ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَّسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

نمازوں کے اوقات کا اس طرح پتا چلتا کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک سے ہلکی سی آواز آیا کرتی تھی۔ (سنن دارمی جلد 1 صفحہ 91 مقدمہ حدیث نمبر 94)

۶۔ درود پاک پڑھنے والے کی امداد:

امام غزالی نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک نوجوان جس کے باپ کا چہرہ سیاہ ہو گیا جس کی وجہ سے اس نوجوان پر غشی طاری ہوگئی اور خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی چہرے والی ہستی تشریف لائی اور مبارک ہاتھ میت کے چہرے پر پھیرا تو اس کا چہرہ روشن ہو گیا اس نوجوان کے استفسار پر اس ہستی نے فرمایا میں تمہارا نبی محمد ﷺ ہوں تمہارے باپ کے کثرت سے گناہوں کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہوا ہے اور تیرا باپ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا۔

'اور فرمایا میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے'
(تفسیر روح البیان' سورۃ الاحزاب' تحت الآیۃ 56 ج 7 ص 225۔ الروض الفائق ص 617۔ مکاشفۃ القلوب ص 143 یہی واقعہ مولوی زکریا دیوبندی نے فضائل اعمال باب فضائل درود شریف ص 877 پر نقل کیا ہے)۔

۷۔ دور سے مدد کے لیے پکارنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدد کرنا:

حضرت میمونہ بن حارث بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات ان کے ہاں گزاری پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز کے لیے وضو کرنے لگے میں نے سنا دوران وضو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اور تین بار فرمایا نُصِرْتُ نُصِرْتُ نُصِرْتُ آپ فرماتی ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران وضو اس طرح فرمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: هذا رجز بنی کعب یستصر خنی..... یہ بنو کعب کا ایک شخص تھا جو رجزیہ انداز میں مجھ سے مدد طلب کر رہا تھا۔۔۔۔

المعجم الکبیر للطبرانی ذکر ازواج رسول للّٰہ باب میمونہ بنت حارث زوج النبی.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دور سے بارگاہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں استغاثہ کرنا صحابہ کرام کا طریقہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پکار کا جواب بھی ارشاد فرمایا۔

حدیث نمبر 4:

جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهٗ وَلَا یُسْلِمُهٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهٗ

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان، دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پریشانی دور فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ430 کتاب المظالم و الغضب باب لایظلم المسلم..... حدیث نمبر2442.
بخاری جلد2 صفحہ566 کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبہ......... حدیث نمبر 6951.
مسلم جلد2 صفحہ324 کتاب البر الصلہ والادب باب تحریم الظلم حدیث نمبر6578.
ابن ماجہ صفحہ116 کتاب السنۃ باب فضل العلماء...... حدیث نمبر225.
ترمذی جلد1 صفحہ395 کتاب الحدود باب ما جاء فی ستر علی المسلم حدیث نمبر1386.
ابو داود جلد2 صفحہ334 کتاب الادب باب فی المعونۃ المسلم حدیث نمبر4946.
مسند امام بن حنبل 5646. صحیح ابن حبان533. المستدرک للحاکم8159. السنن الکبریٰ للبیهقی11292. السنن الکبریٰ للنسائی7291. المعجم الکبیر للطبرانی4801.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتے رہنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان اپنے بھائی کا حاجت روا اور مشکل کشا ہوسکتا ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کو ہر چیز شرک ہی نظر آتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ حاجت روا مشکل کشا ایک خدا ایک خدا' لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جب مشکل آجاتی

ہے تو یہ نعرہ بھول جاتے ہیں پھر کبھی پولیس، کبھی صاحب اقتدار کے پاس جاتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں اس وقت شرک کا فتویٰ بھی یاد نہیں رہتا ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے کیا احادیث شرک و بدعت کی تعلیم دیتی ہیں؟ نہیں بلکہ عین ایمان کی دعوت دیتی ہیں۔ تو پتا چلا کہ اھل اللہ بھی اللہ جل جلالہ کی عطا سے حاجت روا مشکل کشا ہو سکتے ہیں۔

حاجت کا مطلب ہے طلب' پریشانی' مشکل اور روا' کا مطلب ہے دور کرنا حل کرنا یعنی پریشانی حل کرنا' اور مشکل بھی پریشانی کو کہتے ہیں کشا دور کرنا حل کرنا یعنی پریشانی دور کرنا۔ ان کے معنیٰ جاننے کے بعد غور کریں کہ معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کی پریشانیاں دور کرتے ہیں ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے کام آتا' اس سے شرک کیسے ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 5:

میرا حواری زبیر ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبْرِ الْقَوْمِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ یَاْتِیْنِیْ بِخَبْرِ الْقُوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ غزوہ احزاب کے موقع کی بات ہے، دشمن کی خبر مجھ تک کون لائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض

کیا میں: آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دشمن کی خبر مجھ تک کون لائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ506 کتاب الجهادباب فضل الطليعة حديث نمبر2846.
بخاری جلد1 صفحہ506 کتاب الجهادباب هل يبعث الطليعة وحده حديث نمبر2847.
بخاری جلد1 صفحہ528 کتاب الجهادباب السير وحده حديث نمبر2997.
بخاری جلد1 صفحہ659 کتاب فضائل الصحابه باب مناقب الزبير بن العوم..... حديث نمبر3719.
بخاری جلد2 صفحہ65 کتاب المغازی باب غزوة الخندق وهی الاحزاب حديث نمبر4113.
بخاری جلد2 صفحہ626 کتاب الاخبارباب بعث النبی ﷺ الزبير الطليعة حديث نمبر7261.
مسلم جلد2 صفحہ686 کتاب فضائل الصحابه باب من فضائل طلحه والزبير نمبر6243.6244.
ابن ماجه صفحہ107 کتاب السنه باب فضل الزبير حديث نمبر122.
ترمذی جلد2 صفحہ694 کتاب المناقب باب الزبير بن العوام حديث نمبر3716.3717.
مسند امام احمد بن حنبل14336. 365. 345. 338. صحيح ابن حبان6985. مسند حميدی 1231. المستدرک للحاکم5032.5558. السنن الکبریٰ للبيهقی7698. المعجم الکبير للطبرانی 1307. مسندابوداود طيالسی163. مسند ابو يعلیٰ594.

تشریح:

امام بخاری نے دوسرے مقام پر حدیث نقل کرنے کے بعد یہ قول نقل کیا قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ. یعنی سفیان بیان کرتے ہیں حواری مددگار کو کہتے ہیں۔

بخاری جلد1 صفحہ528 کتاب الجهادباب السيروحده حديث نمبر2997.
مسلم جلد2 صفحہ686 کتاب فضائل الصحابه باب من فضائل طلحه والزبير نمبر6243.6244.
ترمذی جلد2 صفحہ694 کتاب المناقب باب الزبير بن العوام حديث نمبر3716.3717.

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو مددگار کہنا جائز ہے تبھی تو حضور اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا مددگار ارشاد فرمایا جب صحابی رسول مددگار ہو سکتے ہیں تو پھر آقائے صحابی ﷺ مددگار کیوں نہیں ہو سکتے۔ جب اهل اللہ مددگار ہیں تو پھر ان سے مدد مانگنا بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر 6:

یا نبی سلام علیک

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ التَّحِیَّۃَ فِی الصَّلٰوۃِ وَنُسَمِّیْ وَیُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَسَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا :
التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ: فَاِنَّکُمْ فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی کُلِّ عَبْدِ اللّٰہِ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم پہلے نماز کے دوران با قاعدہ نام لے کر سلام کیا کرتے تھے۔ ہم ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو یہ پڑھ لیا کرو۔

التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

ہر طرح کی جسمانی اور مالی عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور

میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔
اگر تم ایسا کرو گے تو زمین و آسمان میں موجود تمام اللہ کے بندوں پر سلام بھیج دو گے

تخریج:

بخاری جلد1صفحه237 کتاب ابواب العمل فی الصلوة باب من سمی قوما او..... نمبر1202.
بخاری جلد1صفحه185 کتاب الاذان ابواب صفة الصلوةباب التشهد فی الأخره نمبر831.
بخاری جلد1صفحه185 کتاب ابواب صفة الصلوةباب ما یتخیر من الدعاء بعد .... نمبر835.
بخاری جلد2صفحه448 کتاب الاستئذان باب السلام اسم من اسماء الله.........نمبر6230.
بخاری جلد2صفحه453 کتاب الاستئذان باب الاخذ بالیدین حدیث نمبر6265.
بخاری جلد2صفحه649 کتاب التوحیدباب قوله تعالیٰ(السلام المؤمن) حدیث نمبر7381.
مسلم جلد1صفحه210 کتاب الصلوة باب التشهد فی الصلوة نمبر897.898.899.900.
ابن جلدصفحه252 کتاب النکاح باب خطبة النکاح حدیث نمبر1892.
ابن ماجه صفحه168 کتاب اقامة الصلوة والسنه فیهاباب ما جاء فی التشهد نمبر899.900.901.902
سنن نسائی جلد1صفحه173.174 کتاب التطبیق باب کیف التشهد الاول حدیث نمبر1161
1162.1163.1164.1165.1166.1167.1168.1169.1170.1171.1172.1173.1174.
جامع ترمذی جلد1صفحه170 کتاب الصلوة باب ما جاء فی التشهد حدیث نمبر273.274.
جامع ترمذی جلد1صفحه338 کتاب النکاح باب ما جاء فی خطبة النکاح حدیث نمبر1068.
مؤطا امام مالک صفحه72 کتاب الصلوة باب التشهد فی الصلوة حدیث نمبر205.206.207.
ابوداودجلد1صفحه147.148 کتاب الصلوة باب التشهدحدیث نمبر968.969.974.
سنن دارمی جلد1صفحه485 کتاب الصلوة باب صفة صلوة الرسول الله حدیث نمبر1394.
مسند امام احمد بن حنبل3622.7283. صحیح ابن حبان1948.2262. صحیح ابن خزیمه 703.894. المستدرک للحاکم977. السنن الکبریٰ للنسائی543.757. السنن الکبریٰ للبیهقی2643.3194 مسند ابو یعلیٰ5082.5955. المعجم الکبیر للطبرانی1837.5765. المعجم الاوسط للطبرانی580. مسندابوداودطیالسی249. مسند حمیدی948. دار قطنی2.4.5.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نماز میں سلام خطاب کے صیغہ سے بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں عرض کرنا جائز ہے۔ اس میں کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔ بعض

لوگ کہتے ہیں کہ مدینہ شریف جا کر یارسول اللہ ﷺ کہہ سکتے ہیں اور وہاں جا کر الصلوۃ و السلام علیک یارسول اللہ پڑھ سکتے ہیں لیکن مدینہ منورہ سے دور سے ایسے نہیں پڑھ سکتے۔ ان لوگوں کی عقل بھی عجیب ہے! جو اپنی قبر مقدس میں تشریف فرما ہو کر باہر سے سلام کرنے والے کا سلام سن سکتے ہیں تو وہ دور سے کیوں نہیں سن سکتے؟ اب ہم بزرگان دین سے یارسول اللہ ﷺ کہنے کے کچھ دلائل ذکر کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمر کا یا محمد پکارنا:

امام بخاری نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے کہا ان کو پکارو جن سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہو تو انہوں نے کہا:

یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

الادب المفرد للبخاری ص142 باب ما یقول الرجل اذا خدرت رجله طبع بیروت.

الادب المفرد للبخاری ص443 باب ما یقول الرجل اذا خدرت رجله باب نمبر 438 حدیث نمبر 993 مترجم لاهور.

مکتبة المعارف للنشر و التوزیع صحفه536 طبع اول1988ء ریاض پر بهی یه الفاظ درج هیں.

اور قاضی عیاض مالکی نے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے 'فانتشرت' تو ان کا پاؤں ٹھیک ہو گیا (الشفاء ج2 ص18)

حافظ ابن قیم نے لکھا ہے:

ابوبکر بن مجاہد نے حضرت شیخ شبلی کا اٹھ کر استقبال کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا جب لوگوں نے سوال کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے تو میں نے سوال کیا آقا ﷺ ان پر اتنی شفقت کی وجہ؟ فرمایا یہ ہر نماز کے بعد لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وُفٌ رَّحِیْمٌ. (پارہ نمبر 11 سورہ توبہ آیت نمبر 128)
پڑھتے ہیں اور اس کے بعد ان الفاظ میں تین مرتبہ درود پڑھتے ہیں:
صلی اللّٰہ علیک یامحمدصلی اللّٰہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔
(مخلص از جلاء الافہام ص92۔ یہی واقعہ فضائل اعمال باب فضائل درود شریف ص875 مصنفہ زکریا کاندھوی دیوبندی)

یارسول اللہ ﷺ کہنے کی تلقین فرمانا:

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَکَ وَھُوَ خَیْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ اُدْعُہُ ' فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ فَیُحْسِنَ وُضُوْئَہٗ وَیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَیَدْعُوْ بِھٰذَاالدُّعَاءِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَامُحَمَّدُصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی ' اللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ.

ترجمہ:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کی نگاہ کمزور تھی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) میرے لیے خیر وعافیت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو موخر کردوں جو تیرے لیے بہتر ہے اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کردوں۔ اس نے عرض کیا دعا فرمادیجئے آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا اور فرمایا یہ دعا کرنا:
اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نَبِیِّ الرَّحْمَةِ 'یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ !اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی 'اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ. اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف محمد ﷺ جو رحمت والے نبی ہیں کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ پوری کردی جائے۔اے اللہ! نبی رحمت ﷺ کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے

تخریج:

ابن ماجه صفحه208 کتاب اقامة الصلوة والسنة فیهاباب ما جاء فی صلوة الحاجة نمبر1385.
الترغیب والترهیب جلد1صفحه272 کتاب النوافل باب التر غیب فی صلوة الحاجة ودعائهانمبر424.

حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں 'امام ابن ماجہ' امام ترمذی' امام احمد' اور امام حاکم نے اس حدیث کو عمارہ بن خزیمیہ بن ثابت کی سند سے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے بھی روایت کیا ہے' امام ابن سنی نے بھی اس روایت کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی سند سے نقل کیا ہے۔

ابن تیمیہ' قاضی شوکانی' علامہ نووی' امام محمد جزری وغیر ہم نے اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں یا محمد کے الفاظ ہیں۔۔۔۔۔۔۔

(مخلصا شرح صحیح مسلم ج7ص63تا66)

ہر جگہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھیں:

مولوی زکریا کاندھوی روضہ مبارک پر حاضری کے آداب بیان کرتے ہیں اور درود وسلام کا طریقہ بیان کرتے ہیں اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ''اس لیے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے

السلام علیک یارسول الله 'السلام علیک یا نبی اللّٰہ وغیرہ کے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ'الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللّٰہ اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلوۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے (فضائل اعمال باب فضائل درود شریف ص783 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

فرمان امداد اللہ مہاجر مکی:

فرمایا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے لہ الخلق والامر عالم امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد وغیرہ نہیں ہے پس اس کے جواز میں شک نہی (نہیں) ہے (امداد المشتاق ص62 اسلامی کتب خانہ)

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ

تم مددگار مدد امداد کو پھر خوف کیا
عشق کی پرسن باتیں کانپتے ہیں دست وپا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا
جام الفت سے ترے میں ہی نہیں اک جرعہ نوش

سینکڑوں در پہ ترے مدہوش ہیں اے میفروش
دل ہے ان کے بھرا اک بادہ وحدت کا جوش

پر یہی کہہ اٹھے ہیں جب ہے آیا ان کو ہوش
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سواروں سے ہرگز نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی خدا ہو
آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا برملا

اے شاہ نورمحمد وقت ہے امداد کا

(امدادالمشتاق ص 121 اسلامی کتب خانہ لاہور)

میں (راوی ملفوظات) حضرت کی خدمت میں غزائے روح کا وہ سبق وحضرت شاہ نورمحمد صاحب کی شان میں ہے سنارہا تھا اثر مزار شریف کا بیان آیا آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے حکم ہوا تم کو ہمارے مزار پر دوآنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہرروز وظیفہ مقرر یہیں قبر سے ملا کرتا ہے۔ (امدادالمشتاق ص 123 اسلامی کتب خانہ لاہور)

طوالت کے خوف سے بس انہیں حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر قارئین 'الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ' پڑھنے کی مزید تفصیل پڑھنا چاہتے ہیں تو علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب کی کتاب ''الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہنے کا ثبوت'' کا مطالعہ کریں۔

احادیث مبارکہ اکابرین اور مخالفین کی ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ نہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی التجا سنتے ہیں اور مدد فرماتے ہیں بلکہ یہ مقام تو اولیا کرام کو بھی حاصل ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ندایہ صیغے سے بارگاہ مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم میں درود وسلام پڑھ سکتے ہیں بلکہ ہر شخص نماز میں پڑھتا ہے جب نماز میں جائز ہے تو نماز کے علاوہ بھی جائز ہے۔

حدیث نمبر 7:

قیامت کو لوگ انبیاء سے مدد مانگیں گے

قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَیْنَا هُمْ کَذٰلِکَ اسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا قریب آجائے گا کہ پسینہ کانوں کے نصف حصے تک آجائے گا اور اس وقت لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگیں گے پھر حضرت موسٰی علیہ السلام سے مدد مانگیں گے اور پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگیں گے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 282 کتاب الزکٰوۃ باب من سال الناس تکثرًا حدیث نمبر 1474.
مسند امام احمد بن حنبل 4638. مسند ابو یعلٰی 5581. السنن الکبرٰی للنسائی 2366. المعجم الاوسط للطبرانی 323.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تمام لوگ قیامت کو انبیاء کی بارگاہ میں مدد مانگنے کے لیے حاضر ہوں گے۔ آج جو لوگ انبیاء سے مدد مانگنے پر شرک کے فتوے لگاتے ہیں وہاں وہ بھی مدد مانگنے والوں میں ہوں گے۔ جب قیامت کو مدد مانگ سکتے ہیں تو آج بھی انبیاء سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔
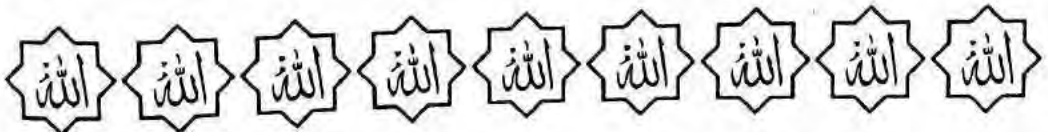
باب نمبر 16 :۔

وسیلہ

حدیث نمبر 1 :۔

وسیلہ کی دعا کرنے والے کو شفاعت ملے گی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو شخص اذان کے بعد یہ دعا مانگے قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور (اس کے نتیجے میں) کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 194 کتاب الاذان باب الدعاء عند النداء حدیث نمبر 616.

بخاری جلد 2 صفحہ 179 کتاب التفسیر باب قولہٖ (عسی ان یبعثک ربک......) نمبر 4719.

ابن ماجه صفحه155 کتاب الاذان والسنة فيهاباب ما يقال اذا اذن المؤذن حديث نمبر722.
سنن نسائی جلد1صفحه110 کتاب الاذان باب الدعاء عند الاذان حدیث نمبر679.
جامع ترمذی جلد1صفحه151 کتاب الصلوة باب ما يقول اذا اذن المؤذن حديث نمبر202.
ابو داود جلد1صفحه89 کتاب الصلوة باب ماجاء فی الدعاء الاذان حديث نمبر529.
ابو داود جلد1صفحه88 کتاب الصلوة باب ما يقول اذا سمع المؤذن حديث نمبر523.
مسند امام احمد بن حنبل14859.14659. صحیح ابن حبان1689. السنن الكبرىٰ للنسائی 1644. السنن الكبرىٰ للبيهقى1790. المعجم الكبير للطبرانى670. المعجم الاوسط للطبرانى 194. صحيح ابن خزيمه420.

تشریح:

اس حدیث پاک میں ارشادفرمایا جوکوئی وسیلہ کی دعا کرے گا اس کو میری شفاعت ملے گی۔ وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ ترین مقام ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتو وہ مقام ملنا ہی ہے لیکن جوکوئی اذان کے بعد دعا کرے گا اس کو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ملے گی شفاعت بھی بارگاہ خدا جلّ شانہ میں ایک وسیلہ ہے

حدیث نمبر2:۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بارش کی دعا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِیْ طَالِبٍ

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِیْهِ رُبَمَا ذَکَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِی فَمَا یَنْزِلُ حَتّٰی یَجِیْشَ کُلُّ مِیْزَابٍ

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ طَالِبٍ.

ترجمہ:

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنا انہوں نے جناب ابوطالب کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وہ روشن سفید چہرے والے، جن کے چہرے کے وسیلہ سے بارش کی دعا کی جاتی ہے وہ یتیموں کے فریادرس ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔

عمر بن حمزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں سالم نے اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔ جب کبھی مجھے شاعر کا یہ قول یاد آتا ہے تو گویا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک میرے سامنے ہوتا ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تھی تو ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ ہر پرنالہ اچھی طرح بہنے لگا تھا (وہ شعر یہ ہے)

وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

(راوی کہتے ہیں) یہ جناب ابوطالب کا شعر ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ210 کتابُ ابواب الاستسقاء باب سؤال الناس الامام الاستسقاء نمبر1008.
ابن ماجه صفحه200 کتابُ اقامة الصلوة والسنه فيها باب ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء نمبر1272.
مسند امام احمد بن حنبل 26.5637. مصنف ابن ابی شیبه26067.

تشریح:

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

علامہ سہیلی نے کہا اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ابو طالب نے یہ کیسے کہا کہ آپ ﷺ کے چہرہ کے وسیلہ سے بادل سے بارش طلب کی جاتی ہے حالانکہ ابو طالب نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ سے بارش طلب کی گئی ہے آپ ﷺ سے صرف ہجرت کے بعد بارش طلب کی گئی تھی۔ پھر انہوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ ابو طالب نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت عبدالمطلب نے قریش کے لیے بارش کی دعا کی تھی اس وقت بھی نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ تھے اور اس وقت آپ ﷺ کم سن تھے۔ اس اعتراض کے جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو طالب نے اس شعر سے آپ ﷺ کی مدح کی ہے کیونکہ ان کے خیال میں آپ اس شان کے تھے۔ کہ آپ ﷺ کے چہرہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کی جاتی ہر چند کہ انہوں نے اس کے وقوع کا مشاہدہ نہیں کیا تھا۔

حدیث نمبر 3:

حضرت عباس کے وسیلہ سے دعا

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب لوگ قحط سالی کا شکار ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے

بارش کی دعا کی اور بولے: اے اللہ عزوجل پہلے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں دعا کیا کرتے تھے۔ تو تُو ہم پر بارش نازل کر دیا کرتا تھا۔ اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو تُو ہم پر بارش نازل کر دے۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم پر بارش نازل ہو گئی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 610 کتاب ابواب الاستسقاء باب سؤال الناس الامام ...... حدیث نمبر 1010.
بخاری جلد 1 صفحہ 658 کتاب فضائل الصحابہ باب ذکر العباس بن عبدالمطلب حدیث نمبر 3710.
صحیح ابن حبان 2861. صحیح ابن خزیمہ 1420. السنن الکبریٰ للبیھقی 6002. المعجم الکبیر للطبرانی 84.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ وسیلہ شرک نہیں بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس طریقہ ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وسیلہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بھی وسیلہ کرنا جائز ہے۔

وسوسہ:

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ اس لیے بارگاہ خدا عزوجل میں پیش کیا کہ فوت ہونے والوں کا وسیلہ جائز نہیں۔

جواب وسوسہ:

اس حدیث مبارکہ سے فوت ہونے والوں سے وسیلہ کی نفی کی دلیل لینا بالکل جاہلیت ہے کیونکہ قرآن وحدیث اور بزرگان دین سے بے شمار دلائل کے ساتھ فوت ہونے والوں سے وسیلہ لینا ذکر کیا گیا ہم ان دلائل میں چند کا ذکر یہاں کرتے ہیں جس سے ان شاء اللہ یہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا۔

قبر مبارک کے اوپر چھت میں سوراخ کر دو:

امام دارمی اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ اہل مدینہ شدید قحط میں مبتلا ہو گئے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جاؤ اور آسمان کی طرف چھت میں چھوٹا سا سوراخ بنا دو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ ہو۔

لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اتنی شدید بارش ہوئی کہ گھاس اگ آئی اور اونٹ اتنے موٹے تازے ہو گئے کہ وہ چربی کی وجہ سے پھول گئے اس سال کو عام الفتق (بارش کا سال) قرار دیا گیا۔

(سنن دارمی ج 1 ص 90 مقدمہ باب ما اکرم اللہ نبیہٗ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ حدیث نمبر 93)

قبر مبارک پر حاضر ہو کر بارش کی التجاء:

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قحط پڑھ گیا تو ' حضرت سیدنا بلال ابن حارث مزنی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہلاک ہوا چاہتی ہے اپنی امت کے لیے بارش طلب کیجئے' ان کو خواب میں کہا گیا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور انہیں بتاؤ کہ تمہیں بارش عطا کی جائے گی اور یہ بھی کہو (امور خلافت ادا کرنے میں) مزید بیدار مغزی سے کام لو۔ اس صحابی نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور عرض کیا اے میرے رب! میں صرف اسی کام کو ترک کرتا ہوں جس سے عاجز ہوتا ہوں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 32665۔ تاریخ کبیر للبخاری 1294۔ البدایہ والنہایہ ج 5 ص 167۔ زرقانی ج 8 ص 77)

امام ابن حجر نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:
وروی ابن ابی شیبہ باسنادہ صحیح. امام ابن ابی شیبہ نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (فتح الباری ج2 ص295)

وسیلہ کی دعا:

حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی صاحب اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:
۔۔۔۔صحابہ کرام آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ سے توسل کرتے تھے اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا تھا چنانچہ امام بخاری نے اپنی تاریخ میں' بیہقی نے دلائل و دعوات میں صحیح حدیث ذکر کی' اس کو حافظ ابو نعیم نے بھی معرفت میں ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کیا کہ ایک شخص حضرت عثمان کے پاس اپنی حاجت لے کر جاتا اور وہ اس کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہوتے تھے وہ شخص عثمان بن حنیف سے ملے اور ان سے یہ شکایت کی' عثمان بن حنیف نے کہا کوزے میں پانی لے کر وضو کر کے مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا کرو۔
اے اللہ میں تیرے نبی محمد کی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں یا محمد ﷺ میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو۔
اور اپنی حاجت کا نام لو پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اس شخص نے اسی طرح کیا پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آیا تو دربان فوراً باہر آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو باعزت بٹھایا اور اس سے کہا اپنی حاجت بیان کرو اور اس کی حاجت پوری کر دی' معلوم ہوا کہ سرور کائنات ﷺ کی بظاہر وفات

کے بعد بھی آپ ﷺ سے توسل جائز ہے اور یہ عمل امت میں جاری ہے۔
(تفہیم البخاری جلد 2 صفحہ 15)

اور علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:
حافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری متوفی ۶۵۶ ھ نے الترغیب والترغیب ج 1 ص 474 تا 476 ' مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ ۱۴۰۷ ھ میں اور حافظ الہیثمی نے مجمع الزوائد ج 2 ص 279 ' مطبوعہ بیروت اور حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی ' معجم الکبیر ج 1 ص 184 ۔ 183 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ مدینہ منورہ) میں اس حدیث کو بیان کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ابن تیمیہ اس حدیث کی اسناد پر تبصرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں "اور یہ اسناد صحیح ہیں"۔
فتاوی ابن تیمیہ ج 1 ص 273 تا 274۔ شرح صحیح مسلم ج 7 ص 69 ملخصا)

امام کاظم کی قبر پر دعا کی قبولیت:

امام غزالی نے کہا ہے "من یستمد فی حیاته یستمد بعد مماته"، جس بزرگ سے اس کی زندگی میں استمداد کر سکتے ہیں اس کی وفات کے بعد بھی اس سے استمداد کی جا سکتی ہے"۔ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات شرح مشکوٰۃ کے باب زیارت القبور میں ذکر کیا کہ امام شافعی نے کہا کہ موسیٰ کاظم کی قبر دعا کی قبولیت کے لیے مجرب تریاق ہے نیز وہ اسی باب میں ذکر کرتے ہیں "جو لوگ صالحین کی زیارت کو جاتے ہیں وہ ان کے ادب واحترام اور رتبہ کے اعتبار سے ان کی ظاہری طور پر مدد کرتے ہیں" (تفہیم البخاری ج 2 ص 151)

حضرت ابوایوب کی قبر پر بارش کی دعا:

امام ابن عبدالبر مالکی لکھتے ہیں:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قبر قلعہ کی فصیل کے قریب ہے اور سب کو معلوم ہے کہ لوگ وہاں پہنچ کر بارش کے لیے دعا کرتے ہیں تو بارش ہو جاتی ہے۔
(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج1 ص405)

امام مالک سے حاکم وقت نے سوال کیا:

اے ابوعبداللہ (امام مالک کی کنیت) کیا میں (زیارت نبوی کے وقت) دعا کرتے ہوئے قبلہ رخ ہوں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کروں؟ امام مالک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا (اے امیر) تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کیوں منہ پھیرتا ہے حالانکہ وہ تمہارے لیے اور تمہارے جد اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے لیے روز قیامت وسیلہ ہیں؟ بلکہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب (متوجہ ہوکر) مناجات کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا طالب ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے تیری شفاعت فرمائیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (پارہ نمبر5 سورۃ النساء آیت نمبر64)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (الشفاء ج2 ص596)

حضرت معروف کرخی کی قبر بارش کے لیے مجرب دعا:

امام ابوالقاسم قشیری امام معروف کرخی کے بارے میں لکھتے ہیں:
آپ بزرگ ترین مشائخ میں سے ہیں آپ کی دعا قبول ہوتی ہے آج بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہوکر شفاء یابی کی دعا کی جاتی ہے اہل بغداد کہتے

ہیں حضرت معروف کرخی کی قبر مجرب اکسیر ہے (الرسالۃ قشیریہ ص 41۔ تاریخ بغداد ج 1 ص 122)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی برکت سے فتح:

قرآن پاک میں پہلی امتوں کا ذکر ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے وسیلہ سے دعائیں مانگتے تھے:

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 89)

ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

اور قرآن پاک فرماتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے بعد ان کی ٹوپی اور ان کی نعلین کے طفیل فتح حاصل کی جاتی تھی:

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے۔ (پارہ نمبر 2 سورۃ البقرہ آیت نمبر 248)

محدثین جیسے امام قسطلانی، شیخ محقق، اور ملا علی قاری، نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ اس (حدیث نمبر 3) میں اولیاء اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنے کا ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 4:

نیک لوگوں کا طریقہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ) قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کچھ انسان جنات کی عبادت کیا کرتے تھے پھر ان جنات نے اسلام قبول کرلیا اور انسان اپنے دین پر سختی سے کاربند رہے۔

فرمانِ اللہ جلّ شانہ ہے: اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ.

ترجمہ کنز الایمان: مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ (پارہ نمبر 15 سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 57)

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ178 کتاب التفسیر باب قل ادعو الذین زعنتم........ حدیث نمبر4714.
بخاری جلد2صفحہ178 کتاب التفسیر باب اولئک الذین یدعون....... حدیث نمبر4715.
مسلم جلد2صفحہ428.429 کتاب التفسیرباب نمبر1038 نمبر7554.7555.7556.7556.
السنن الکبریٰ للنسائی11288. المستدرک للحاکم3378. المعجم الکبیر للطبرانی9077.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ انسان جنات کی عبادت کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں انہیں کا ذکر ہے۔ کہ وہ جنات اسلام قبول کر کے مسلمان ہو گئے ان کے بارے میں فرمایا جارہا ہے جو مسلمان ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرنا قرآن وحدیث کی رو سے نیک لوگوں کا فعل ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی عبادت کرنا مسلمانوں کا فعل نہیں بلکہ یہ کام غیر مسلم کرتے ہیں۔

حدیث نمبر5:

نیک اعمال کا وسیلہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلٰثَۃٌ یَّمْشُوْنَ فَاَصَابَھُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِیْ غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَیْھِمْ صَخْرَۃٌ قَالَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اُدْعُو اللّٰہَ بِاَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْہُ........

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین افراد سفر پہ نکلے بارش نے انہیں آلیا اور وہ لوگ ایک پہاڑ کے غار میں داخل ہو گئے ناگاہ پہاڑ کی ایک چٹان ٹوٹ کر اوپر سے گری جس نے غار کا منہ بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم نے جو سب سے افضل عمل کیا ہے اس کے وسیلہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرو۔۔۔(پھر ان تینوں نے باری باری اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے چٹان کو غار کے دروازے سے ہٹا دیا اور ان کو نجات عطا فرمادی)

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 390 کتابُ البیوع باب اذا اشتری شیئًا لغیرہ........ حدیث نمبر 2215.
بخاری جلد 1 صفحہ 399 کتابُ الاجارۃ باب من استاجر اجیرا فترک..... حدیث نمبر 2272.
بخاری جلد 1 صفحہ 411 کتابُ المزارعۃ باب اذا زرع بمال قومہ بغیر..... حدیث نمبر 2333.
بخاری جلد 1 صفحہ 616 کتابُ احادیث الانبیاء باب حدیث الغار حدیث نمبر 3465.
بخاری جلد 2 صفحہ 408 کتابُ الادب باب اجابۃ دعاء من بر والدیۃ حدیث نمبر 5974.
مسلم جلد 2 صفحہ 356 کتابُ الذکر ولدعا... باب قصۃ اصحاب الغار... نمبر 6949.6950.
مسند امام احمدبن حنبل 12477. صحیح ابن حبان 897. مسند ابوداود طیالسی 2014. المعجم الاوسط للطبرانی 2307. السنن الکبریٰ للبیھقی 11420.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا جائز ہے نیک اعمال کے وسیلے کے علاوہ بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ پہلی احادیث میں گزرا اور سب سے بڑا وسیلہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جب نیک اعمال کا وسیلہ جائز ہے تو پھر جس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نیک اعمال کی معرفت حاصل ہوئی ہے ان کا وسیلہ کیونکر جائز نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تو وہ ذات ہے جن کا وسیلہ سیدنا آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے دعا کرتے ہیں جیسا کہ

حضرت آدم نے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کی:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے کہا اے میرے اللہ! میں تیری بارگاہ میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے اللہ عزوجل نے فرمایا: یا آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ابھی ان کو پیدا نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر 'لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ' لکھا ہوا تھا سو میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے وہ تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم! تم نے سچ کہا وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں کیونکہ کہ تم نے ان کے وسیلہ سے سوال کیا ہے اس لیے میں نے تم کو بخش دیا اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 2 ص 82.83۔

دلائل النبوۃ للبیہقی ج5 ص489۔ الوفاء لابن جوزی ص33۔ المستدرک للحاکم ج2 ص615 امام حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد لکھا ہے۔ مجمع الزوائد ج8 ص253)

ابن تیمیہ لکھتا ہے یہ دونوں حدیثیں احادیث صحیحہ کی تفسیر کے درجہ میں ہیں۔ (فتاوی ابن تیمیہ ج2 ص151 اور ناصر البانی نے بھی التوسل ص106 پر یہ حدیث لکھی ہے۔ شرح مسلم ج7 ص58)

حدیث نمبر 6:

پانی ملنے کا وسیلہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالعِلْمِ کَمَثَلِ الْغَیْثِ الْکَثِیْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَ مِنْھَا نَقِیَّۃٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَاءَ وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ وَکَانَتْ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا.........

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ہمراہ معبوث کیا اس کی مثال موسلا دھار بارش کی مانند ہے جو اگر عمدہ زمین پر برسے تو زمین اس کے پانی کو جذب کر لیتی ہے اور وہاں گھاس اور سبزہ اُگ آتا ہے اور اگر زمین سخت ہو تو وہاں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو نفع عطا فرماتا ہے لوگ وہ پانی پیتے ہیں پلاتے ہیں زراعت میں استعمال کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ76 کتاب العلم باب فضل من علم و علّم حدیث نمبر 80.
مسلم جلد2 صفحہ254 کتاب الفضائل باب بیان مثل ما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 5953.

مسندامام احمدبن حنبل 19573. صحیح ابن حبان 4. السنن الکبری للنسائی 5843. مسندابو یعلی 7311.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے جس میں زمین کی تین قسمیں بیان کی ہیں جن میں زمین کی ایک قسم سخت زمین ہے جہاں بارش کا پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو نفع عطا فرماتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ لوگوں کو سخت زمین کے وسیلہ سے نفع عطا فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان تو یہ ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وہ جس کام کو جس طرح چاہے کرے لیکن اللہ جلّ شانہٗ کی قدرت ہے کہ اس نے لوگوں کو ایک وسیلے سے نفع دیا۔

اور اسی طرح جب ہم غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مختلف لوگوں کو مختلف ذرائع سے عطا فرماتا ہے جیسا کہ لوگوں کو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے تو وہ لوگوں کو وسیلہ سے عطا فرماتا ہے تو پھر وسیلہ ناجائز وشرک کیسے ہوسکتا ہے۔

حدیث نمبر 7:

کمزور لوگوں کی وجہ سے رزق ملتا ہے

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ.

ترجمہ:

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا شاید انہیں دوسرے کمتر لوگوں پر فضیلت حاصل ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کمزور

لوگوں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ513 کتاب الجهاد والسير باب من استعان بالضعفاء... حديث نمبر2896.
سنن نسائی جلد صفحہ کتاب الجهاد باب الاستعار بالضعف حديث نمبر3178.
السنن الکبریٰ للبیهقی6182.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ غریبوں کے وسیلہ سے مدد فرماتا ہے اوران کی وجہ سے رزق عطا فرماتا ہے اس لیے کسی کمزور اور غریب کو حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ کیا معلوم اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا کتنا بڑا مقام ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کے سبب سے کفار اور فساق پر ہونے والے عذاب کو دور کر دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو اس عذاب سے زمین تباہ ہو جاتی'

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں ہمیشہ سات ایسے شخص رہیں گے جن کی برکت سے تمہاری مدد کی جائے گی اور جن کے وسیلہ سے تم پر بارشیں نازل ہوں گی اور جن کی وجہ سے تم کو رزق دیا جائے گا حتی کہ قیامت آجائے گی۔

حضرت عبادۃ ابن الصامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تمیں ابدال ہیں ان کی وجہ سے تم کو رزق دیا جاتا ہے ان کے وسیلہ سے تم پر بارشیں ہوتی ہیں۔ قتادہ نے کہا کہ میرا گمان ہے کہ حسن بصری بھی ان ہی میں سے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج1 ص346)

امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک صالح مومن کی برکت سے اللہ اس کے پڑوس کے سو گھروں سے مصائب کو دور کر دیتا ہے پھر حضرت ابن عمر نے یہ آیت پڑھی: وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ. اور اللہ اگر بعض (برے) لوگوں (کے عذاب) کو بعض (نیک) لوگوں (کی برکت) سے دور نہ کرتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔ (پارہ نمبر 3 سورۃ البقرۃ آیت نمبر 251)

(جامع البیان 4489 الکامل لابن عدی ج 3 ص 274 مجمع الزوائد ج 8 ص 167۔ بحوالہ نعمۃ الباری ج 5 ص 766 ملخصاً)

﴿بخاری شریف کا مقام و برکات﴾

انور شاہ کشمیری لکھتا ہے: امام عبدالوہاب شعرانی نے لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ جاگتے میں صحیح بخاری پڑھی ہے اور ان آٹھ ساتھیوں میں سے ایک حنفی تھا ﴿فیض الباری ج 1 ص 204﴾

ابو جمرہ کہتے ہیں کہ عرفاء سے منقول ہے کہ اگر کسی مشکل میں 'صحیح بخاری' کو پڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ غرق نہیں ہوتی۔ اور حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ خشک سالی میں ''صحیح بخاری'' کی قراءت سے بارش ہو جاتی ہے۔ ﴿مرقاۃ المفاتیح ج 1 ص 14﴾

﴿محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام امام بخاری کے نام﴾

شیخ فربری کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا میں کسی جگہ جا رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کی محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔ ﴿تاریخ بغداد ص 10﴾

باب نمبر 17:

قبر میں عقیدے کے بارے میں سوال ہوگا

ضروری وضاحت:

چونکہ عقیدہ اعمال سے زیادہ ضروری ہے اس لیے اعمال سے زیادہ عقیدے کو اہمیت دینی چاہیے لیکن کچھ ایسے لوگ جن کے عقائد قرآن وحدیث اور صحابہ کرام کے خلاف ہیں وہ لوگ خود کو چھپانے کے لیے ایسی ایسی باتیں بناتے ہیں جن کی عوام کو سمجھ نہیں اور اکثر اوقات وہ ان کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی "کہ وہ سوال کرتے ہیں تم لوگ علم غیب، اختیارات مصطفےٰ ﷺ حاضر وناظر، نور و بشر اور شان مصطفےٰ ﷺ جیسے موضوعات کو اہمیت دیتے ہو کیا قبر میں ان کے بارے میں سوال ہونے ہیں؟ نماز روزے کی پابندی کرو۔ یہ ایک خطرناک وار ہے!

نماز روزہ سے بھی زیادہ ضروری:

ہم کہتے ہیں نماز روزہ بھی ضروری اس کے بغیر بھی گزارہ نہیں ہے لیکن ان سے زیادہ ضروری صحیح عقیدہ ہے کیونکہ عقیدہ جڑ کی مانند ہے اور اور نماز روزہ اعمال وغیرہ پھل کی مانند ہیں اگر عقیدہ ٹھیک ہوا تو اعمال فائدہ دیں گے اگر عقیدہ ہی ٹھیک نہ ہوا تو اعمال کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ہم اس باب میں یہی بیان کریں گے کہ قبر میں نماز روزہ اعمال کا سوال نہیں ہوگا بلکہ قبر میں عقیدے ہی کا سوال ہوگا اس سے بڑی بات یہ کہ امام بخاری اپنی بخاری میں جو احادیث لائے ہیں ان کے مطابق صرف حضور اکرم ﷺ کے بارے میں

ہی عقیدے کا سوال ہوگا۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نماز روزے کی پابندی کرو قبر میں عقیدے کا سوال نہیں ہونا ہمارا ان کو چیلنج ہے کہ لاؤ قرآن وحدیث سے دلیل ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین'' ترجمہ: سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو

حدیث نمبر 1:

محبوب ﷺ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتُوُلِّیَ وَذَھَبَ اَصْحٰبُہُ حَتّٰی اَنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاہُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ ....

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بندہ مومن کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس سے اس کے ساتھی منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس اس کو اٹھا کر بٹھاتے اور اس سے سوال کرتے ہیں تو ان صاحب جناب حضرت محمد ﷺ کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا (کیا عقیدہ رکھتا تھا)؟ تو وہ جواب دیتا ہے میں گواہی دیتا ہوں آپ جناب ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔۔۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 258 کتابُ الجنائز باب المیت یسمع خفق النعال حدیث نمبر 1338۔
بخاری جلد 1 صفحہ 265 کتابُ الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر حدیث نمبر 1374۔
بخاری جلد 1 صفحہ 77 کتابُ العلم باب من اجاب الفتیا..... حدیث نمبر 87.

بخاری جلد1 صفحہ93 کتابُ الوضو باب من لم یتوضأ...... حدیث نمبر183.
بخاری جلد1 صفحہ197 کتابُ الجمعہ باب من قال فی الخطبة..... حدیث نمبر922.
بخاری جلد1 صفحہ218 کتابُ ابواب الکسوف باب النساء مع الرجال فی الکسوف نمبر1053.
بخاری جلد2 صفحہ630 کتابُ الاعتصام بالکتاب والسنہ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ نمبر7287.
مسلم جلد1 صفحہ353 کتابُ صلوۃ الکسوف حدیث نمبر2103.
مسلم جلد2 صفحہ390 کتابُ الجنة .... باب عرض مقعد المیت...... حدیث نمبر7216.
سنن نسائی جلد1 صفحہ288 کتابُ الجنائز باب المسالة فی القبر حدیث نمبر2049.
سنن نسائی جلد1 صفحہ288 کتابُ الجنائز باب مسالة الکافر حدیث نمبر2050.
جامع ترمذی جلد1 صفحہ331 کتابُ الجنائز باب ما جاء فی عذاب القبر حدیث نمبر1035.
ابوداود جلد2 صفحہ309 کتابُ السنہ بابُ المسالة فی القبر.... نمبر4754.4753.4751.4752.
مسند امام احمد بن حنبل12271. صحیح ابن حبان3120. مستدرک للحاکم1403. المعجم الکبیر للطبرانی11135. السنن الکبریٰ للبیھقی7009.

تشریح:

اس حدیث پاک میں ہے کہ میت کو دفن کرنے والے لوگ جب واپس جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جوتوں سے پیدا ہونے والی آواز بالکل مدہم ہوتی ہے میت زمین کے نیچے بند قبر میں وہ آواز سن لیتی ہے جب عام شخص بند قبر سے جوتوں کی آواز سن سکتا ہے تو اگر ایک غلام مصطفٰی بارگاہ محبوب ﷺ میں صلوۃ وسلام عرض کرے تو وہ کیوں کر نہیں سنیں گے۔

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

قبر میں فرشتے یہ نہیں پوچھیں گے کہ اب ان کے متعلق کیا کہتا ہے؟ بلکہ وہ کہیں گے

مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ "ان کے متعلق کیا کہتے تھے"

یعنی دنیا میں آپ ﷺ کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتا تھا؟ سو آپ ﷺ کے متعلق جو شخص دنیا میں جو کچھ کہتا ہو گا وہی قبر میں کہہ دے گا۔

لہذا اب لوگوں کو غور کر لینا چاہیے کہ ان کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور کیا

کہتے ہیں۔ہم دنیا میں بھی ان کی شان بیان کرتے ہیں اور قبر میں بھی ان کی شان بیان کریں گے۔(ان شاء اللہ)

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی خطاء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبدالہٰ اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں وہ سر خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

امام بخاری قبر میں امتحان کے بارے میں جو احادیث لائے ہیں ان میں صرف ایک ہی سوال کا ذکر ہے اگرچہ باقی صحاح میں تین سوالوں کا ذکر ہے۔اس سے امام بخاری کا عقیدہ بھی معلوم ہوا کہ قبر میں جو امتحان ہونا ہے وہ ذات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عقیدے کا سوال ہونا ہے وہ سوال بھی جامع ہونا ہے یعنی

مَا کُنتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ تم ان کے متعلق کیا کہتے تھے؟

حکایت:

ایک جگہ ایک مولانا صاحب نے بخاری کتاب الجنائز کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ قبر میں ایک سوال ہونا ہے ایک جاہل ملا جس نے شاید صرف امام بخاری اور بخاری کا نام سنا ہوا ہوگا۔ بڑے جوش کے ساتھ کہنے لگا یہ جھوٹ ہے۔لیکن جب ہم نے پوری بخاری پڑھی تو معلوم ہوا کہ بخاری شریف میں امام بخاری قبر میں امتحان کے بارے میں جو بھی احادیث لائے ہیں ان میں صرف ایک ہی سوال کا ذکر ہے۔

باب نمبر 18:

فوت ہونے والوں کو بوسہ دینا جائز ہے

حدیث نمبر 1:

صدیق اکبر نے وصال کے بعد نبی اکرم ﷺ کو بوسہ دیا

عَنْ عَآئِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا تھا۔

بخاری جلد2صفحہ123کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ حدیث نمبر4455.
بخاری جلد1صفحہ244کتاب الجنائز باب الدخول علی المیت.... حدیث نمبر1241.
بخاری جلد1صفحہ647کتاب فضائل الصحابہ باب قول النبی لو کنت ... حدیث نمبر3667.
نسائی جلد1صفحہ260کتاب الجنائز باب تقبیل المیت حدیث نمبر1838.1839.1840.
ابن ماجہ صفحہ229کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ حدیث نمبر1627.
مسند امام احمد بن حنبل24907. صحیح ابن حبان6620. السنن الکبریٰ للنسائی1968.
السنن الکبریٰ للبیہقی6501. المستدرک للحاکم3162.

تشریح:

معلوم ہوا کہ اگر کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو تو بعد از وفات بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے ورنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایسا نہ کرتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا جس سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بعد وفات بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (باقی احادیث ان شاء اللہ حصہ دوم اور حصہ سوم میں نقل کریں گے)۔

باب نمبر 19:

سماع موتٰی

حدیث نمبر 1:

نیک مردہ کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو

عَنْ سَعِیْدِنِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَصَالِحَةٍ قَالَتْ یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهٗ صَعِقَ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازے کو رکھ دیا جائے اور لوگ اسے کندھوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہوگا تو وہ کہے گا مجھے آگے لے چلو! اور اگر وہ نیک نہ ہوگا: تو کہے گا ہائے بربادی یہ لوگ مجھے کہاں لے جارہے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس کی آواز انسانوں کے علاوہ ہر کوئی سنتا ہے اگر انسان سن لے تو بیہوش ہوجائے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ255 کتاب الجنائز باب حمل الرجال الجنائز ة دون النساء حدیث نمبر 1314.
بخاری جلد1 صفحہ255 کتاب الجنائز باب قول المیت وهو علی الجنازه.... حدیث نمبر1316.
بخاری جلد1 صفحہ265 کتاب الجنائز باب کلام المیت علی الجنائز حدیث نمبر1380.

سنن نسائی جلد1 صفحہ277 کتاب الجنائز باب السرعة بالجنائزة حدیث نمبر1908.1907.
مسند امام احمد بن حنبل11390. صحیح ابن حبان3038. السننِ الکبریٰ للنسائی2036.
السنن الکبریٰ للبیهقی6637. مسند ابو یعلیٰ1265.

حدیث نمبر2:

میت جوتوں کی آواز سنتی ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتُوُلِّیَ وَذَهَبَ اَصْحٰبُهٗ حَتّٰی اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب بندہ مومن کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس سے اس کے ساتھی منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ258 کتاب الجنائز باب المیت یسمع خفق النعال حدیث نمبر1338.
بخاری جلد1 صفحہ265 کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر حدیث نمبر1374.
مسلم جلد2 صفحہ390 کتاب الجنة والصفة ونعیمها واهلها باب عرض مقعد المیت من الجنة حدیث نمبر.7216.7217.7218.
ابو داود جلد2 صفحہ310 کتاب السنه باب المسالة فی القبر..... حدیث نمبر4753.
سنن نسائی جلد1 صفحہ288 کتاب الجنائز باب المسالة فی القبر حدیث نمبر2049.
مسند امام احمد بن حنبل8544. صحیح ابن حبان3120. المستدرک للحاکم1403. السنن الکبریٰ للبیهقی7009. المعجم الکبیر للطبرانی 11135.

حدیث نمبر3:

بدر میں مرنے والے کفار کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا

اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَخْبَرَہٗ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَھْلِ الْقَلِیْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا فَقِیْلَ لَہٗ تَدْعُوْ اَمْوَاتًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ وَلٰکِنْ لَا یُجِیْبُوْنَ

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (غزوہ بدر کے بعد) گڑھے میں پڑے ہوئے کفار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہارے ساتھ جو وعدہ کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ ﷺ مردوں کو مخاطب کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ264 کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر حدیث نمبر 1370.
بخاری جلد2 صفحہ41 کتاب المغازی باب قتل ابی جھل حدیث نمبر 3980.
بخاری جلد2 صفحہ48 کتاب المغازی باب شھود الملائکۃ بدرًا حدیث نمبر 4026.
مسلم جلد2 صفحہ391 کتاب الجنۃ .... باب عرض مقعد المیت من الجنۃ 7222.7223.
نسائی جلد1 صفحہ293 کتاب الجنائز باب ارواح المؤمنین نمبر 2072.2073.2074.2075.
مسند امام احمد بن حنبل 4864. صحیح ابن حبان 7088. المستدرک للحاکم 4995. السنن الکبریٰ للنسائی 2202. مسند ابو یعلیٰ 3326. المعجم الکبیر للطبرانی 6715.

تشریح 1.2.3:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے غزوہ بدر کے مقتولین کو مخاطب کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوال پر فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

اور حدیث نمبر 2 میں فرمایا کہ جب دفن کرنے والے واپس جاتے ہیں تو مردہ ان

کے جوتوں سے پیدا ہونے والی آواز بھی سنتا ہے بند قبر کے اندر کسی قسم کا کوئی سوراخ بھی نہیں ہوتا تو پھر بھی وہ مردہ ان کے جوتوں کی خفیف سی آواز سن لیتا ہے۔

علامہ یحیٰی بن شرف نووی لکھتے ہیں:

علامہ مازری نے کہا اس حدیث سے بعض لوگوں نے سماع موتی پر استدلال کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ اس حدیث سے عام حکم ثابت نہیں ہوتا یہ صرف مقتولین بدر کے ساتھ خاص ہے' قاضی عیاض مالکی نے ان کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے جن احادیث سے عذاب قبر اور قبر میں سوالات اور جوابات ثابت ہیں اور ان سے سمع موتی ثابت ہوتا ہے اور ان کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی اسی طرح اس حدیث سے بھی سماع موتی ثابت ہے دونوں کا ایک محمل ہے اور یہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا ہو یا ان کے جسم کے کسی ایک عضو میں حیات پیدا کر دی ہو اور جس وقت اللہ تعالیٰ ان میں سماعت پیدا کرنا چاہے وہ سن لیتے ہوں' یہ قاضی عیاض کا کلام ہے اور یہی مختار ہے اور جن احادیث میں اصحاب قبور کو سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کا بھی یہی تقاضا ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج 11 ص 709)

حق وہ جو مخالف بھی مانیں:

حدیث نمبر 3 کے تحت نواب وحید الزماں وہابی لکھتا ہے:

اس حدیث سے صاف سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے اہل حدیث اس پر متفق ہیں اور جب سماع موتی ہوا تو حیات بھی ہوئی اگر حیات نہ ہو تو عذاب قبر کس پر ہوگا تو امام بخاری نے یہ حدیث لاکر قبر کا عذاب ثابت کیا حافظ نے کہا صرف حضرت عائشہؓ نے ابن عمرؓ کی روایت کو رد کیا ہے جمہور علماء اس مسئلہ میں حضرت عائشہؓ کے مخالف ہیں اور انہوں نے ابن عمرؓ کی حدیث کو قبول کیا ہے اور حضرت عائشہ

نے جس آیت سے دلیل لی اس کا مطلب یہ کہتے ہیں کہ تو ان کو ایسا سنانا سنا نہیں سکتا جو ان کو فائدہ دے یا مطلب ہے کہ تو ان کو سنا نہیں سکتا مگر یہ کہ اللہ چاہے اور ابن حزم اور ابن ہبیرہ کا یہ مذہب ہے کہ سوال صرف روح سے ہوتا ہے بدون بدن میں ڈالنے کے لیکن جمہور اس کے مخالف ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کے تحت لکھتا ہے:

حضرت عائشہؓ کا یہ استدلال قابل تسلیم نہیں کیوں کہ آیت میں سنانے کی نفی ہے نہ سننے کی تو مطلب ہوگا کہ ہر وقت جب تم چاہو مردوں کو سنا نہیں سکتے مگر اس سے کسی کسی وقت میں سماع کی نفی نہیں ہوتی دوسرے حضرت عائشہؓ ان کے لیے علم ثابت کرتی ہیں جب علم ہوا تو سماع سے کونسی بات مانع ہے اور کافروں کو مردوں سے اس باب میں تشبیہ دی ہے کہ کافر حق بات کو اس طرح نہیں سنتے تھے کہ اس کی اجابت کریں یعنی قبول کریں اور جواب دیں مردے بھی جواب نہیں دیتے۔

(تیسیر الباری ج 1 ص 799 دار القدس لاہور)

اور حدیث نمبر 2 کے تحت لکھتے ہیں:

مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو باوصف ادعاء اہل حدیث ہونے کے سماع ہونے کی ہر حدیث کی تاویل کرتے ہیں یہاں یہ تاویل کرتے ہیں کہ فرشتے منکر نکیر چوں کہ آنے والے ہوتے ہیں لہذا روح اس کے بدن میں ڈالی جاتی ہے تو وہ اپنے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے ارے یار دوسری حدیث کو کیا کرو گے کہ جب جنازہ اٹھاتے ہیں تو اگر نیک مردہ ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو اور جب مردے کا بات کرنا حدیث سے ثابت ہوا تو سماع کے انکار کی کیا وجہ ہے اگر یہ لوگ امام سیوطی کی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور دیکھیں تو

ان کو معلوم ہو جائے کہ سماع موتی کا انکار کرنا بہت سی حدیثوں کی تکذیب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تعصب سے بچائے (تیسیر الباری ج1 ص800 مکتبہ دار القدس لاہور)

اعتراض:

اس وقت تو مردہ منکر نکیر کے سوالوں کے جواب دے رہا ہوتا ہے اس لیے وہ لوگوں کی جوتیوں کی آواز سن لیتا ہے۔

جواب:

تو ہم کہیں گے اس اعتراض کا جواب اس حدیث پاک میں ہے:

اہل قبور کو سلام کہنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کو فرمایا:

''السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ''

'اے مومنین کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ عنقریب ملنے والے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ456 کتاب الزهد باب ذکر الحوض حدیث نمبر 4306)

اور اس سے ملتی جلتی چند احادیث علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے نعمۃ الباری میں نقل کی ہیں ہدیہ قارئین کرتے ہیں:

سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو ان میں سے ایک کہنے والا یہ کہے: ''السلام علیکم یا اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللّٰہ بکم لاحقون انتم لنا فرطٌ ونحن لکم تبعٌ ونسال اللّٰہ

لنا ولکم العافیة" (ترجمہ) السلام علیکم! اے مؤمنین اور مسلمین کے گھر والو! ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں اور ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے معافی کا سوال کرتے ہیں۔

(مسند احمد ج 5 ص 353 'سنن ابوداود: 3230' صحیح ابن حبان: 3137 'سنن ابن ماجہ: 1547' سنن نسائی: 2167 مصنف ابن ابی شیبہ: 11909 مجلس علمی بیروت' مصنف ابن ابی شیبہ 11787 ' دارالکتب العلمیہ' بیروت)

زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قبرستان داخل ہوتے تو فرماتے 'السلام علی من فی ھٰذہ الدیار من المؤمنین والمسلمین انتم لنا فرطٌ و نحن لکم تبع و انا بکم لاحقون فاناللہ و انا الیه راجعون

(مصنف ابن ابی شیبہ: 11904 مجلس علمی بیروت' مصنف ابن ابی شیبہ 11783 دارالکتب العلمیہ 'بیروت)

عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب اپنی زمین سے واپس آتے اور شہداء کی قبروں کے پاس سے گزرتے تو کہتے:

"السلام علیکم و انا بکم لاحقون" پھر اپنے اصحاب سے کہتے: کیا تم شہداء پر سلام نہیں کرتے کہ وہ بھی تم کو سلام کا جواب دیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 11911 مجلس علمی بیروت' مصنف ابن ابی شیبہ 11789 "دارالکتب العلمیہ' بیروت)

ابو مویھبہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم البقیع کی طرف جائیں تو ان پر صلوۃ پڑھیں یا ان کو سلام کہیں

(المعجم الکبیر 872 ج 22: مسند احمد ج 3 ص 489 سنن دارمی 78 مسند البزار 763: المستدرک ج 3 ص 56 .55 مصنف ابن ابی شیبہ 11912: مجلس علمی بیروت' مصنف ابن ابی شیبہ 11790 دارالکتب العلمیہ 'بیروت)

محمد بن ابراھیم التیمی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سال کی ابتداء میں شہداء احد کی قبروں پر جاتے پس فرماتے تم پر سلام ہو کیونکہ تم نے صبر کیا اور حضرت ابو بکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح کرتے تھے ایک روایت میں ہے: آپ اور حضرت ابو بکر وغیرہ ہر سال اسی طرح کرتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق 1828:

6745 کتاب المغازی للواقدی ج1 ص313 عالم الکتب: دلائل النبوۃ ج3 ص308 شرح الصدور ص210)

نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کہیں جانے کا ارادہ کرتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے پس نماز پڑھتے پھر نبی ﷺ کی قبر (مبارک) پر آتے پس کہتے: "السلام علیک یا رسول اللہ !اسلام علیک یا ابا بکر! السلام علیک ابتاہ! پھر جہاں جانا ہوتا جاتے اور جب سفر سے واپس آتے تب بھی مسجد میں آ کر اسی طرح کرتے اور وہ اپنے گھر جانے سے پہلے اس طرح کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 11915: مجلس علمی بیروت' اور 11793 " دار الکتب العلمیہ' بیروت)

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ احد سے لوٹے تو حضرت مصعب بن عمیر (کی قبر) اور دیگر اصحاب کی قبروں کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں تم اللہ کے نزدیک زندہ ہو پس تم ان کی زیارت کرو اور ان کو سلام کرو پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم قیامت تک ان میں سے جس پر بھی سلام کرو گے وہ تمہارے سلام کا جواب دیں گے۔

(مجمع الزوائد ج3 ص60 'حلیۃ الاولیاء ج1 ص108)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بندہ بھی کسی ایسے مسلمان کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے جس کو وہ دنیا میں پہچانتا تھا پھر اس کو سلام کرتا ہے تو وہ قبر والا اس کو پہچانتا ہے اور اس کو جواب دیتا ہے۔

(تاریخ دمشق الکبیر 2543.2544 ج10 ص294 دار احیاء التراث العربی' بیروت ۱۴۲۱ھ)

اسماعیل بن عبد الاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرتا تھا ایک دن وہ اس کی قبر کی زیارت کو گیا تو اس کو نیند آ گئی' خواب میں اس کی والدہ نے کہا: اس قبرستان میں اس قبر والے سے زیادہ عظیم اجر کسی کو نہیں ملا' اس نے پوچھا: اس کا کیا عمل تھا؟ اس کی والدہ نے کہا: اس پر بہت مصائب آئے اور اس

نے ان پر صبر کیا۔ (موسوعہ امام ابن ابی ادنیا: 136 ج 6 ص 85 المکتبۃ العصریہ بیروت)
عبداللہ بن نافع المدنی بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص فوت ہو گیا اس کو دفن کر دیا گیا ایک شخص نے خواب میں اس کو دیکھا کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہے وہ بہت مغموم ہوا سات آٹھ دن بعد اس کو دکھایا گیا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے اس نے کہا: کیا تم نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ اہل دوزخ میں سے ہے اس نے کہا یہ اہل دوزخ میں سے تھا مگر ہمارے ساتھ ایک صالح شخص دفن کیا گیا اس نے اپنے چالیس پڑوسیوں کے لیے شفاعت کی اور یہ بھی ان میں سے تھا۔
(موسوعہ امام ابن ابی ادنیا: 139 ج 2 ص 86 المکتبۃ العصریہ بیروت۔ نعمۃ الباری جلد 3 صفحہ 435)
اس موضوع پر احادیث اس قدر تواتر کے ساتھ ہیں کہ اہل عقل واہل علم سے اس کا انکار نہیں ہوسکتا۔

﴿احادیث بخاری کی بارگاہ محبوب ﷺ سے اجازت﴾

شاہ عبدالحق محدث دہلوی نقل فرماتے ہیں:
(امام بخاری) نے ہر حدیث کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالمشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور ﷺ سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔ ﴿اشعۃ اللمعات ج 1 ص 10﴾

باب نمبر 20:

ایصال ثواب کا ثبوت

ضروری وضاحت:

اس دور میں جہاں طرح طرح کے فتنے ہیں وہاں ایصال ثواب کے مسئلے پر بھی طرح طرح کے اعتراض کیے جاتے ہیں۔ جیسے کھانے پر پچھ پڑھا جانا' کھانا سامنے رکھ کر دعا مانگنا' قل' تیجہ' دسواں' چالیسواں' گیارھویں' چھٹی' وغیرہ پر اعتراض کیے جاتے ہیں حالانکہ اہل عقل جانتے ہیں یہ عرفی نام ہیں اور ان سب کی اصل ایصال ثواب ہے جو مستحب اور قرآن واحادیث سے ثابت ہے۔

حدیث نمبر 1:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی کی

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ.

ترجمہ:

۔۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے دریافت کیا یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو بتایا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی ہے۔۔۔۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 319 کتاب الحج باب و ما یاکل من البدن وما یتصدق حدیث نمبر 1720۔

بخاری جلد1 صفحہ107 کتاب الحیض باب کیف کان بداء الحیض حدیث نمبر294.
بخاری جلد1 صفحہ318 کتاب الحج باب ذبح الرجل البقر...... حدیث نمبر1709.
بخاری جلد1 صفحہ522 کتاب الجہاد والیسر باب الخروج اخر الشہر حدیث نمبر2952.
بخاری جلد2 صفحہ348 کتاب الاضاحیٰ باب الاضحیہ للمسافر والنساء حدیث نمبر5548.
بخاری جلد2 صفحہ350 کتاب الاضاحیٰ باب من ذبح ضحیہ غیرہٖ حدیث نمبر5559.
مسلم جلد1 صفحہ453 کتاب الحج باب بیان وجوہ الاحرام حدیث نمبر2920.2919.2918.
مسند امام احمد بن حنبل 26387. السنن الکبریٰ للبیہقی 8587.

تشریح:

اس حدیث پاک سے پتا چلا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ثواب کے لیے گائے کی قربانی کی تھی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کے ایصال ثواب کے لیے کوئی چیز یا جانور لیں تو اس پر اس کا نام لینا جائز ہے اور اس کو اللہ کا نام لے کر ذبح کرلیا جائے تو وہ بالکل حلال ہے۔

یہ اُم سعد کا کنواں ہے:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصال ثواب کے لیے بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی: فَحَفَرَ بِئرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ. پس انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ ام سعد کے لیے ہے۔

(ابو داود جلد1 صفحہ248 کتاب الزکوۃ باب فی فضل سقی الماء حدیث نمبر1680)

جیسے کنوئے پر حضرت سعد کی والدہ کا نام لینے سے پانی پاک اور جائز ہے اسی طرح کھانے پر کسی بزرگ کا نام لینے سے جائز و پاک رہتا ہے (اس سے متعلقہ باقی احادیث ان شاء اللہ حصہ دوم اور سوم میں آئیں گی)۔

حدیث نمبر2:

کھانے پر پڑھنے کا ثبوت

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانے کا اہتمام کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے بھیجا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لوگوں کو لے کر تشریف لائے:

...... قَالَ فَانطَلَقَ اَبُوطَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوطَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰالِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عُكَّةً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلُ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ اَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

ترجمہ:

ــــــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں ملے پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں آئے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ لے آؤ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ روٹیاں لے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان پر گھی نچوڑ دیا گیا اور اس کا سالن بنا لیا گیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس پر پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر بلایا۔ انہوں نے کھا لیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دی۔ انہوں نے کھالیا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو کر گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لیے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے بھی کھانا کھایا سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر انہوں نے دس آدمیوں کو اجازت دی یوں تمام لوگوں نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے۔ ان لوگوں کی تعداد 80 تھی۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ321 کتاب الاطعمۃ باب من اکل حتی شبع حدیث نمبر 5381.
بخاری جلد2 صفحہ520 کتاب الایمان والنذور باب اذا حلف ان لا یا تدم...حدیث نمبر 6688.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا حرام و ناجائز نہیں بلکہ جائز ہے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ معلوم ہی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پڑھا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی غلط چیز تو پڑھی ہی نہ تھی یقیناً قرآن کی آیات ہوں گی یا کوئی دعا ہو گی تو آج ہم بھی کھانا سامنے رکھ کر قرآن پڑھتے ہیں درود پاک پڑھتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں یہ سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک سے ثابت ہے۔

حدیث نمبر 3:

کھانے پر برکت کی دعا کرنا

عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَادِفِیْ النَّاسِ فَیَاْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِکَ نِطَعٌ وَّ جَعَلُوْهُ عَلَی النِّطَعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّکَ عَلَیْهِ ثُمَّ دَعَا هُمْ بِاَوْعِیَتِهِمْ فَاَحْتَثٰی النَّاسُ حَتّٰی فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

ترجمہ:

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگوں کا زادسفر ختم ہو گیا اور وہ محتاج ہو گئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اونٹوں کے بعد تمہارا کیا بنے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کے بعد ان لوگوں کا کیا بنے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں اعلان کر دو کہ بچا ہوا سامان لے آئیں پھر ایک دسترخوان بچھایا گیا' انہوں نے وہ چیزیں دسترخوان پر رکھ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس کھانے میں برکت کی دعا کی ان لوگوں کو برتن لانے کے لیے کہا تو سب لوگوں نے اپنے اپنے برتنوں کو بھر لیا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ438 کتاب الشرکۃ باب اشرکۃ فی الطعام..... حدیث نمبر 2484.

بخاری جلد1 صفحہ526 کتاب الجهاد والسير باب حمل الزاد فی الغزو... حدیث نمبر2982.

حدیث نمبر 4:

میت کی طرف سے صدقہ کرو ثواب ملے گا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّی افْتُلِتَتْ نَفْسُھَا وَاَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَھَلْ لَھَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کی: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اگر انہیں کوئی موقعہ ملتا تو وہ مجھے صدقہ کرنے کی ہدایت کرتیں پھر اس آدمی نے دریافت کیا: اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ267 کتاب الجنائز باب موت الفجاة البغتة حدیث نمبر1388.
بخاری جلد1 صفحہ491 کتاب الوصایا باب ما یستحب لمن توفی..... حدیث نمبر2756.
سنن نسائی جلد2 صفحہ132 کتاب الوصایا باب اذا مات الفجاة... حدیث نمبر3651.
ابن ماجه صفحہ319 کتاب الوصایا باب من مات ولم یوص حدیث نمبر2717.
مسند امام احمد بن حنبل24296. صحیح ابن حبان3353. صحیح ابن خزیمه2499. السنن الکبریٰ للنسائی6476. السنن الکبریٰ للبیهقی6895. مسند ابو یعلیٰ4434. المعجم الاوسط للطبرانی703. مسند حمیدی243، الادب المفرد للبخاری93. مصنف ابن ابی شیبه12077.

تشریح 3.4:

حدیث نمبر 3 سے کھانا سامنے رکھ کر دعا کرنے کا ثبوت ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حدیث نمبر 4 سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اس

کو اس کا ثواب ملتا ہے لہذا اپنے فوت شدگان کی طرف سے ایصال ثواب کرنا احسن عمل ہے۔

﴿اصحابِ امام اعظم کی کتب کا حفظ کرنا﴾

سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبداللہ بن مبارک، وکیع اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ازبر کرلیا تھا ﴿ہدی الساری ج2 ص250﴾

﴿طلب حدیث میں امام بخاری کے سفر﴾

امام بخاری نے خود بیان کیا کہ میں طلبِ حدیث کے لیے مصر اور شام دو مرتبہ گیا۔ چار مرتبہ بصرہ، چھ سال حجاز مقدس میں رہا، اور ان گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔ ﴿تذکرۃ المحدثین ص161﴾

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ امام اعظم اور اصحاب امام اعظم کا مقام امام بخاری کے نزدیک کتنا بلند ہے۔ اور آپ نے علم حدیث کے لیے ان گنت مرتبہ کوفہ کا سفر کیا جو امام اعظم کا مسکن تھا۔ اس سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو امام بخاری کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور امام اعظم کی شان میں زبانِ طعن دراز کرتے ہیں۔

باب نمبر 21:

﴿بدعت کی حقیقت﴾

حدیث نمبر 1:

اچھی بدعت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ.

ترجمہ:

عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف گیا وہاں لوگ بکھرے ہوئے مختلف حالت میں نماز پڑھ رہے تھے کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا تھا کوئی شخص کچھ لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ میں سب کو ایک قاری کی اقتداء میں جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ ارادہ کرلیا اوران سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں اس کے بعد ایک رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا تو لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اچھی بدعت ہے اور جس نماز کے وقت وہ سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہ اس نماز سے افضل ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں ان کی مراد رات کے آخری حصہ کی نماز تھی اور لوگ رات کے اول حصہ میں قیام کرتے ہیں۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 360 کتاب صلوۃ التراویح باب فضل من قام رمضان حدیث نمبر 2009.
مؤطا امام مالک صفحہ 97 کتاب الصلوۃ فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث نمبر 252.
السنن الکبریٰ للنسائی 4379. مصنف عبدالرزاق 7723.7735. صحیح ابن خزیمہ 1100.
السنن الکبریٰ للبیہقی 4546. مصنف ابن ابی شیبہ 7703.

حدیث نمبر 2:

بری بدعت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَرَدٌّ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کرے جس کا ہمارے دین کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو تو وہ مردود ہوگی۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 474 کتاب الصلح باب اذا اصطلحو علی الصح...... حدیث نمبر 2697.
مسلم جلد 2 صفحہ 87 کتاب الاقضیہ باب نقض الاحکام الباطلة ورد حدیث نمبر 4492.4493.

ابن ماجه صفحه 97 کتاب السنه باب تعظیم حدیث رسول الله ﷺ حدیث نمبر 14.
ابو داود جلد 2 صفحه 290 کتاب السنه باب فی لزوم السنه حدیث نمبر 4622.
مسند امام احمد بن حنبل 26075. صحیح ابن حبان 27. السنن الکبریٰ للبیهقی 20158. مسند ابو یعلیٰ 4594.

تشریح 1.2:

پہلی حدیث پاک میں حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کو جماعت کے ساتھ پڑھنے کو اچھی بدعت کہا ہے اور دوسری حدیث پاک میں فرمایا جس نئی چیز کا تعلق ہمارے دین سے نہ ہو وہ مردود ہے تو معلوم ہوا کہ ہر نئی چیز بری نہیں ہے جیسا کہ ایک طبقہ بات بات پر بدعت کی رٹ لگا تا بلکہ بعض نئی چیزیں اچھی ہوتی ہیں اور بعض بری ہوتی ہیں ہم یہاں بدعت کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کرتے ہیں اور بدعت کی مثالیں بیان کرتے ہیں جو ان شاء اللہ اہل حق کے لیے مفید ہوں گی۔

بدعت کی تعریف سے پہلے ایک ضروری وضاحت ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دنیا کے معاملات میں بدعت نہیں ہوتی صرف دین کے معاملات میں بدعت ہوتی ہے یہ غلط ہے کیونکہ امت محمدیہ کے لیے فرمایا گیا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (پارہ نمبر 21 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 21)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندہ مومن کے لیے حضور اکرم ﷺ کی پاک ذات بہترین نمونہ ہے اب بندہ مومن کے سامنے نبی رحمت ﷺ کی پاکیزہ سیرت ہے وہ جو کام بھی خواہ دنیا سے تعلق رکھتا ہو یا دین سے تعلق رکھتا ہو محبوب ﷺ کی اتباع میں کرے گا ثواب پائے گا اور اگر کوئی کام محبوب ﷺ کی مخالفت میں کرے گا

(خواہ دنیا سے تعلق رکھتا ہو یا دین سے تعلق رکھتا ہو) تو سزا پائے گا۔ یعنی بندہ مومن کی پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک ہر معاملے میں راہنمائی کی گئی ہے وہ اس کے مطابق ہی زندگی گزارے گا۔

بدعت کی تعریف:

امام نووی اور امام علی قاری لکھتے ہیں:

بدعت کا شرعی معنی یہ ہے وہ نیا کام کرنا جو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں نہ ہو۔
(تہذیب الاسماء واللغات ج1 ص22۔ مرقات ج1 ص216)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

بدعت اصل میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور شریعت میں بدعت اس کام کو کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہو اور تحقیق یہ ہے کہ اگر وہ نیا کام ایسے کام کے تحت داخل ہو جو شرعاً نیک ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ نیا کام ایسے کام کے تحت داخل ہو جو شرعاً برا ہو وہ بدعت قبیحہ ہے ورنہ وہ مباح کی قسم سے ہے. (فتح الباری ج3 ص504)

علامہ عینی لکھتے ہیں:

بدعت کی دو قسمیں ہیں اگر وہ کام شرعاً نیک ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ کام شرعاً برا ہو تو بدعت قبیحہ ہے۔ (عمدۃ القاری ج11 ص178)

بدعت کی اقسام:

1۔ بدعت واجبہ۔ 2۔ بدعت جائز۔ 3۔ بدعت مستحبہ۔ 4۔ بدعت حرام۔ 5۔ بدعت مکروہ۔

1. بدعت واجبہ:

وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے قرآن کے اعراب اور دینی مدارس اور علم نحو وغیرہ پڑھنا۔ دین کے قواعد اور اصول فقہ کو مرتب کرنا، سند حدیث میں جرح و تعدیل کا علم حاصل کرنا۔

2. بدعت مستحبہ:

وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اس کو عام مسلمان کارِثواب جانتے ہوں یا کوئی شخص اس کو نیت خیر سے کرے جیسے محفل میلاد کرنا، خطبۂ جمعہ و عیدین میں صحابہ کرام کا ذکر کرنا، دینی اجتماعات کا انعقاد کرنا۔

3. بدعت جائز:

ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو۔ اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے جیسے چند کھانے وغیرہ ان کاموں پر نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے۔

4. بدعت حرام:

وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے۔ یعنی واجب کا مٹانے والا ہو۔ جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنا، مزرات پر ڈھول پیٹنا، وغیرہ

5. بدعت مکروہ:

وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے اگر سنت غیر موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہے۔ اور اگر سنت موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی ہے۔ جیسے ننگے سر یا کھڑے ہو کر کھانا کھانا۔

فی زمانہ رائج بدعتیں:

ہم یہاں چند ایسی بدعات کا ذکر کرتے ہیں جو مخالفین میں بھی عام ہیں اور صبح و

شام ہو رہی ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ان میں بدعات کی تمام اقسام کی مثالیں ہیں:

قرآن پاک پر نقطے اور اعراب لگانا' مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لیے طاق نما محراب' علم صرف ونحو' علم حدیث اور احادیث کی اقسام' ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج' جدید ہتھیاروں سے جہاد کرنا' ختم بخاری' اشتہار چھپوا کر جلسے کرنا' غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا اور اس کا ٹائم مقرر کرنا' اور اشتہار چھپوانا' سیرت کانفرنس منانا' وغیرہ۔

﴿امام بخاری کا ادب حدیث﴾

آپ نے بخاری کی ترتیب وتالیف میں صرف علمیت' زکاوت' اور حفظ ہی کا زور خرچ نہیں کیا بلکہ خلوص' دیانت'' تقوٰی' اور طہارت کے بھی آخری مرحلے ختم کر ڈالے اور اس شان سے ترتیب وتدوین کا آغاز کیا کہ ایک حدیث لکھنے کا ارادہ کرتے تو پہلے غسل کرتے دو رکعت نماز پڑھتے' بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوتے اور اس کے بعد ایک حدیث تحریر فرماتے۔غالبًا اس بزم آب وگل میں آج تک اس انداز سے کسی مصنف نے تصنیف وتالیف نہیں کی ہوگی۔ (تیسیر الباری ج 1 ص ح' مصنفہ وحید الزماں)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

باب نمبر 22:

﴿مقام اولیاء﴾

حدیث نمبر 1:

اللہ کی قسم قصاص نہیں لیا جائے گا

اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ الرُّبَیِّعَ وَهِیَ ابْنَةُ النَّضْرِ کَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَطَلَبُوْا الْاَرْشَ وَطَلَبُوْا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُکْسَرُ ثَنِیَّةُ الرُّبَیِّعِ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا تُکْسَرُ ثَنِیَّتُهَا فَقَالَ یَا اَنَسُ کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ ربیع بنت نضر نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے اس کے رشتہ داروں نے دیت کا مطالبہ کیا سیدہ ربیع کے رشتہ داروں نے معافی کی درخواست کی لیکن انہوں نے تسلیم نہیں کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص لینے کا حکم دیا۔ نضر کے صاحبزادے حضرت انس نے کہا: کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ

معبوث کیا ہے اس کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں قصاص کا حکم ہے لیکن پھر دوسرے فریق معاف کرنے پر راضی ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔

تخریج:

بخاری جلد 1 صفحہ 475 کتاب الصلح باب الصلح فی الدیة حدیث نمبر 2703.
بخاری جلد 2 صفحہ 130 کتاب التفسیر باب قولہ (یا ایھا الذین امنوا کتب....) حدیث نمبر 4500.
بخاری جلد 2 صفحہ 152 کتاب التفسیر باب قولہ (والجروح قصاص) حدیث نمبر 4611.
بخاری جلد 1 صفحہ 499 کتاب الجهاد والسیر باب قولہ (من المؤمنین رجال صدقوا....) نمبر 2806.
مسلم جلد 2 صفحہ 387 کتاب الجنة والصفة ونعیمها وھلها باب جهنم اعاذنا الله عنها نمبر 7190.
مسلم جلد 2 صفحہ 69 کتاب القسامه باب اثبات القصاص..... حدیث نمبر 4374.
ابن ماجه صفحہ 439 کتاب الزهد باب من لا یوبه له..... حدیث نمبر 4115.
نسائی جلد 2 صفحہ 242 کتاب القسامة باب القصاص من الثنية حدیث نمبر 4770.4771.
مسند امام احمد بن حنبل 12324. صحیح ابن حبان 72. سنن دارمی 1994. السنن الکبریٰ للنسائی 6958. السنن الکبریٰ للبیهقی 15661. المستدرک للحاکم 202. مسند ابو یعلی 1477. المعجم الکبیر للطبرانی 3255.

تشریح:

اس حدیث میں اللہ جل جلالہ کے نیک بندوں کی شان معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے کتنی محبت فرماتا ہے کہ اگر وہ قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرماتا ہے لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ اس دور میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک چوڑے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں (معاذ اللہ) لیکن ادھر انبیاء علیہم

السلام نہیں بلکہ اولیاء کی شان' اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اتنی ہے کہ اگر وہ قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے۔

اہلسنت پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اولیاء کی شان بیان کرتے ہیں صحابہ کی شان بیان نہیں کرتے ہیں ہم یہاں یہ وضاحت کردیں کہ ان لوگوں کا یہ الزام جہالت پر مبنی ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے تمام تابعی' محدث' مفسر' غوث' قطب' ابدال' اور اولیاء سب مل جائیں پھر بھی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی شان کو نہیں پہنچ سکتے۔ جب ایک صحابی تمام اولیاء سے افضل ہے تو پھر جب اولیاء کی شان بیان کریں گے تو وہ صحابہ کرام میں بدرجہ اولی پائی جائے گی۔

اور الحمد للہ اہلسنت اللہ جل شانہ کی واحدنیت' انبیاء علیہم السلام کی نبوت' صحابہ کرام کی صحابیت' اہلبیت کا مقام اور اولیاء کرام کی شان سب کو مانتے ہیں اور بیان کرتے ہیں

حدیث نمبر 2:

اولیاء کی برکت سے بخشش

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَالَهٗ فَقَالَ لَهٗ هَلْ مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَجَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ائْتِ قَرْیَةَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلَائِکَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِکَةُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَلَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے پھر وہ اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے نکلا تو وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے دریافت کیا: کیا اس کے لیے توبہ کی کوئی گنجائش ہے اس نے کہا: نہیں۔ تو اس نے اسے بھی قتل کردیا۔ پھر وہ اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے نکلا تو ایک شخص نے اسے کہا: تم فلاں بستی میں چلے جاؤ! راستے میں اسے موت آ گئی اس نے اپنے سینے کو بستی کی طرف کھسکا لیا۔ اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرف والی زمین کو کہا: تم قریب ہو جاؤ اور دوسری طرف والی زمین کو حکم دیا تم دور ہو جاؤ پھر (فیصلہ کرنے والے فرشتے) نے کہا: دونوں طرف کا فاصلہ ناپ لو (جس جگہ کے یہ زیادہ قریب ہوگا یہ اسی میں شامل ہوگا) جب ناپا گیا تو ایک بالشت نیک لوگوں کے قریب تھا' تو اس کی بخشش ہو گئی

تخریج:

بخاری جلد1 صفحہ617 کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ(ام حسبت ان اصحاب....نمبر 3470.
مسلم جلد2 صفحہ363 کتاب التوبہ باب قبول التوبة القاتل......نمبر 7008.7009.7010.
ابن ماجہ صفحہ 311 کتاب الدیات باب هل لقاتل المؤمن توبة حدیث نمبر 2622.2623.
مسند امام احمد بن حنبل 11170. صحیح ابن حبان 611. السنن الکبریٰ للبیهقی 15614.
مسند ابو یعلیٰ 7361. المعجم الکبیر للطبرانی 867.

تشریح:

امیر اہلسنت شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری یہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری اور ان کی بستی کی تعظیم کرتے ہوئے اس کو اپنی روح کا قبلہ بنانا انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔
(فیضان سنت ج 1 ص 23)

قربان جائیے یہ تو بنی اسرائیل کے اولیاء کی شان ہے کہ اگر سو آدمیوں کو قتل کر کے توبہ کی نیت سے ان کی بستی کی طرف چلے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشش سے نواز دیتا ہے تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کی کیا شان ہوگی۔ اور خود والی امت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا کیا عالم ہوگا۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے وہ اگر چاہتا تو اس قاتل کو ان اولیاء کرام کی بستی کے قریب کر کے موت دے دیتا تا کہ اختلاف پیدا نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ موت اس کو پچھلی بستی کے قریب دی اور پھر زمین کو حکم دیا کہ اس طرف سے سکڑ جا اور دوسری طرف سے پھیل جا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف سے زمین کو سکڑنے اور دوسری طرف سے زمین کو پھیلنے کا حکم دیا وہ اولیاء کی بستی کے ایک بالشت قریب ہوا تو اس بندے کو بخش دیا۔ اللہ تعالیٰ اگر ویسے اس سو آدمیوں کو قتل کرنے والے کی بخشش فرما دیتا تو اس سے کون پوچھنے والا تھا لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو بتا دیا کہ میں اپنے اولیاء سے اس قدر محبت فرماتا ہوں کہ اگر کوئی سو قتل کر کے بھی میرے ولیوں کے پاس جانے کی نیت سے نکلے تو میں اس کو بخشش کا پروانہ عطا فرمانے کے لیے ایک طرف سے زمین کو سکیڑ دیتا ہوں اور دوسری طرف سے پھیلا دیتا ہوں۔

اس حدیث میں وسیلے کا بھی ثبوت ہے۔

حدیث نمبر 3:

ولی اللہ سے بغض اللہ کا اعلان جنگ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبُ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَائَتَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے ولی سے عداوت ودشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس پہ فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اس کی بصارت بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ تھامتا ہے میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس کی مدد سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کروں گا اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دوں گا اور مجھے اپنے کسی بھی فعل کے بارے میں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا

بندہ مومن کی جان کے بارے میں ہوتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے مجھے اس کی ناپسندیدہ چیز ناپسند ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ490 کتاب الرقاق باب التواضع حدیث نمبر 6502.
صحیح ابن حبان 347 .السنن الکبری للبیهقی 6138. المعجم الکبیر للطبرانی 12719.

تشریح:

(فرمایا) جو کوئی میرے ولی سے بغض رکھتا ہے میرا اس سے اعلان جنگ ہے یعنی اگر کوئی میرے ولی سے اس لیے بغض کرتا ہے کہ وہ میرا ولی ہے تو میں اس کو دنیا میں ذلیل ورسوا کر دیتا ہوں اس پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیتا ہوں جو اس کو اذیت دیتے ہیں اور آخرت کی رسوائی اس کے علاوہ ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے سورہ کہف کی تفسیر میں لکھا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس کی قوت سماعت اتنی قوی کر دیتا ہے کہ بلند' پست اور دور و نزدیک کی آوازیں سنتا ہے اور اس کی آنکھ میں نورانیت پیدا فرما دیتا ہے کہ قریب و بعید کی سب چیزیں دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں اتنی قوت پیدا فرما دیتا ہے نرم وسخت' ہموار اور پہاڑ اور دور و نزدیک میں تصرف کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج21 ص91 ملخصا)

ہم کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ فرائض ونوافل کی پابندی کے بعد محبت فرمانے لگتا ہے اور اس کے ہاتھ' پاؤں' آنکھ' کان بن جاتا ہے کا مطلب ہے کہ وہ بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو دور و نزدیک کی اشیاء میں سے جسے چاہتا ہے پکڑ لیتا ہے اور جب قدم اٹھاتا ہے تو جہاں چاہتا ہے پہنچ جاتا ہے اس کے سامنے دنیا کی مسافت ختم ہو جاتی ہے اور جب نگاہ اٹھاتا ہے تو اس کے سامنے پردے اٹھ جاتے ہیں اور

غیوب ظاہر ہو جاتے ہیں وہ کان سے جتنی بھی دور اور ہلکی آواز ہو سن لیتا ہے یعنی ساری دنیا اس کے سامنے عیاں ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر 4:

امام اعظم کی شان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ(وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ)قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ حَتّٰی سَاَلَ ثَلٰثًا وَّ فِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَا لَہٗ رِجَالٌ اَوْرَجُلٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ .

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی' اس کی یہ آیت:

وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِم. (پارہ نمبر 28 سورۃ الجمعۃ آیت نمبر 3)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے اَوروں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔

راوی بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میں نے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

دست اقدس حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور پھر فرمایا: اگر ایمان ثریا (ستارے) کے پاس ہوتو توان لوگوں میں سے ایک شخص وہاں بھی اس تک پہنچ جائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ229 کتاب التفسیر باب قوله(واخرین منهم لما يلحقوا...) حديث نمبر4897.
مسلم جلد2صفحہ316 کتاب فضائل الصحابه باب فضل فارس حديث نمبر6497.6498.
جامع ترمذی جلد2صفحہ639 کتاب تفسیر القرآن باب ومن الجمعة حدیث نمبر3276.
جامع ترمذی جلد2صفحہ712 کتاب المناقب باب فی فضل العجم حدیث نمبر3900.
مسند امام احمد بن حنبل9396. صحیح ابن حبان7308. السنن الکبریٰ للنسائی8278. السنن الکبریٰ للبیهقی 17643. المعجم الکبیر للطبرانی4617. مسند ابو یعلیٰ5003.

تشریح:

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی نے حافظ سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہمارے استاذ (امام سیوطی) یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اس حدیث کے اولین مصداق صرف امام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اہل فارس میں سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پاسکا' بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا آپ کے تلامذہ کے مقام کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کرسکا۔ (امام موفق بن احمد مکی متوفی ۵۶۸ھ' مناقب امام اعظم ج1 ص590) اور تو اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی کو بھی حنفیت سے بسیار تعصب کے باوجود کہنا پڑا:

''ہم امام دراں داخل است'' (اتحاف النبلاء ص224) (تذکرۃ المحدثین ص46)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
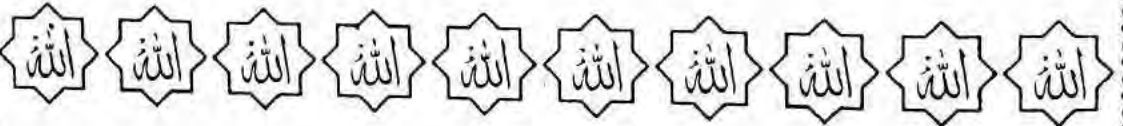
باب نمبر 23:

دم کا جواز

ضروری وضاحت:

اہلسنت کے نزدیک شرکیہ اور کفریہ کلمات کے علاوہ جیسے قرآن کی آیات' احادیث کی دعائیں' اور بزرگان دین سے منقول دعاؤں سے دم کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ قرآن واحادیث اور اللہ جلّ شانہٗ کے مقدس نام میں شفاء ہے۔ اس باب میں ہم بخاری شریف سے دم کے جواز پر احادیث نقل کریں گے۔

حدیث نمبر 1:

سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رِضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ یَقْرُوْھُمْ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْلُدِغَ سَیِّدُ اُولٰئِکَ فَقَالُوْا ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رَاقٍ فَقَالُوْانَعَمْ اِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَا نَفْعَلُ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَاجُعْلًا فَجَعَلُوْا لَھُمْ قَطِیْعًا مِّنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ یَقْرَأُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَیَجْمَعُ بُزَاقَہٗ وَیَتْفِلُ فَبَرَاَ فَاَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوْا لَا نَاْخُذُہٗ حَتّٰی نَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ فَضَحِکَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ خُذُوْھَا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام میں سے کچھ لوگ ایک عرب

قبیلے کے پاس آئے ان لوگوں نے ان حضرات کی مہمان نوازی نہیں کی اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا وہ بولے تمہارے پاس دواء یا کوئی دم کرنے والا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا تم لوگوں نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی ہم یہ نہیں کریں گے جب تک تم ہمیں اس کا معاوضہ نہیں دو گے۔ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینے کا وعدہ کیا تو وہ صحابی سورۃ الفاتحہ پڑھنے لگے انہوں نے اپنا لعاب جمع کرکے اس پر ڈالنا شروع کیا تو ان کا سردار ٹھیک ہو گیا تو وہ لوگ بکریوں کا ریوڑ لے کر حاضر ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم اس وقت تک استعمال نہین کریں گے جب تک ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال نہ کرلیں صحابہ کرام نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیئے اور بولے: تمہیں کیسے پتا تھا کہ اس کا دم بھی ہوتا ہے تم انہیں حاصل کرلو اور اس میں میرا حصہ بھی نکالو۔

تخریج:

بخاری جلد2 صفحہ375 کتاب الطب باب الرقی بفاتحۃ الکتاب حدیث نمبر5736.
بخاری جلد2 صفحہ377 کتاب الطب باب النفث فی الرقیۃ حدیث نمبر5749.
بخاری جلد2 صفحہ254 کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحۃ الکتاب حدیث نمبر5007.
بخاری جلد1 صفحہ400 کتاب الاجارۃ باب ما یعطی فی الرقیۃ علی احیاء حدیث نمبر2276.
مسلم جلد2 صفحہ231 کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرہ .....نمبر5736.5735.5734.5733.
ابن ماجہ صفحہ273 کتاب التجارت باب اجرا الراقی حدیث نمبر2156.
ترمذی جلد2 صفحہ470 کتاب الطب باب ما جاء فی الاخذ الاجر علی التعویز حدیث نمبر2025.
ابو داود جلد2 صفحہ129 کتاب البیوع باب فی کسب الاطباء حدیث نمبر3417.
ابو داود جلد2 صفحہ188 کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر3902.
السنن الکبری للنسائی 7547.10867. السنن الکبری للبیہقی11456. مسند امام احمد بن حنبل11399. صحیح ابن حبان5146. المستدرک للحاکم2054. مسند ابو یعلی2299. المعجم الکبیر للطبرانی3833. دارقطنی2343.

تشریح:

اس حدیث میں کتاب اللہ سے کچھ حصہ پڑھ کر دم کرنے کا ثبوت ہے اور جن دعاؤں کا قرآن اور حدیث میں ذکر ہے اور جو الفاظ ان کے مشابہ ہیں وہ بھی اس کے ساتھ لاحق ہیں اور غیر عربی الفاظ جن کا معنیٰ معلوم نہیں ہے ان کو پڑھ کر دم کرنا جائز نہیں ہے (عمدۃ القاری ج12 ص143)

یہاں یہ بات زیر غور رہے کہ ہمارا یقین اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر ہے دم کرنا یا دوائی لینا تو ایک حیلہ ہے شفاء تو خالق کائنات ہی عطا فرماتا ہے اور اس کے اذن کے بغیر تو ایک پتہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔

حدیث نمبر2:

معوذات پڑھ کر دم کرنا

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی یَقْرَأُ عَلٰی نَفْسِہٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَیَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُہٗ کُنْتُ اَقْرَأُ عَلَیْہِ وَاَمْسَحُ بِیَدِہٖ رَجَآءَ بَرَکَتِھَا.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تھے تو اپنے اوپر ''معوذات'' پڑھ کر دم کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہوگئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیتیں پڑھ دم کرنا شروع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست اقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مقدس پر پھیرنا شروع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی برکت کی امید رکھتے ہوئے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ255 کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات حدیث نمبر 5016.
بخاری جلد2صفحہ120 کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ وصفاتہ حدیث نمبر 4439.
بخاری جلد2صفحہ375 کتاب الطب باب الرقی بالقرآن والمعوذات حدیث نمبر 5735.
بخاری جلد2صفحہ377 کتاب الطب باب النفث فی الرقیة حدیث نمبر 5748.
بخاری جلد2صفحہ377 کتاب الطب باب فی المراۃ ترقی الرجل حدیث نمبر 5751.
مسلم جلد2صفحہ230 کتاب السلام باب استحباب رقیة المریض حدیث نمبر 5715.5716.
ابو داود جلد2صفحہ189 کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر 3905.
ابن ماجه صفحہ386 کتاب الطب باب النفث فی الرقیه حدیث نمبر 3529.
مؤطا امام مالک صفحہ720 کتاب العین باب التعوذ ولرقیه من المرض حدیث نمبر 1755.
مسند امام احمد بن حنبل 24772. صحیح ابن حبان 2963. المستدرک للحاکم 8266.
السنن الکبریٰ للنسائی 7086.

تشریح:

اس حدیث سے محبوبہ محبوب خدا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اگرچہ میں صحابیت اور زوجیت نبی اکرم ﷺ کے شان سے سرفراز ہوں اگرچہ میری شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں ہیں لیکن پھر بھی میں محبوب ﷺ کی مثل نہیں ہوں بلکہ جتنی ان کے ہاتھ میں برکت ہے اتنی کسی اور کے ہاتھ میں برکت نہیں ہوسکتی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ معوذات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 3:

نظر لگنے کا دم کیا جائے

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ اَنْ یُّسْتَرْقٰی مِنَ الْعَیْنِ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ نظر لگنے پر دم کیا جائے گا۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ376 کتاب الطب باب رقیة العین حدیث نمبر5738.
بخاری جلد2صفحہ370 کتاب الطب باب من اکتوٰی أو کوٰی غیرهٗ..... حدیث نمبر5704.
مسلم جلد2صفحہ231 کتاب السلام باب استحباب الرقیة من العین.... نمبر5722.5721.5720.
ابن ماجه صفحه385 کتاب الطب باب من استرقٰی من العین حدیث نمبر3512.
مسند امام احمد بن حنبل24390. صحیح ابن حبان6103. السنن الکبرٰی للنسائی3536.
المعجم الکبیر للطبرانی801. مسند ابو یعلٰی6918. المستدرک للحاکم8267.

حدیث نمبر 4:

نبی اکرم ﷺ کے دم کے الفاظ

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَااَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْقِیْ یَقُوْلُ اَمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِکَ الشِفَاءُ لَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ یہ پڑھ کر دم کرتے تھے:

اَمْسَحِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِکَ الشِفَاءُ لَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ.

''بیماری کو دور کرنے والے اے لوگوں کے پروردگار! شفاء تیرے ہی دست قدرت میں ہے تیرے علاوہ اور کوئی اس (بیماری) کو ختم نہیں کرسکتا''۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ376 کتاب الطب باب رقية النبی ﷺ حديث نمبر 5744.
بخاری جلد2صفحہ367 کتاب المرضٰی باب دعاء العائد للمریض.... حديث نمبر5675.
بخاری جلد2صفحہ377 کتاب الطب باب مسح الراقی الوجع....... حديث نمبر5750.
مسلم جلد2صفحہ230 کتاب السلام باب استحباب رقية المريض حديث نمبر5708.5707.
5709.5710.5711.5712.
ابوداود جلد2صفحہ187 کتاب الطب باب کیف الرقٰی حدیث نمبر 3894.
مسند امام احمد بن حنبل 24221. مسند ابو یعلٰی 3917. لسنن الکبرٰی للنسائی10848.

حدیث نمبر5:

زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُعَآئِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِىْ حُمَةٍ.

ترجمہ:

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: کہ ایک دفعہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زہریلے سانپ یا بچھو کے کاٹنے پر دم کے بارے میں دریافت کیا: توانہوں نے بتایا نبی اکرم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

تخریج:

بخاری جلد2صفحہ376 کتاب الطب باب رقية الحية والعقرب حديث نمبر 5741.
ترمذی جلد2صفحہ470 کتاب الطب باب ماجاء فی الرخصة فی ذلک نمبر2018.2017.
مسلم جلد2صفحہ230 کتاب السلام باب استحباب الرقية المريض حديث نمبر5718.
ابن ماجه صفحہ385 کتاب الطب باب ما رخص فيه من الرقٰی حديث نمبر3516.
مسند امام احمد بن حنبل 24371. صحیح ابن حبان 6101. السنن الکبرٰی للبیهقی19368.

المعجم الاوسط للطبرانی 1050. مسند ابو یعلیٰ 4909. مصنف ابن ابی شیبہ 23529.

حدیث نمبر 6:

لعاب کی برکت سے شفاء عطا فرما

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَااَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَابِرِیْقَةِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ یہ پڑھ کر دم کرتے تھے: اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے ایک شخص (یعنی نبی اکرم ﷺ) کے لعاب کی برکت سے ہمارے بیمار کو ہمارے پروردگار کے اذن سے شفاء ملے۔

بخاری جلد 2 صفحہ 376 کتاب الطب باب رقیة النبی ﷺ.... حدیث نمبر 5745.5746.
مسلم جلد 2 صفحہ 230 کتاب السلام باب استحباب الرقیة للمریض حدیث نمبر 5719.
ابن ماجہ صفحہ 386 کتاب الطب باب ماعوذ النبی ﷺ...... حدیث نمبر 3521.
ابوداود جلد 2 صفحہ 187 کتاب الطب باب کیف الرقٰی حدیث نمبر 3899.
صحیح ابن حبان 2973. السنن الکبریٰ للنسائی 7550. مسند ابو یعلیٰ 4527. مصنف ابن ابی شیبہ 23569. المستدرک للحاکم. 8266.

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دم کرنے کا حکم خود نبی اکرم ﷺ نے دیا اور صحابہ کرام زہریلے جانور کے کاٹنے اور نظر لگنے وغیرہ پر دم کیا کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نظر لگنا حق ہے۔

1۔ تقریظ

حضرت علامہ مولانا صدر المدرسین مفتی پیر مناظر اسلام ابو محمد جیلانی محمد جمیل قادری رضوی صاحب

بانی و مہتمم جامعہ بریلی شریف چانسلر اسلامک یونیورسٹی شیخوپورہ خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصّلوۃ والسلام علیک یا سیدی رحمۃ للعالمین وعلی الک واصحابک یا سیدی یا شفیع المذنبین ان الدین عند اللہِ الاسلام. لا تموتنَّ الاّ وانتم مسلمون. الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا.

اہلسنت و جماعت ناجی جماعت ہے دیگر تمام فرقہ باطلہ ہیں۔ اہلسنت کو قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی، کہتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مجدد ماۃ حاضرہ ہیں۔ قرآن وحدیث کی تشریحات آپکی تحریرات وافکار سے عیاں ہیں۔ یارسول اللہ، یاعلی، یاغوث اعظم، اہلسنت کا طرہ امتیاز ہے۔ قیامت تک صداقت اہلسنت قائم ودائم رہے گی۔ مولانا محمد زاہد الاسلام عطاری قادری رضوی کی مرتب کردہ کتاب ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' متعدد مقامات سے زیر نظر ہوئی، دلائل حدیث، اصح الکتب بعد کتاب اللہ، بخاری شریف سے ادلہ واثقہ سے عقائد اہلسنت کو واضح کیا ہے۔ احکم الحاکمین عزشانہ، موصوف کی اس کوشش کو مقبول فرمائے۔ عوام وخواص کے لیے باعث قلب، صدر فرمائے آمین۔

احقر العباد

محمد جمیل رضوی بریلوی

رئیس جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ

2۔ تقریظ

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ، مولانا، حافظ

جناب عبدالستار سعیدی صاحب

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی زید مجدہٗ کی تصنیف لطیف ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' باصرہ نواز ہوئی۔ حضرت مولانا نے اس پر بہت محنت فرمائی ہے خصوصًا احادیث کریمہ کی تخریج بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف زید مجدہٗ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

عبدالستار

15.5.2013

3۔تقریظ

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، مصنف ومترجم کتب کثیرہ، حضرت علامہ، مولانا

جناب مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ! عقائد اہلسنت قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور ان کی بنیاد وحی الٰہی ہے ایسا نہیں ہے کہ اپنی مرضی کے عقائد بنا لیئے اور پھر قرآن وسنت کی من مانی تاویل کے ذریعے ان من گھڑت عقائد ونظریات کو ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کی جائے۔

ایک عرصہ تک امت مسلمہ ان عقائد پر قائم ودائم رہی حتیٰ کہ کچھ ایسے فتنے پیدا ہوئے جنہوں نے خودساختہ عقائد کے ذریعے ان مسلمہ عقائد کی مخالفت کی۔ جیسے معتزلہ، خوارج، جبریہ اور قدریہ وغیرہ فرقے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے نفوس قدسیہ پیدا کئے جنہوں نے ان خودساختہ عقائد کا رد کیا اور عقائد اہلسنت کو اصل شکل میں امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا۔ شرح عقائد وغیرہ سب اس بات کی شاہد ہیں۔خوارج ہر دور میں ظہور پذیر ہوتے رہے اور اپنے مذموم مقاصد کے لیے طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتے رہے۔ اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ صحاح ستہ بالخصوص 'صحیح بخاری' کی احادیث مبارکہ سے عقائد اہلسنت مؤید وموکد کیا جائے۔ کیونکہ فریق مخالف نے امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کے لئے یہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ فلاں بات

بخاری میں نہیں وغیرہ وغیرہ۔

الحمدللہ عزوجل حضرت علامہ زاہدالاسلام زاہد رضوی عطاری زید مجدہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے اور بڑی محنت سے وہ صحیح احادیث جمع کردی ہیں جو مسلک اہلسنت کی تائید کرتی ہیں اور عقائد اہلسنت کی بنیاد ہیں اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس کتاب کو مسلک اہلسنت کے استفادہ کے لئے درجہ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازخود

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ

۵ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ۔16 مئی 2013ء

4۔ تقریظ

استاذ العلماء محقق نکتہ داں مصنف کتب کثیرہ جامع المعقول والمنقول حضرت علامہ مولانا

جناب مفتی غلام حسن قادری صاحب

دار العلوم حزب الاحناف لاہور

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

زیرِ نظر کتاب 'بخاری شریف اور عقائد اہلسنت' کا چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کرنے کا اتفاق ہوا دلائل سے بھرپور پایا ہر مسئلہ کو درجنوں مستند کتب کے حوالوں سے مزین کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا زاہد الاسلام زاہد عطاری قادری نے خوب محنت کی ہے خدا تعالیٰ بطفیل پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا کی کاوش علمی کو اپنے دربار دُرّبار گہربار میں قبولیت سے نوازے اور عوام وخواص اہل سنت کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

؎ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

دعا گو و طالب دعا
غلام حسن قادری
حزب الاحناف لاہور
27.5.2013

مؤلف کی عنقریب آنے والی دیگر کتب

1۔ قرآن شریف اور عقائد اہلسنت

جس میں عقائد اہلسنت کو مختلف ابواب کے تحت کثیر آیات اور مستند تفاسیر سے بیان کیا گیا ہے۔

2۔ مسلم شریف اور عقائد اہلسنت

سلسلہ: عقائد اہلسنت من الصحاح الستہ حصہ دوم

مسلم شریف اور مستند احادیث کی مکمل تخریج کے ساتھ

3۔ سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت

سلسلہ: عقائد اہلسنت من الصحاح الستہ حصہ سوم

جامع ترمذی' ابوداوٗد' سنن نسائی' ابن ماجہ' موطا امام مالک اور دیگر مستند احادیث کی کتب سے مکمل حوالہ جات

4۔فتنہ عظیم کے احوال

(تبلیغی جماعت کے افعال واحوال پر مشتمل ایک منفرد مقالہ)

5۔آشکارِ حق بجواب تلاشِ حق

(ارشاد اللہ مان نجدی کی کتاب 'تلاشِ حق' کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ)

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب سے سوال ہونا ہے۔ (اسراء۔36)

باطنی گناہ
اور
ان کا علاج

مؤلف

مفتی محمد اکمل صاحب